بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۴۱

مارچ ۱۹۱۲ع — جلد ۳ نمبر ۳

نظام المشائخ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

روحانی تسلی و تسکین کا ماہوار رسالہ مصور

مذہب اخلاق اور تصوف کے مضامین کا ایک دلنواز مجموعہ

جو سیدی و مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب خواہرزادہ حضرت سلطان

نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی بڑی پابندی

وقت کے ساتھ ہر انگریزی مہینے کی چھ کو شائع ہوتا ہے

اڈیٹر۔ ملا محمد الواحدی

مقام اشاعت:۔ دار السلطنت دہلی کوچہ چیلان۔

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی

فہرست مضامین رسالہ نظام المشائخ

جلد ۳۷ | بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء | نمبر ۲

شمارہ	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
۱	حمد	جناب بابو شام موہن لال صاحب جگر بریلوی	۱
۲	اے محبوب	جناب حامد علی خانصاحب	۲
۳	قضا و قدر	جناب مولوی مقصود حسن صاحب	۴
۴	مناجات	جناب تاجور صاحب نجیب آبادی	۹
۵	اسوۂ حسنہ	جناب مولوی حمید احمد خانصاحب کرم آبادی	۱۰
۶	اللہ کا پہلا پیام	جناب پروفیسر اکبر خانصاحب اکبر حیدری انبالوی	۲۵
۷	مدینہ منورہ کا پہلا امام	جناب سید محمد الیاس صاحب رضوی اجمیری	۲۷
۸	دعوت جوشش عمل	جناب مولوی محمد حسین صاحب محوی صدیقی لکھنوی	۳۱
۹	دابۃ الارض	جناب "کلدار" صاحب حیدرآبادی	۳۲
۱۰	شریف و رذیل	جناب مولوی سید غلام مصطفےٰ صاحب ذہین حیدرآبادی	۳۵
۱۱	ہاتف غیبی کی آواز	حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب	۳۶
۱۲	لوح مزار	جناب مولوی حفظ الکریم صاحب حفیظ ریوانی	۳۹
۱۳	صادق پور کے صادق میاں	جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی	۴۰
۱۴	خواریاں اور بیقراریاں	جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی	۵۱
۱۵	دل	جناب ابو الجلال سعید اکبرآبادی	۵۲
۱۶	دو غزلیں	جناب باسط بسوانی و جناب تسکین قریشی	۵۴
۱۷	تبلیغی و اصلاحی اعلانات	اڈیٹر	۵۵
۱۸	مے باید دانست	جناب مولوی ابو سعید محمد یاور حسین صاحب گوپاموی۔	۵۷ تا ۶۴

نظام المشائخ بے تفسیر ختم

شمارہ	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
۱۹	عام فہم تفسیر القرآن	حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب	

آپ جب خط لکھا کیجیے تو اپنے نام اور مفصل پتہ کے ساتھ اپنا نمبر خریداری بھی ضرور لکھا کیجیے جو آپ کے پتہ کی چٹ پر چھپا ہوتا ہے ورنہ اگر آپ کے خط کی تعمیل نہ ہو تو شکایت نہ فرمائیے۔ منیجر نظام المشائخ

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی
کی
ادبی تاریخی اسلامی تبلیغی
کتابوں کی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی تاریخ

میلاد نامہ

اسلامی تاریخ کا پہلا حصہ ہے۔ ایک سو چھتیس صفحے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا ہے پانچ دفعہ چھپا ہے ایک ہی کتاب کے اندر دو حصے ہیں۔ میلاد شریف کی محفلوں میں پڑھا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت شریف کا پورا تاریخی تذکرہ ہے۔ قیمت عہ

اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ **محرم نامہ**

ایک سو بتیس صفحے کی کتاب ہے۔ چوتھا اڈیشن ہے۔ لکھائی چھپائی صاف ہے کاغذ گھٹیا ہے اور حسب ذیل بیانات ہیں۔ وفات رسول صلعم اور خلافت کا جھگڑا۔ حدیث قرطاس کی بحث۔ حضرت ابوبکر کی خلافت۔ حضرت عمرؓ کی خلافت۔ حضرت عثمان اور حضرت علی کی خلافتیں۔ اور تمام جھگڑوں کی تفصیل۔ شروع اسلام کے چھ شہید۔ حضرت عثمان کی شہادت۔ حضرت علی کی شہادت۔ حضرت امام حسن کی شہادت۔ جمل اور صفین کی لڑائیوں کا پورا بیان خارجیوں کا خروج۔ حکومت اسلام کی پہلی بدعت۔ یزید کی تخت نشینی۔ حضرت مسلم کی شہادت ان کے دو بچوں کی شہادت۔ حضرت امام حسینؑ کا سفر کوفہ حضرت امام حسین کی شہادت اور کربلا کے تمام دردناک واقعات۔ یزیدی دربار میں فاطمی قیدیوں کا جانا۔ قیمت عہ

اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ **یزید نامہ**

ایک سو اکیاون صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی صاف کاغذ اعلیٰ درجہ کا اس کتاب میں بنی امیہ کی پوری تاریخ ہے اور ہر بادشاہ کی خانگی اور بیرونی زندگی کو وضاحت اور صفائی سے بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ کے یہ تینوں حصے اکثر مقامات پر لڑکوں اور لڑکیوں کو بطور درس کے پڑھائے جاتے ہیں۔ ان سب کی زبان نہایت آسان ہے اور واقعات نہایت معتبر تاریخوں سے چھانٹے گئے ہیں۔ قیمت عہ

فہرست مضامین رسالہ نظام المشائخ

جلد ۲۷	بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء	نمبر ۲

شمارہ	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
۱	حمد	جناب بابو شام موہن لال صاحب جگر بریلوی	۱
۲	اے محبوب	جناب حامد علی خانصاحب	۲
۳	قضا و قدر	جناب مولوی مقصود حسن صاحب	۴
۴	مناجات	جناب تاجور صاحب نجیب آبادی	۹
۵	اسوہ حسنہ	جناب مولوی حمید احمد خانصاحب کرم آبادی	۱۰
۶	اللہ کا پہلا پیام	جناب پروفیسر اکبر خانصاحب اکبر حیدری انبالوی	۲۵
۷	مدینہ منورہ کا پہلا امام	جناب سید محمد الیاس صاحب رضوی اجمیری	۲۷
۸	دعوت جوشش عمل	جناب مولوی محمد حسین صاحب محوی صدیقی لکھنوی	۳۱
۹	دابتہ الارض	جناب "کلدار" صاحب حیدرآبادی	۳۲
۱۰	شریف و رذیل	جناب مولوی سید غلام مصطفٰے صاحب ذہین حیدرآبادی	۳۵
۱۱	ہاتف غیبی کی آواز	حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب	۳۶
۱۲	لوح مزار	جناب مولوی حفظ الکریم صاحب حفیظ ریوانی	۳۹
۱۳	صادق پور کے صادق میاں	جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی	۴۰
۱۴	خواریاں اور بیقراریاں	جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی	۵۱
۱۵	دل	جناب ابو الجلال سعید اکبرآبادی	۵۲
۱۶	دو غزلیں	جناب باسط بسوانی و جناب تسکین قریشی	۵۴
۱۷	تبلیغی و اصلاحی اعلانات	اڈیٹر	۵۵
۱۸	مے باید دانست	جناب مولوی ابوسعید محمد یاور حسین صاحب گوپاموی۔	۵۷ تا ۶۴

نظام المشائخ بے تفسیر ختم

۱۹	عام فہم تفسیر القرآن	حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب	

آپ جب خط لکھا کیجے تو اپنے نام اور مفصل پتہ کے ساتھ اپنا نمبر خریداری بھی ضرور لکھا کیجے جو آپ کے پتہ کی چٹ پر چھپا ہوتا ہے ورنہ اگر آپ کے خط کی تعمیل نہو تو شکایت نہ فرمائیے۔ مینیجر نظام المشائخ

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی کی

ادبی تاریخی اسلامی تبلیغی کتابوں کی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تاریخ

میلاد نامہ اسلامی تاریخ کا پہلا حصہ ہے۔ ایک سو چھتیس صفحے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا ہے پانچ دفعہ چھپا ہے ایک ہی کتاب کے اندر دو حصے ہیں۔ میلاد شریف کی محفلوں میں پڑھا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت شریف کا پورا تاریخی تذکرہ ہے۔ قیمت ۸

اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ **محرم نامہ** ایک سو بتیس صفحے کی کتاب ہے۔ چوتھا اڈیشن ہے۔ لکھائی چھپائی صاف ہے کاغذ گھٹیا ہے اور حسب ذیل بیانات ہیں۔ وفات رسول صلعم اور خلافت کا جھگڑا۔ حدیث قرطاس کی بحث۔ حضرت ابوبکر کی خلافت۔ حضرت عمرؓ کی خلافت۔ حضرت عثمان اور حضرت علی کی خلافتیں۔ اور تمام جھگڑوں کی تفصیل۔ شروع اسلام کے پہلے شہید۔ حضرت عثمان کی شہادت۔ حضرت علی کی شہادت۔ حضرت امام حسن کی شہادت۔ جمل اور صفین کی لڑائیوں کا پورا بیان خارجیوں کا خروج۔ حکومت اسلام کی پہلی بدعت۔ یزید کی تخت نشینی۔ حضرت مسلم کی شہادت ان کے دو بچوں کی شہادت۔ حضرت امام حسین کا سفر کوفہ حضرت امام حسین کی شہادت اور کربلا کے تمام دردناک واقعات۔ یزیدی دربار میں فاطمی قیدیوں کا جانا۔ قیمت ۸

اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ **یزید نامہ** ایک سو اکیانوے صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی صاف کاغذ اعلیٰ درجہ کا اس کتاب میں بنی امیہ کی پوری تاریخ ہے اور ہر بادشاہ کی خانگی اور بیرونی زندگی کو وضاحت اور صفائی سے بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ کے یہ تینوں حصے اکثر مقامات پر لڑکوں اور لڑکیوں کو بطور درس کے پڑھائے جاتے ہیں۔ ان سب کی زبان نہایت آسان ہے اور واقعات نہایت معتبر تاریخوں سے چھانٹے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲

اسلامی تاریخ کا ناول

طمانچہ بر رخسار یزید

یہ ایک سو چالیس صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی بہت اعلیٰ اور کاغذ بھی نہایت دبیز اور عمدہ۔ اس کتاب میں بنی امیہ کے شریر لوگوں کی خفیہ بدچلنیوں کا حال ہے۔ سب واقعات سچے اور اصلی نہیں ہیں۔ سوائے چند واقعات کے۔ یہ کتاب عورتوں کو نہ دکھانی چاہیئے۔ کیونکہ اس میں بنی امیہ کی بعض بدچلن عورتوں کے شرمناک حالات بھی ہیں صرف دانشمند اور تعلیم یافتہ مردوں کے پڑھنے کے قابل ہے۔ بچوں اور عورتوں کو نہ دکھانی چاہیئے۔ قیمت عہ

دکن کی اسلامی تاریخ

حضرۃ خواجہ صاحب نے ہندوستانی تاریخ مسلمان طلبہ کے لئے ایسے طریقے سے لکھنی شروع کی ہے جو عام فہم ہو سلیس اور صاف ہو اور جسمیں تمام بڑے بڑے واقعات کا خلاصہ آجائے۔ ارادہ کیا گیا ہے کہ ہر صوبہ کی تاریخ علیحدہ علیحدہ ہو ابتدا صوبۂ دکن سے کی گئی ہے۔ کیونکہ وہاں اللہ کے فضل سے ابتک اسلامی حکومت قائم ہے۔

اس تاریخ کا پہلا حصہ ۲۰×۲۶/۱۶ سائز پر شائع ہوا ہے اور دوسرا حصہ چھپ رہا ہے۔ پہلے حصہ میں ہندوؤں کے وقت سے لیکر مغلیہ خاندان کے بادشاہوں کا مفصل تذکرہ ہے۔ ضخامت ۷۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا ٹائٹل رنگین خوبصورت۔ قیمت ۸

ہندو تاریخ کی کتاب

کرشن بیتی

یہ ایک سو بانوے صفحے کی کتاب ہے اور دو دفعہ چھپی ہے۔ اس کا ترجمہ انگریزی گجراتی ہندی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اس میں ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی کی سوانح عمری ہے۔ کسی مسلمان نے آجتک سری کرشن جی کے حالات اس تفصیل اور صفائی سے نہیں لکھے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب بیحد مقبول ہوئی۔ قیمت عہ

غدر دہلی کے افسانوں کا پہلا حصہ

بیگمات کے آنسو

یہ وہ مشہور کتاب ہے جس کو خواجہ صاحب کی تصنیفات میں ماسٹر پیس یا اعلیٰ درجہ کی تصنیف کہا جاتا ہے۔ ایک سو بہتر صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی صاف ہے۔ کاغذ اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ ٹائیٹل یعنی سرورق نہایت ہی خوبصورت اور رنگین ہے۔ یعنی کئی رنگ میں چھاپا گیا ہے۔ سات دفعہ چھپ چکی ہے۔ اس میں ۲۴ افسانے ہیں۔ قیمت ۸ عہ

غدر دہلی کے افسانوں کا دوسرا حصہ

انگریزوں کی بپتا

جس میں انگریز مردوں عورتوں اور بچوں کی اُن مصیبتوں کا حال ہے جو اُنکو غدر ۱۸۵۷ء میں پیش آئیں۔ ضخامت ۷۲ صفحے لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ کاغذ بہت دبیز اور عمدہ۔ تین دفعہ چھپی ہے اس میں تیرہ افسانے ہیں۔ یعنی تیرہ انگریز مردوں اور عورتوں نے اپنی کیفیت خود لکھی ہے۔ بہت دردناک اور موثر ہے۔ قیمت ۸

غدر دہلی کے افسانوں کا تیسرا حصہ

محاصرۂ دہلی کے خطوط

اس میں ان خطوط کا ترجمہ شائع ہوا ہے جو انگریزی فوج کے افسروں نے دہلی کے محاصرہ کے وقت پنجاب کے انگریز افسروں کو بھیجے تھے۔ ان خطوط میں بعض نہایت دلچسپ و مخفی اور تاریخی

مراسلات بھی ہیں ضخامت ۲۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھا کل تیرہ مراسلے اس کے اندر ہیں قیمت ۴؍

غدر دہلی کے افسانوں کا چوتھا حصہ

بہادر شاہ کا مقدمہ

یہ دو سو اسی صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی بھی اچھی اور کاغذ بھی اچھا ہے۔ یہ غدر دہلی کے حالات میں نہایت دردناک کتاب ہے اس میں اس مشہور مقدمہ کا حال ہے جو مغلوں کے آخری شہنشاہ ابو ظفر بہادر شاہ پر بالزام بغاوت چلایا گیا تھا اور جس کی پیشیاں برس تک ہوتی رہیں۔ ہندو مسلمانوں کی گواہیاں ہوئیں خود بہادر شاہ کا بیان ہوا اور دوران مقدمہ میں ایسے عجیب و غریب خفیہ راز منکشف ہوئے جنکا حال کسی کو معلوم نہیں تھا۔ غرض یہ کتاب شروع سے آخر تک واقعات تاریخی کا حسرتناک مرقع ہے اور اسی واسطے ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ قیمت ۲؍

غدر دہلی کے افسانوں کا پانچواں حصہ

گرفتار شدہ خطوط

اس مجموعہ میں وہ خط و کتابت شائع کی گئی ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ اور غدر کرنے والوں کے درمیان ہوئی اور جس کو قلعہ دہلی سے انگریزوں نے گرفتار کیا ۵۲ صفحے کی کتاب ہے۔ کاغذ بھی اچھا ہے۔ لکھائی اور چھپائی بھی۔ اس کتاب سے غدر کی تمام خفیہ کارروائیاں نظروں کے سامنے آجاتی ہیں۔ اور غدر کے ہر ممبر کا طرز عمل علیحدہ علیحدہ تفصیل کے ساتھ معلوم ہوجاتا ہے۔ نہایت دلچسپ ہے اور نہایت موثر۔ قیمت ۸؍

غدر دہلی کے افسانوں کا چھٹا حصہ

غدر دہلی کے اخبار

یعنی غدر ۱۸۵۷ء کے ان اخبارات کے اقتباسات جو زمانہ غدر اور اس سے پہلے شائع ہوئے تھے اور جن پر انگریزی گورنمنٹ نے یہ الزام لگایا تھا کہ بغاوت کرانے میں ان مضامین کا بھی دخل تھا۔ ان سب کا مجموعہ ایک جگہ شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت ۳۸ صفحے۔ لکھائی چھپائی نفیس کاغذ نہایت اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۴؍

غدر دہلی کے افسانوں کا ساتواں حصہ

غالب کا روزنامچہ غدر

یہ اسی صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے اس میں شاعری کے آفتاب نواب اسد اللہ خان غالب کی تحریریں احوال غدر کے متعلق جمع کی گئی ہیں اور غالب کی مشہور تاریخ غدر "دستنبو" کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ ایک تو بیان غدر اس پر غالب کا طرز ادا یہ معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ منہ سے بول رہے ہیں نہایت دلچسپ بہت عبرت انگیز اور حسرت خیز۔ قیمت ۱۲؍

غدر دہلی کے افسانوں کا آٹھواں حصہ

دہلی کی جان کنی

اس میں غدر ۱۸۵۷ء کے وہ معتبر تاریخی حالات ہیں جو دہلی والوں کو پیش آئے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ کاغذ بھی عمدہ تصاویر نہایت نفیس اور بالکل اصلی۔ ایسی کتاب جس میں دہلی کے دردناک مصائب کا تاریخی بیان ہو اور وہ خود انگریزوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے حوالہ دیکر جمع کیا گیا ہو کوئی نہیں چھپی۔ عام لوٹ عام قتل اور پھانسیاں بہادر شاہ کی گرفتاری کا قصہ ان کے لڑکوں کا قتل کیا جانا اور ہڈسن صاحب کا خون پینا۔ عورتوں کا ڈوب

ڈوب کر مرجانا۔ اس میں بہادر شاہ بادشاہ، شہزادہ جواں بخت۔ میرزا فخرو ولیعہد، میرزا مغل۔ کمانڈر انچیف۔ حکیم اسد اللہ خاں۔ نواب حامد علی خاں۔ میرزا الٰہی بخش۔ نواب محبوب علی خاں اور بادشاہ کے دربار عام کی تصاویر ہیں اور بہادر شاہ بادشاہ کی وہ دردناک تصویر بھی ہے جو بحالت قید رنگون میں اس وقت لی گئی تھی جبکہ وہ جان کنی میں مبتلا تھے۔ اور جس کے چند منٹ بعد وہ مر گئے۔ قیمت عمر

غدر دہلی کے افسانوں کا نواں حصہ

دہلی کا آخری سانس

ابھی حال میں چھپا ہے نہایت ہی دردناک اور موثر و معتبر۔ قیمت عہ

دسواں حصہ بھی طیار ہے جس کا نام "غدر دہلی کی صبح شام" ہے۔ قیمت عہ

ذکر غوث پاک محفل نامہ گیارہویں شریف

حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی کی مفصل سوانحعمری اور گیارہویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے سب سے زیادہ معتبر کتاب نظم و نثر سے آراستہ ۸۰ صفحے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ قیمت ۱۲/

زنانہ تعلیم کی کتابیں

ذیل میں دو کتابیں درج کی جاتی ہیں۔ جو عورتوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے مفید ہیں اور سب خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی ہیں۔

پہلا حصہ

بیوی کی تعلیم

یہ کتاب پانچ دفعہ چھپی ہے۔ ضخامت ۱۲۶ صفحے۔ کاغذ معمولی۔ لکھائی بہت کشادہ تاکہ عورتیں اور بچے پڑھ سکیں۔ قیمت ۸؎

زنانہ تعلیم کا دوسرا حصہ

بیوی کی تربیت

ضخامت ۱۲۸ صفحے۔ کاغذ درمیانہ لکھائی چھپائی صاف۔ اس میں مختلف لوگوں کے بیانات ہیں۔ مصنف کی بیوی خواجہ بانو صاحبہ نے حسب ذیل سوالات اخبارات میں شائع کرائے تھے۔ مشہور عورتوں نے ان کے جوابات لکھے وہ سب اس کتاب کے اندر ہیں۔ قیمت عمر

زنانہ تعلیم کا تیسرا حصہ

اولاد کی شادی

ضخامت ۱۲۰ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ شادی کی عمر نسب اور خاندان۔ دولت تعلیم و تربیت۔ صورت شکل۔ تندرستی۔ چال چلن اور مزاج و خصلت۔ اشتہاری رشتے دور دراز مقامات کے رشتے۔ تصویر کے ذریعہ رشتے۔ شیعہ سنی میں رشتے۔ یورپین عورتوں کے رشتے۔ بازاری عورتوں کے رشتے دیسی عیسائی عورتوں سے رشتے۔ حق انتخاب۔ رشتہ میں شرائط کی ضرورت۔ مہر اور نان نفقہ۔ دوسری شادی نہ کر سکنے کی شرائط۔ جہیز کی مقدار۔ کفو اور نسب کی نسبت شرع کا حکم وہ جن سے نکاح حرام ہے نکاح کا ولی مہر اور روٹی کپڑے کے مسائل رسول خدا صلعم کے گھر کی شادیاں۔ بیوہ کی شادی۔ طلاق کے مسائل، اولاد کی شادی۔ قیمت عمر

بچوں کی کہانیاں با تصویر

ضخامت مع تصاویر ۶۰ صفحے۔ یعنی ۳۲ صفحے

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۵ دہلی

تصویروں کے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ تصویریں مہاراجہ سرکشن پرشاد کی بنائی ہوئی نہایت عمدہ اور بچوں کے لئے پسندیدہ۔ یہ کتاب لیلیٰ خواجہ بانو صاحبہ اہلیہ خواجہ حسن نظامی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں وہ دلچسپ کہانیاں ہیں جو دہلی کے شریف گھرانوں میں ننھے بچوں کے سامنے کہی جاتی ہیں لڑکیاں اور لڑکے شوق سے انکو پڑھتے ہیں۔ قیمت ۱۰

جگ بیتی کہانیاں

ضخامت ۸۰ صفحے۔ کاغذ عمدہ۔ چھپائی عمدہ۔ لکھائی اچھی۔ اس میں حسب ذیل کہانیاں ہیں۔ قیمتی کا فیضان یا گاما خاتون کی داستان عطر اور دو انڈے۔ جاذب کاغذ کی کہانیاں۔ کرامت کی انگلی۔ دمشق میں بلال۔ آنسو کا جھولا مرچینٹ کا پہلا تارہ۔ روح کا خول۔ پیاری ہتکڑی۔ دکھیا شہزادی۔ بھولی بیگم کی کہانی۔ قیمت ۱۰

اتالیق خطوط نویسی

پہلا دوسرا اور تیسرا حصہ ایک مجموعہ میں

ضخامت ۱۵۲ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی صاف۔ پہلے حصہ "استانی کی عینک" میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ خط لکھنے کے طریقے۔ حسن نظامی کے عہد طفلی کا نمونہ تحریر۔ پھر پندرہ برس کے بعد کے خطوط صفحہ ۲۷ تک۔ پھر دوسرے حصہ میں "نامی مسلمانوں کے خطوط" ہیں۔ پہلے دیباچہ ہے اس کے بعد حضرۃ اکبر الہ آبادی کے خطوط ہیں۔ پھر مولینا ابوالکلام کے، پھر مولینا شبلی کے پھر ڈاکٹر اقبال کے۔ پھر نواب محسن الملک کے۔ پھر میرزا غلام احمد قادیانی کا۔ پھر حکیم نورالدین قادیانی کا۔ پھر مولینا ذکاء اللہ کا۔ ایک خوبی اس مجموعہ میں یہ ہے کہ ہر بزرگ کی دستخطی تحریر کا عکس بھی دیا گیا ہے۔ پھر تیسرے حصہ میں تمام و کمال خواجہ حسن نظامی کے خطوط ہیں جو بیوی کے نام بیٹی کے نام دوستوں کے نام مریدوں کے نام بھیجے گئے ہیں۔ خطوط نویسی کے ان تینوں حصوں کے پڑھ لینے سے ہر شخص کو خط لکھنا آجاتا ہے۔ قیمت ہر سہ حصص کے مجموعہ کی ۱۲

رسول کی عیدی

یہ عید بقر عید اور عید میلاد الرسول کے زمانہ میں بچوں کو بطور عیدی کے تقسیم کی جاتی ہے۔ ہر سال ہزاروں کی اشاعت ہوتی ہے۔ لکھائی چھپائی صاف کاغذ اچھا۔ ٹائٹل خوشنما جس پر مسجد نبوی کا نقشہ اور ہلال عید کا منظر دکھایا گیا ہے۔ اس میں آنحضرۃ صلعم کے اخلاق۔ عید میلاد کی نظم بدخلقی کی برائی اور کلمات الرسول اور رسول کی من بھاتی غذا۔ اور عید کے چاند کی کیفیت اور عید میلاد کا گیت۔ ترغیب پیروی آنحضرت۔ ظرافت کے اشعار اور دونوں عیدوں کے مسائل کا بیان ہے۔ قیمت ۳

بچوں کی تعلیم کے لئے

آسان قاعدہ

پہلا حصہ

یہ باتصویر خوبصورت رسالہ اردو عبارت اور قرآن شریف کی عربی عبارت سکھانے کی کنجی ہے۔ بچے خوشی خوشی پڑھتے ہیں۔ اور یہ قاعدہ پڑھتے ہی پھر بچہ کو قرآن شریف اور عربی عبارت پڑھنی آجاتی ہے۔ قیمت ۸

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: منیجر نظام المشائخ دہلی

دوسرا حصہ
تعلیم القرآن

اس میں تمام قرآن شریف کے ضروری مضامین کا خلاصہ ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ اور ہر قسم کے ضروری احکام اسلام کی آیات باب قائم کر کے ایک جگہ جمع کی گئی ہیں اور ان کا اردو مطلب بھی لکھا گیا ہے۔ جنکو یاد کرنے کے بعد بچے قرآن شریف کے تمام ضروری مضامین کے حافظ ہو جاتے ہیں۔ اور کمال یہ ہے کہ یہ سارا رسالہ صرف دو مہینے میں یاد کیا جا سکتا ہے۔ بڑی عمر والے بھی اس کو یاد کرتے ہیں۔ جنکو وعظ و لیکچر میں قرآنی آیات پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے یا وہ لوگ جو ایک مضمون کی بہت سی آیات ایک جگہ دیکھنی چاہتے ہیں۔ وہ بھی اس رسالہ کو یاد کر لیتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ تمام قرآن کے حافظ ہیں اور مطلب بھی نہایت آسان اور صاف زبان میں لکھا گیا ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم یعنی ۸؍

تیسرا حصہ
اردو سبق

یہ باتصویر رسالہ تو اس قدر دلچسپ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اس کی تصویریں اور اس کے ہنسانے اور خوش کرنے والے مضامین دیکھکر باغ باغ ہو جاتے ہیں اور خوب دل لگا کر بغیر استاد کی تاکید کے پڑھتے ہیں خصوصاً لڑکیوں کو یہ رسالہ بہت ہی پسند آتا ہے۔ قیمت ۸؍ تینوں کتابیں اعلیٰ حضرت حضور نظام نے مملکت آصفیہ کے سرکاری مدرسوں میں بطور نصاب تعلیم کے لئے فرمان شاہی کے ذریعہ جاری کرا دی ہیں۔

آپ بیتی حسن نظامی

یہ ایک سو چالیس صفحے کی کتاب ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے مصنف کی دو عکسی تصویریں بھی ہیں۔ اس میں مصنف نے اپنی پیدائش سے ۱۹۱۵ء تک کے اپنے حالات زندگی خود لکھے ہیں اور ہر چھوٹی بڑی بات کو خواہ وہ کیسی ہی پوشیدہ ہو صاف ظاہر کر دیا ہے اور زندگی کے متعلق ایسے تجربے بھی قلمبند کئے ہیں جن کے پڑھنے سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے اس میں سے آخری حصہ "لاہوتی آپ بیتی" جدا کر دیا گیا ہے۔ اردو زبان میں آج تک کسی شخص نے اس تفصیل سے اپنے حالات نہیں لکھے۔ قیمت عہ

متفرق کتابیں

اعمال حزب البحر

یہ اٹھانوے صفحہ کی کتاب ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے چہرہ دستہ چھپی ہے۔ اس میں مشہور دعا حزب البحر کے وہ تمام مخفی اعمال جمع کئے گئے ہیں جو ہندوستان کے مشائخ اور بیرون ہندوستان کے مشائخ میں صدیوں سے مروج ہیں۔ حضرۃ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی کا ارشاد ہے کہ حضرۃ خواجہ حسن نظامی صاحب کی تصنیفات میں یہ تصنیف سب سے اعلیٰ اور بہتر ہے۔ قیمت ۱؍

لاہوتی آپ بیتی

سولہ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی کاغذ اعلیٰ۔ پہلے یہ آپ بیتی حسن نظامی کے ساتھ شائع ہوئی تھی اب علٰحدہ رسالہ کی شکل میں چھپی ہے

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ نظام المشائخ بدھ کی بزار ۵ دہلی

اس میں مبدا اور معاد کی کیفیت نفس انسانی کے اس کالبد خاکی میں جلوہ گر ہونے سے قبل و بعد کے حالات۔ اسرار روح کی سرگذشت۔ حضرۃ انسان کی لن ترانیاں۔ میرے ولولے اور بالآخر بشفاعت خیر البشر بحر توحید میں غوطہ زن ہوکر قرب ربانی میں فائز ہونے کا تذکرہ ہے۔ قیمت ۲

خدائی انکم ٹیکس

اسی صفحے کی کتاب ہے لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ اس میں مسئلہ زکوٰۃ کے تمام چھوٹے بڑے مسائل بیان کئے گئے ہیں اور مسلمانوں کو اس کے ادا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور زکوٰۃ کے تمام ضروری مصارف بیان کئے گئے ہیں۔ لوگ اس کو خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰

شیطان کا طوطا

ضخامت ۷۰ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ یہ ایک عبرت انگیز اور نہایت دلچسپ کہانی ہے۔ جس میں مغربی تعلیم و تہذیب کی برائیاں اور خراب صحبت کے نتائج پر اثر قصہ کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲

قبروں کے غیبی نوشتے

۵۶ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی اس میں نہایت دلچسپ طریقے سے مزارات کی خیالی لوحیں لکھی گئی ہیں جن کے پڑھنے سے مذہبی و اخلاقی نتائج ظاہر ہوتے ہیں حسب ذیل لوحیں ہیں (۱) لوح مبارک مزار آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) لوح مزار حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ (۳) حضرت علیؓ (۴) حضرۃ بی بی فاطمہؓ (۵) حضرۃ امام حسینؓ (۶) حضرۃ بی بی زینبؓ (۷) حضرۃ علی اکبرؓ (۸) حضرۃ علی اصغرؓ (۹) حضرۃ بی بی شہر بانو (۱۱) حضرۃ بلالؓ (۱۲) یزید (۱۳) ابو لہب (۱۴) ابن زیاد (۱۵) شمر (۱۶) عمر سعد (۱۷) حسن نظامی پہلے قیمت ۸ تھی اب ۴ کر دی گئی ہے۔

کم ٹو موت

۱۲۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی دوبارہ چھپی ہے اس میں موت کے مضامین ہیں زیست دنیا کی فنا اور حیات آخرت کی بقا سمجھانے والی کتاب ہے جسکا پڑھنا زندہ رہنا سکھاتا ہے حسب ذیل مضامین ہیں۔ دولہا دلہن کی موت۔ سکرات کی ہچکیاں۔ قبر کی اشرفیاں۔ بیبین مردہ۔ موت کی گھڑی۔ سکرات کا الارم۔ اکلوتے کی موت پیر کی موت اور خود موت کی موت۔ اکبر کی موت اجل کی یاد سکندر کا جنازہ۔ زندگی کی ہچکیاں۔ عورت کی موت ٹیٹانک جہاز کی اجل۔ بادشاہوں کا آخری وقت موت کے متعلق ڈپٹی نذیر احمد مولانا حالی۔ نواب محسن الملک مولانا ذکاء اللہ نواب وقار الملک مولانا شبلی کے خیالات و اقوال بادشاہوں و نامور لوگوں کے آخری کلمے جو مرتے وقت منہ سے نکلے۔ قیمت عہ

مرگ نامہ

یہ کم ٹو موت کا دوسرا حصہ ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ درمیانہ تمام مضامین عبرت انگیز اور نہایت موثر ہیں قیمت ۸

اسلام کا انجام

۲۴ صفحے کی کتاب ہے لکھائی اور کاغذ معمولی۔ مصر کے شیخ المشائخ نے عربی میں لکھی تھی۔ خواجہ صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ چار دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت ۲

سی پارہ دل
یعنی
مجموعہ مضامین حسن نظامی

ضخامت ۱۴۰ صفحے کاغذ اچھا لکھائی چھپائی صاف اس کتاب میں ایکسو چھتیس مضامین ہیں۔ تین مرتبہ چھپا ہے۔ ہر مضمون نہایت دلچسپ اور موثر ہے۔ جو شخص ایک دفعہ اس کتاب کو پڑھ لے اس کو اردو لکھنی آجاتی ہے

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۵ دہلی

یہ کتاب پنجاب کے امتحان سرکاری آنرز میں شامل ہے قیمت ۸؍

چٹکیاں اور گدگدیاں
اردو زبان میں مہذب ظرافت کی سب سے پہلی کتاب ہے جس میں مذہبی ہنسی تمام فنی ہنسی علمی اور ادبی ہنسی کے مضامین ہیں ضخامت ۱۸۵ صفحے کاغذ معمولی لکھائی چھپائی صاف تین دفعہ چھپی ہے قیمت صرف ۱۲؍ یہ کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ ہر شخص پسند کرتا ہے۔

سفرنامہ مصر و فلسطین و شام
یہ باتصویر سفرنامہ ہے جس میں مصر بیت المقدس ملک شام اور حجاز کے مفصل حالات ہیں ضخامت ۱۹۰ صفحے۔ کاغذ اچھا چھپائی صاف تصویریں عکسی۔ قیمت ۶؍

سفرنامہ ہندوستان
سنہ ۱۹۱۸ء کا روزنامچہ ہے جس میں بمبئی کے تمام دلچسپ نظارے سومنات مندر کے چشم دید حالات غازی محمود غزنوی کے جنگی میدان کے سین ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ) کے مشہور تبرکات۔ ریاست جوناگڈھ کے تاریخی مقامات احمدآباد گجرات کی تاریخی عمارات اور بزرگان دین کے مزارات۔ ریاست بڑودہ کے عجیب و غریب قرآن شریف وغیرہ یادگاروں کا مفصل تذکرہ۔ ضخامت ۹۶ صفحے۔ کاغذ چھپائی عمدہ۔ تیسرا اڈیشن۔ قیمت ۱۲؍

لڑائی کا گھر
ضخامت ۵۵ صفحے۔ کاغذ لکھائی چھپائی صاف اور عمدہ یہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کا مجموعہ ہے جس میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ توپ خانہ۔ بندوق۔ بجلی کا میدان جنگ۔ ہوائی جہاز مچھر کا اعلان جنگ۔ بم جرمن شہزادہ کی لاش اور ایک دلچسپ دیباچہ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے قیمت ۶؍

تسکین احساس
ضخامت ۴۴ صفحے کاغذ بہت معمولی۔ چھپائی معمولی۔ اس کتاب کے اندر تصوف کے پہلے درس کا بیان ہے اور ان تمام پوشیدہ اشغال اذکار اور مراقبوں کو علانیہ لکھ دیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک چیز بارہ بارہ برس کی خدمت کرنے کے بعد بھی مشائخ صوفیہ مشکل سے بتاتے ہیں اور بتاتے بھی ہیں تو صرف کان میں کہتے ہیں اردو زبان میں آج تک کوئی کتاب ایسی نہیں لکھی گئی۔ دوسرا اڈیشن۔ قیمت ۸؍

فلسفہ شہادت
ضخامت آٹھ صفحے۔ پہلے تقطیع چھوٹی تھی اب بڑی کر دی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اس میں حضرت امام حسین کی شہادت پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے قیمت ۱؍

فرام قبلہ ٹو شملہ
ضخامت ۱۶ صفحے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی عمدہ اس میں خواجہ صاحب کا وہ مشہور خط سابق وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ کے نام ہے۔ جس کی حادثہ مسجد کانپور کے زمانہ میں بڑی دھوم مچ چکی ہے۔ تین دفعہ چھپا ہے۔ قیمت ۲؍

مفلسی کا مجرب علاج
یہ خواجہ صاحب کی کم سنی کی لکھی ہوئی تصنیف ہے گویا سب سے پہلے یہی تحریر ان کے قلم سے نکلی تھی۔ یہ علامہ جلال الدین السیوطی کے ایک عربی رسالہ کا ترجمہ ہے جس میں ترقی رزق کی دعائیں اور اعمال درج کئے گئے ہیں لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۴؍

سیر دہلی کی معلومات
یہ خواجہ صاحب کی مشہور کتاب ہے جس میں دہلی شہر کی سیر اور شہر سے باہر کی پرانی عمارات دیکھنے کے لئے معلومات درج ہیں۔ دوبارہ چھپی ہے۔ چھپائی صاف ہے اس میں دہلی کے مشہور آدمیوں کا حال ہے۔ جس سے ایک سیاح کا ملنا ضروری ہے۔ دہلی کی مشہور سوغاتوں کا

حال ہے۔ دہلی کے بازاروں باغوں حکیموں ڈاکٹروں کا تذکرہ ہے اور شاہی عمارات کی مختصر کیفیت ایسے دلچسپ طریقہ سے لکھی ہے کہ ہر چیز آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ دوسرے اڈیشن میں دہلی کے لال قلعہ کے تاریخی حالات کا اضافہ کیا گیا ہے اور اس قدر مفید معلومات سے لبریز ہے کہ لال قلعہ کی گزشتہ و موجودہ شان کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ر تھی۔ مگر اب مسافروں کی ضرورت کے خیال سے ۱۲ر کر دی ہے۔ ضخامت سو صفحے۔

حق پرستوں پر ستم آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام پر جو سختیاں کفار نے کیں اور جس ثابت قدمی سے انکو برداشت کیا گیا۔ اس کا تذکرہ ہے۔ ہر بزرگ کا علیحدہ علیحدہ حال ہے۔ ۲ر

دل کی عیدیاں ۴۰ صفحہ کی کتاب ہے اس میں خواجہ صاحب کے یہ مضامین جمع کئے گئے ہیں آنسو کی عید۔ اعصاب کی عید۔ بقر عید کے دن قربانی کی سری۔ ایک انیونی اور برسات کی عید۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا ہے۔ قیمت صرف ۵ر

روپیہ عالم سکرات میں چودہ صفحہ کا رسالہ ہے۔ کاغذ اچھا چھپائی معمولی۔ اس رسالہ میں روپے کے متعلق نہایت دلچسپ پیرائے میں حضرت خواجہ صاحب نے اقتصادی مسائل کو بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

پھکنی اور دست پناہ آٹھ صفحے کا رسالہ ہے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی۔ بہت دلچسپ انداز میں حضرت خواجہ صاحب نے اس مضمون کے اندر سیاست اور تصوف کے لطائف لکھے ہیں۔ قیمت ۱ر

تمباکو نامہ سولہ صفحہ کا رسالہ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ یہ ترک سگرٹ اور ملک کی اقتصادی، مذہبی اور طبی واقفیت اور ہدایت کا بہت ہی دلچسپ مجموعہ ہے قیمت ۳ر

پڑوس کے سترہ پاجی سولہ صفحے کا رسالہ ہے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ اس میں مکڑ اور مکڑیوں۔ چیونٹیوں۔ مکھیوں۔ چڑیوں۔ مرغیوں۔ کتوں۔ چوہوں گلہریوں۔ مچھروں۔ پسوؤں۔ جوؤں۔ کھٹملوں۔ جھینگروں۔ کبوتروں۔ سانپوں۔ بچھوؤں۔ کھنکھجوروں اور چھپکلیوں کے نہایت دلچسپ حالات حضرت خواجہ صاحب نے اپنے خاص انداز میں لکھے ہیں۔ پڑھنے کی چیز ہے۔ قیمت ۲ر

اردو سکھانے کے مضامین اس مجموعہ میں حضرت خواجہ صاحب کے وہ جو تی کے مضامین جمع کئے گئے ہیں جن کے پڑھنے سے خود بخود اردو نویسی کی مہارت پیدا ہوتی ہے اور انشا پردازی کا ولولہ نمودار ہوتا ہے اور یہ وہ مضامین ہیں جن کی ہندوستان میں بہت دھوم ہو چکی ہے۔ مثلاً ستاروں کی کبر جن۔ آنکھوں کی زبان۔ چند اماموں۔ ریل کے انجن سے عشق بازی ۲۲ صفحے ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۶ر

لے دور کا سلام ایک امتی کی دلی کیفیات کا آئینہ۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں۔ قیمت ۱ر

تین شہید بارہ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی معمولی۔ کاغذ اچھا۔ اس میں طرابلس الغرب کے عرب کی شہادت اور ایرانی مجتہد کی شہادت اور مراکش کے عرب کی شہادت

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ :- مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ - دہلی

کا تذکرہ ہے۔ یہ وہ مضامین ہیں جنکا غلغلہ جنگ طرابلس کے زمانہ میں ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہو چکا ہے قیمت ۲؎

چار درویشوں کا تذکرہ ۲۷ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی معمولی۔ اس میں آسینی درویش حضرۃ ابن عربی اور ہندی درویش۔ حضرت شیخ سلیم چشتی۔ اور یمنی درویش سیدی ادریسیؒ اور مصری درویش سید توفیق بکری کے حالات ہیں۔ قیمت ۳؎

غزنوی جہاد ضخامت ۴۴ صفحے کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی معمولی یہ ہندوستانی مسلمانوں کی جنگی تاریخ کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں غازی سلطان محمود غزنوی کے ان سترہ حملوں کا تاریخی تذکرہ ہے۔ جو ہندوستان پر ہوئے۔ ہر جہاد کی پوری کیفیت درج ہے۔ جس کو پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی سرفروشیاں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کے پڑھانے اور سنانے کے قابل ہے۔ قیمت ۸؎

مسلمان بچوں کے دس سبق ضخامت ۱۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ اس میں حضرت خواجہ صاحب نے مسلمان بچوں کے لئے حسب ذیل دس سبق لکھے ہیں:۔ اللہ ایک ہے۔ اسلام اور ایمان۔ یتیم حور کی گڑیا بن ماں باپ کا غریب بچہ۔ نیم کے پھول سگرٹ پان کی پیک۔ ہیرا من طوطا۔ تاش کا یکہ۔ ان مضامین کو پڑھ کر بچوں کے دل میں خود بخود اسلامی تاثرات پیدا ہوتے ہیں اور اردو زبان کی مشق بھی بڑھتی ہے۔ قیمت ۴؎

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب خاص طور سے داعیان اسلام اور مسلمانوں کی معلومات کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس کو پڑھ کر سارا ہندو مذہب سامنے آجاتا ہے اور اس کا پڑھنے والا ایک ہندو کو دیکھتے ہی پہچان جاتا ہے کہ وہ برہمن ہے یا چھتری ہے یا ویش ہے یا شودر ہے اور ہندو مذہب کی اصولی تعلیم بھی اس میں بیان کی گئی ہے اور ہندو مذہب کے دیوتاؤں اور تہواروں اور خاص خاص کتابوں کے حالات بھی۔ قیمت ۸؎

حلالخور ضخامت اٹھتر صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اچھا۔ اس کتاب میں خاکروب فرقے کے تمام تاریخی مذہبی اور تمدنی حالات بہت محنت و تلاش سے جمع کئے گئے ہیں جو اس قدر دلچسپ ہیں کہ ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد کتاب ہاتھ سے رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت ۸؎

داعی اسلام ضخامت ۴۰ صفحے یہ تیسرا اڈیشن ہے جس میں ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے اور حفاظت و اشاعت اسلام کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں اور جس کا تمام ہندوستان میں آج غلغلہ ہے اور جس کے ترجمے ہندوستان کی ہر زبان میں ہو گئے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی۔ قیمت ۳؎

اسلامی توحید ضخامت ۴۴ صفحے اس رسالہ میں آیات قرآن مجید اور احادیث کے حوالوں سے غیر مذاہب کی توحید سے اسلامی توحید کو برتر ثابت کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں یہودیوں عیسائیوں۔ زردشتیوں ہندوؤں اور آریوں کے عقائد توحید کو بھی حوالوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲؎

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۵۱۔ دہلی

اسلامی رسول ضخامت ۲۴ صفحے۔ کاغذ لکھائی چھپائی معمولی اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اخلاق وحالات جمع کئے گئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے غیر مذاہب کے لوگوں پر آنحضرت کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ قیمت ۴ر

جانباز مسلم ضخامت ۱۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ معمولی۔ اس میں وہ واقعات جمع کئے گئے ہیں جنمیں مسلمانوں کی اسلام کی خاطر جاں بازی کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے جانیں قربان کردیں اور ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں مگر اسلام سے منہ نہ موڑا۔ کئی زبانوں میں ترجمہ ہوگیا ہے۔ حال میں دوسرا اڈیشن چھپا ہے قیمت ۲ر

تاکید نماز ضخامت ۲۴ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ معمولی۔ اس کتاب کی مقبولیت اسی سے ظاہر ہوتی ہے کہ کئی زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے اور ہندوستان کے باہر بھی اسلامی ملکوں میں اس کی مانگ ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کیونکر پھیلا ضخامت ۲۴ صفحے لکھائی اور چھپائی وکاغذ اچھا اس رسالہ میں مولینا سید سلیمان ندوی نے ہندوستان میں اشاعت اسلام کی تاریخ لکھی ہے۔ آریہ سماج کے جھوٹ کا بے مثل جواب ہے۔ قیمت ۲ر

ہندو کی نعت ضخامت ۲۴ صفحے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ اس رسالہ میں جناب چودھری دلورام صاحب کوثری کی لکھی ہوئی نعتوں اور منقبتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ کتاب اتنی مقبول ہوئی ہے کہ ایک ہزار حضرۃ خواجہ صاحب نے خود مفت تقسیم کی اور پیر نظامی احمد آبادی نے اس کا گجراتی ترجمہ چھپاکر تقسیم کیا۔ قابل دید چیز ہے۔ قیمت ۱ر

حلوائی کی تعلیم ضخامت ۶۰ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ٹائٹل رنگین۔ اس کتاب میں حلوائی کی دکان کرنے کی مفصل ہدایات اور ہر قسم کی مٹھائیاں بنانے کی مکمل ترکیبیں۔ اعلیٰ درجہ کے استاد حلوائیوں سے حاصل کرکے لکھی گئی ہیں اور اگر کوئی شخص محض شوقیہ مٹھائیاں بنانی چاہے تو وہ بھی اس کتاب کی مدد سے بنا سکتا ہے۔ نیز اگر گھر کی مستورات کو یہ ہنر سکھانا ہو تب بھی یہ کتاب بہت کام دیسکتی ہے۔ قیمت ۸ر

نیواڑی کی دکان ضخامت ۲۴ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی معمولی۔ اس رسالہ میں نیواڑی کی دکان کے مفصل طریقے اور ہدایات ہیں۔ ہندوستان میں بہت مقبول ہوئی ہے۔ اخبارات نے بہت اچھی رائیں لکھی ہیں۔ قیمت ۲ر

تعلیم خدمتگاری ضخامت ۲۴ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی معمولی۔ اس کتاب میں مسلمانوں کی مفلسی اور بیکاری دور کرنے کے لئے اچھی خدمتگاری سکھانے کے اصول لکھے گئے ہیں۔ جو شخص ایک رسالہ پڑھ لیگا بیکار لڑکوں کو خدمتگاری کی تعلیم دے سکیگا۔ قیمت ۲ر

محمدؐ کی سرکار یہ ایک نامور سکھ نے نہایت خلوص ومحبت سے حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح عمری اردو زبان میں لکھی ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔ یہ سکھ لندن میں اخبار ہند کے اڈیٹر ہیں اور یہ کتاب مولینا سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنے اہتمام سے چھاپی تھی۔ اور اس کی ایک روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب حضرۃ خواجہ صاحب نے تبلیغی مقصد کے لئے اس کو شائع کیا ہے اور ٹائٹل نہایت خوبصورت رنگین لگایا ہے اور قیمت آدھی کم کرکے صرف ۸ر رکھی ہے۔

اولاد کے کان میں کہنے کی باتیں

یہ کتاب خواجہ صاحب نے اپنی اولاد کے لئے بطور وصیت کے لکھی ہے اور اس کا ڈھنگ بھی بطور روزنامچہ کے ہے۔ ہر روز دنیا کے جو کچھ واقعات اُنکو پیش آتے ہیں اُن کے متعلق نہایت تجربہ کی حکیمانہ اور لڑکوں کی زندگی سنوارنے اور آراستہ کرنیوالی نصیحتیں لکھدی جاتی ہیں۔

اگرچہ کتاب حضرۃ خواجہ صاحب نے اپنی اولاد کو مخاطب کرکے لکھی ہے اور اس میں ایسی باتیں ہیں جو ماں باپ صرف اپنی ہی اولاد کے کان میں بطور نصیحت اور وصیت کے لکھا کرتے ہیں۔ لیکن خواجہ صاحب کی ہر نصیحت اور وصیت میں ایک ایسا دلچسپ انداز ہے کہ یہ کتاب تمام ہندوستانیوں کو اپنی اولاد کے لئے مفید ہوسکتی ہے۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے وقت یہ کتاب اگر بطور سبق کے پڑھائی جائے تو ہر بچہ کا کیرکٹر شروع ہی سے نہایت مضبوط ہو جائیگا اور جو باتیں بڑی عمر میں انہیں پیش آنیوالی ہیں وہ بچپن ہی میں سمجھ جائیں گے۔ اس لئے اولاد کے لئے ہر ماں باپ کو یہ کتاب خریدنی چاہیئے۔ چھوٹا سائز ہے نہایت عمدہ لکھائی چھپائی ہے۔ خوبصورت رنگین ٹائٹل ہے۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء سے ۱۴ دسمبر ۱۹۲۶ء تک گویا سوا دو مہینہ کا مجموعہ ہے قیمت عہ

شامی جہاد

ساڑھے پانسو صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ مجلد بھی ہے غیر مجلد بھی اس میں صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن لڑائیوں کا تذکرہ ہے جو ملک شام اور بیت المقدس کی ابتدائی فتوحات میں پیش آئیں۔ ابھی حال میں حضرۃ خواجہ صاحب نے لکھکر شائع کی ہے اس کتاب میں لاگت ڈیڑھ روپیہ فی کتاب کے قریب ہے۔ مگر قیمت بھی ڈیڑھ روپیہ رکھی گئی ہے کیونکہ اس سے تجارتی نفع حاصل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کو بجائے جھوٹے قصوں اور ناولوں کے تمام اسلامی گھروں میں رائج کرنا ہے۔ قیمت عہ

اورنگزیب کی حکومت کی اصلی تاریخ

جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر کی تالیف ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نے اس پر دیباچہ لکھکر تبلیغی سلسلہ میں شائع کیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ مضامین قابل دید۔ قیمت ۱۲

نادان وہابی

وہ مشہور رسالہ ہے جس کو وہابی اور غیر وہابی سب ناپسند کرتے ہیں اور جس کی تحریر صرف اہل حق کو پسند ہے اور جو پانچہزار مفت تقسیم ہوا اب دوبارہ چھپا ہے۔ قیمت ار

تبلیغی مرثیے

نہایت دردناک نثر کے مرثیے ہیں۔ جن کے پڑھنے کے بعد کوئی مسلمان مرتد نہیں ہوسکیگا۔ کئی بار چھپ چکی ہے۔ کئی زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا ہے۔ قیمت ار

تذکرہ جناب بابا نانک صاحب

یہ رسالہ مولوی صوفی غلام قاسم صاحب نے

سب کتابیں کے ملنے کا پتہ منیجر نظام المشائخ بوسٹ بکس نمبر ۵۰۰ دہلی

لکھا ہے۔ سکھوں کے گرو صاحب یعنی حضرت بابا نانک صاحب کی زندگی کے نہایت عمدہ حالات ہیں۔ ۵۶ صفحے کا رسالہ ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت ۸ مہ

شراب خواری اور جوئے بازی کی خرابیاں ۴۴ صفحے کا رسالہ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ سرورق نہایت خوبصورت اور رنگین ۴ر

انسداد گداگری اور اصلاح خیرات ۳۲ صفحے کا رسالہ ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی سرورق نہایت خوبصورت اور رنگین قیمت ۴ر

نمازوں کا بیان ۴۴ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ سرورق رنگین اس میں تمام نمازوں کی ترکیب لکھی ہے ہزارہا شائع ہو چکا ہے قیمت ۴ر

معجزات قرآنی مولوی عبد الرحیم صاحب سلیم وکیل منہم کنندہ کا لکھا ہوا رسالہ ہے۔ بہت مفید مضامین ہیں۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ قیمت ۶ر

قرآن مجید کے بارہ موتی یہ بھی مولینا سلیم صاحب کا لکھا ہوا رسالہ ہے۔ رد آریہ سماج کے لئے اسمیں بہت اچھے مضامین ہیں۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ ۸ر

قرآن مجید کے دیوانی قوانین یہ بھی سلیم صاحب کا رسالہ ہے تمام قرآن مجید کا مطالعہ کرکے دیوانی قوانین ایک جگہ جمع کر دئے ہیں۔ سرکاری وکیلوں کے لئے بھی مفید ہے اور عام مسلمانوں کے لئے بھی۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے اور عام ضروریات کے خیال سے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ بکثرت تقسیم کرنے کی چیز ہے۔ قیمت ۴ر

قرآن مجید کے فوجداری قوانین یہ بھی سلیم صاحب کا لکھا ہوا رسالہ ہے جس میں نہایت تحقیق کے ساتھ قرآن مجید کے تمام فوجداری قوانین ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔ قیمت ۶ر

نظم تہجد تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے جناب ابو الاثر حفیظ صاحب جالندہری سے حضرت خواجہ صاحب نے لکھوائی ہے۔ نہایت موثر چیز ہے ۴۴ صفحے کا رسالہ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۲ر

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس ۵۱ دہلی

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے

ماں بچہ کی نگہداشت بچوں کی بے وقت موت پر ماں باپ کو سر پکڑ کے رونے کی بجائے اس غم کا علاج کرنا چاہیئے زچاؤں کی صحت سے بے پروائی اور بچوں کی پرورش سے غفلت برتنے نے خاندانوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ لیکن یہ رسالہ آپ کا سچا رہبر ثابت ہوگا۔ بہت مقبول ہوا ہے سال بھر میں دوسرا اڈیشن قریب الختم ہے قیمت صرف ۶ر (علاوہ محصولڈاک) ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے۔

رفیق زمیندار بلکہ ہر شخص کا بہترین رہبر ہے۔ ہر گھر میں دیسی بنتے ہیں۔ سبزی کی کیاریاں بچے بنا لیتے ہیں روپیہ پیسہ جوڑنے کا ہر شخص کو شوق ہوتا ہے۔ بیماریوں سے بچنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ معلومات کے خزانے دیکھ کے ہر شخص خوش ہوتا ہے پس یہ کتاب ان سب باتوں کا بے مثل گنجینہ ہے۔ بہت پسند کی جا رہی ہے۔ دوسرا اڈیشن قیمت صرف عہ علاوہ محصولڈاک۔ یہ دونوں کتابیں مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے کی تصنیف ہیں اور بہت اچھی چھپی ہیں۔ مولوی محمد قمر مہتمم سلسلہ سرمایہ اطفال گڑھ گانوہ (پنجاب) سے مل سکتی ہیں

بغیر اُستاد کی مدد کے انگریزی سکھانیوالی بے نظیر قابل قدر کتابیں

(مصنفہ ماسٹر ذاکر حسین صاحب جعفری رمزی دہلوی)

اتالیق انگریزی جلد اول یعنی مخزن الفوائد ۱۲۸ صفحے اس میں اردو نام و عبارت کو انگریزی میں لکھنے اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے انگریزی میں چٹھی لکھنے ہجے کرنے کے تلفظ کے قاعدے انگریزی اردو بول چال کے کئی سو فقرے ایکہزار فقرے قاعدوں کے ساتھ اور ۹۰ حکایتیں انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے درج ہیں اس کتاب کے پڑہنے سے ایسا مبتدی بھی جو انگریزی کی الف بے سے واقف نہیں ہے بغیر اُستاد کی مدد کے قلیل عرصہ میں بہت خاصی استعداد حاصل کرسکتا ہے قیمت ۶ر (۲) **اتالیق انگریزی** جلد دوم یعنی مخزن المحاورات ۱۲۱ صفحے اسمیں ایکہزار دوسو انگریزی محاورے اور چہ سو مثلیں مع ترجمہ اردو ۱۵۰ اردو مصدر مع ترجمہ انگریزی بہ ترتیب حروف تہجی اور تین چار ہزار کے قریب ایسے ناموں اور چیزوں کی انگریزی جن سے کام پڑتا رہتا ہے درج ہیں قیمت ۶ر (۳) **ہادی الترکیب** اتالیق جلد سوم ۱۲۵ صفحے اسمیں ڈکٹیشن لکھنے انگریزی پڑہنے لفظوں کے صحیح ہجے کرنے اور صحیح تلفظ اور پارسنگ کے تمام قاعدے ابتدا سے انتہا تک مثالیں اور نمونے دیکر دکھلائے ہیں قیمت ۶ر (۴) **اتالیق جلد چہارم** انگریزی بولنا تین ہزار بول چال کے فقرے مع ترجمہ اور مخزن الفوائد کے تمام اردو جملوں کا ترجمہ قیمت ۶ر (۵) **اردو سے انگریزی ڈکشنری** یعنی اتالیق جلد پنجم ۱۵۰ صفحے اسمیں سات ہزار پانسو ایسے اردو لغت ہیں جو اکثر تحریروں اور تقریروں میں آتے ہیں بہ ترتیب حروف تہجی اردو خط میں لکھے ہوئے ہیں اور اُن کے آگے اُنکی انگریزی خط میں چارسو انگریزی لغت جو اردو میں مستعمل ہیں جنکی اصل سے واقفیت ضروری ہے کئی سو ایسے مختلف مخففات جو عموماً تحریروں میں آتے ہیں درج ہیں قیمت ۸ر (۶) **کامل القواعد** یعنی اتالیق جلد ششم جدید نو ترمیم ۲۳۰ صفحے اسمیں صرف و نحو کے تمام مکمل قاعدے جو ترجمہ کرنے اور انشا پردازی سے متعلق ہیں نہایت خوبی اور وضاحت سے درج ہیں۔ ۱۲۰ اعلیٰ درجہ کی مستند انگریزی گرامروں کا لب لباب ہے۔ قیمت ۱۰ر (۷) **خلاصتہ القواعد** یعنی اتالیق جلد ہفتم ۹۲ صفحے نو ترمیم۔ اسمیں مبتدی کو پارسنگ کرنا اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنا بخوبی سمجھایا ہے۔ قیمت ۵ر (۸) **نیو مینول گرامر کا اردو ترجمہ سنہ ۱۹۰۳ء کی نو ترمیم** یعنی اتالیق جلد ہشتم (پہلا جزو) اس میں تمام اتھا گرافی اور ایٹی مولوجی وغیرہ کا ترجمہ ہے۔ قیمت ۵ر (دوسرا جزو) اس میں تمام سنٹیکس کے قاعدوں نوٹوں مثالوں اور پارس کرکٹ کے فقروں کا ترجمہ ہے اور تمام کرکٹ کے فقروں کو کرکٹ یعنی صحیح کرکے بھی لکھا ہے قیمت ۶ر (۹) **انگریزی خط وکتابت** یعنی اتالیق انگریزی جلد نہم ہر قسم کی چٹھیاں عرضیاں درخواستیں نوٹس اور ہر قسم کی تحریروں کے کامل قاعدے اور نمونے مع اردو قیمت ۴ر (۱۰) **ضمیمہ مخزن الفوائد** یعنی اتالیق جلد دہم ۱۲۵ صفحے اسمیں اتالیق جلد اول یعنی مخزن الفوائد سے علاوہ ترجمے کے تیرہ اعلیٰ قاعدے سمجھا کر ترجمہ کے واسطے ایکہزار فقرے اور بہت ساری عبارت دی ہے۔ طبع جدید میں علاوہ ترمیم کے انشا پردازی اور جواب مضمون وغیرہ کے متعلق بہت سے قاعدے اور نمونے زیادہ کئے گئے ہیں اور کئی سو نمونے یعنی مترادف وہم معنی الفاظ کا فرق سمجھایا ہے قیمت ۶ر (۱۱) **اتالیق جلد یازدہم** مخزن الحکایات یعنی ۶۰ انگریزی کہانیاں مع اردو معنی و تلفظ قیمت ۶ر (۱۲) **اتالیق جلد دوازدہم** (یعنی ضمیمہ مخزن المحاورات اس میں اتالیق جلد دوم سے علاوہ ڈہائی ہزار محاورے اور آٹھ سو مخصوص پری پوزیشنوں کے استعمال کے فقرے مع ترجمہ اردو درج ہیں قیمت ۶ر (۱۳) **انگریزی خوشنویسی** یعنی اتالیق حصہ سیزدہم جسمیں انگریزی لکھنے اور خوشنویسی کے تمام قاعدے مع نمونوں اور تصویروں کے درج ہیں قیمت ۱ر (۱۴) **آئینہ تاریخ ہند** تاریخ ہند کا پورا خلاصہ بڑے کاغذ پر چھپا ہے کہ دیوار پر بطور نقشہ لٹکایا جا سکتا ہے۔ قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ: مینجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۱ ۔ دہلی

تصنیفات مصوّر غم علامہ راشد الخیری

صبح زندگی ۸عہ/	منازل السائرہ حصہ اول عہ/	لڑکیوں کی انشا ۱۲/
شام زندگی ۸عہ/	منازل السائرہ حصہ دوم عہ/	سوکن کا جلاپا ۶/
شب زندگی حصہ اول عہ/	عروس کربلا ۸عہ/	اعمالنامے ۸/
شب زندگی حصہ دوم عہ/	محبوبۂ خداوند ۱۲/	سنجوگ ۱۰/
نوحہ زندگی ۱۲/	آفتابِ دمشق ۸عہ/	گوہر مقصود ۶/
اُمت کی مائیں عہ/	ماہ عجم ۸عہ/	در شہوار ۱۰/
الزہرا ۱۲/	بنت الوقت ۸/	شاہین و درّاج ۸/
قطرات اشک ۸عہ/	سراب مغرب ۸/	انگوٹھی کا راز ۸/
جوہر قدامت ۸عہ/	فسانۂ سعید ۸/	موؤدہ ۸/
یاسمین شام ۸عہ/	سمرنا کا چاند ۸عہ/	جوہر عصمت ۶/
تیغ کمال ۸عہ/	تائید غیبی ۸/	نوبت پنج روزہ ۸عہ/

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۵ دہلی

ہماری چند خاص مطبوعات

سرورِ انبیا جناب مولوی الف دین صاحب وکیل ہائیکورٹ پنجاب نے رسول اللہ صلعم کی ایسی سوانح عمری لکھی ہے کہ کافر بھی پڑھے تو مسلمان ہوجائے۔ ایک ایک واقعہ تاریخ کی کسوٹی پر کس لیجئے اور پھر دیکھیے کہ پیغمبر اسلام کی کیا شان ہے۔ زبان بہت سلیس طرز بیان نہایت دلکش۔ ضخامت ۸۰ صفحے۔ قیمت ۱۰

اجداد النبی اپنے اجداد پر فخر کرنے والے رسول اللہ کے اجداد کے حالات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ یہ مختصر مجموعہ ایک کوزہ ہے جس میں بڑے بڑے مواج سمندر لہریں لے رہے ہیں جناب مولوی سید ظفر احسن صاحب علوی مرحوم کی تصنیف ہے ضخامت ۴۰ صفحے۔ قیمت ۵

رواتُ الامہات جناب علوی مرحوم نے اس کتاب میں وہ چالیس حدیثیں جمع کردی ہیں جنکی روائت عورتوں سے شروع ہوئی ہے یا جو عورتوں ہی کے متعلق ہیں اور ان پر حاشیہ لکھا ہے۔ خواتین اسلام کے لئے نادر تحفہ ہے۔ ضخامت ۵۰ صفحے۔ قیمت ۶

مشاہیر مشائخ ہند خاندان ہائے عالیہ چشتیہ وسہروردیہ کے بعض مشہور مشائخ کا تذکرہ ہے مولانا محمد قاسم فرشتہ کی تاریخ ہند سے مولوی محمد شفیع الدین خاں صاحب مرحوم نے ترجمہ کیا تھا۔ ضخامت ۷۰ صفحے۔ قیمت ۶

نظام عاشقی خدا اور رسول صلعم کے عشاق کے پڑھنے کی کتاب ہے۔ نظم ونثر سے آراستہ۔ قیمت ۴

مانع السوال مصنفہ جناب منشی محمد خلیل صاحب انصاری۔ قرآن حدیث اور عمل صحابہ سے بڑے دلچسپ پیرایہ میں بتلایا گیا ہے کہ بھیک کس کو دینی چاہیئے اور کس کو نہیں اس کتاب کو خیرات کے لئے راہ نما بنایا جائے تو مسلمانوں کی دین و دنیا درست ہوسکتی ہے ضخامت ۴۴ صفحے۔ ۵

اخلاق سلطانی علوی صاحب مرحوم نے اسمیں علم الاخلاق کے مبادیات کو یکجا کردیا ہے ضخامت ۵۶ صفحے قیمت ۸

مریخی سیاح کی ڈائری ایسی چیز آپ کی نظر سے کبھی نہ گزری ہوگی ضخامت ۵۶ صفحے۔ قیمت ۸

مضامین خطیب اردو کے ممتاز انشا پردازوں کی منتخب نظم ونثر ضخامت ۲۴ صفحے۔ قیمت ۴

انتخاب نظام المشائخ رسالہ نظام المشائخ دہلی کی ابتدائی جلدوں کا عطر ہے۔ قیمت ۱۲

ترقی اسلام کے سلسلہ میں **ایک راز کی بات** مسلمانوں سے کہنی چاہتا ہوں

لیکن اس کی عام تشہیر مناسب نہیں

کتاب "احسن المقال" پر وہ درج ہے اسے منگا لیجئے اور پڑھ لیجئے۔ ضخامت ۶۴ صفحے قیمت ۸

احسن المقال ناپسند آئے یا یہ بیان آپکے نزدیک جھوٹا نکلے تو ۸ کی بجائے ۱۲ واپس کردئے جائیں گے۔

ملنے کا پتہ: منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵۔ دہلی

نظام المشائخ

حمد

یارب تری حمد ہے زباں پر — حیرت دل میں نظر جہاں پر

خالق ارض و سما کا تو ہے — مالک ہر دو سرا کا تو ہے

جان و تن کا وجود تجھ سے — یعنی غیب و شہود تجھ سے

ہر سنگ میں تو شرار میں تو — ہر برگ میں تو ہے بار میں تو

ہر گل میں عیاں ہے شان تیری — ہر خار میں آن بان تیری

ہر کام کی ابتدا تو ہی ہے — ہر بات کی انتہا تو ہی ہے

ہر رنگ میں تو ہے بو میں تو ہے — بہتے ہوئے آب جو میں تو ہے

چڑیاں جو سحر کو بولتی ہیں
رازِ توحید کھولتی ہیں

سورج ادنےٰ ظہور تیرا
ذرّے ذرّے میں نور تیرا

پرتو ترا موجِ برق مضطر
سایۂ ترا ابرِ تیرہ و تر

کیا خاک ہوا اور باد کیا ہے
کیا آتش و آب میں دہرا ہے

کیا راز ہے قوتِ کشش میں
سیّارے ہیں کیوں دوا دوش میں

مستور ہے سب میں ذات تیری
تجھ سے ہے کائنات تیری

قدرت تیری دیکھکر ہوں خاموش
حیرت سے ہوا ہوں خود فراموش

شام موہن لال جگر بریلوی

اے محبوب!

اے محبوب! اے راز سراپا، اے یکسر اسرار
جس کی محبت سے ہی میری روح دعا سرشار

جس کی تمنّا سے ہی قائم میرے دل کا قرار
جسکے خیال میں سرگرداں ہے میری جانِ زار

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار!

دھویا تیری محبت نے سب میرے دل کا زنگ
اب ہے اس دنیا باقی ہے نہ خواہشِ نام و ننگ

اور کسی سے مجھ کو محبت ہے نہ عداوت ہے
صلح ہے تیرے خیال سے میری تیرے خیال سے جنگ

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار

تو ہی نور سراپا اور ہوں میں اک مشت خاک
تیری محبت دریا ہے ہوس دنیا خاشاک

تو ہے پاک اور تیرے شوق میں میری نگاہ بھی پاک
پھر کیوں تجھکو سمجھنے سے عاجز ہی مرا ادراک

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار

دہر میں تیرا جلوہ پنہاں ہے، ماہ میں تیرا رنگ
پھر بھی ان میں پایا میں نے تیرا رنگ، نہ ڈھنگ
تیری حقیقت بے پایاں ہے، تیری حقیقت کو
کیا دیکھیگی کیا سمجھیگی میری نگاہِ تنگ

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار!

فصلِ بہار میں ہوتی ہے جب روحِ چمن بیدار
فصلِ بہار میں کرتی ہے جب بلبل گل سے پیار
فصلِ بہار میں چھین جاتا ہے جب بیدل کا قرار
میرا دل بھی تیرے خیال سے ہوتا ہے سرشار

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار!

آہ تمنا! میری تمنا! مجھ سے فریب ہوا
مجھ کو میری محبت نے سو بار دیا دھوکا
تجھ کو نہ دیکھا تھا لیکن دیکھا تجھکو دیکھا
تجھکو نہ پایا تھا۔ لیکن پایا تجھکو پایا

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار

تیری صدا ہو کاش مجھے پیغام برقِ فنا
تیری نگاہ پڑے مجھپر بنکر پیکانِ قضا!
تیرے ستم میں حلاوت ہے، تیرا یہ سحر ہے کیا؟
تجھپر روح نثار مری! شیریں ہے تیری جفا

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار!

صبحِ ازل سے روح مری ہے اب تک سرگرداں
شامِ ابد تک یوں ہی ہوگی تیرے لئے حیراں
گو نہ ملے تو، پھر بھی رکھیگی قائم میری وفا
تیرا میرا، ازل سے ابد تک رشتہ جسم و جاں

اے محبوب، اے راز سراپا، اے یکسر اسرار!

(ہمایوں)
حامد علی خاں

قضا و قدر

لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ

رشتہ در گردنم افگندہ دوست — مے بردہر جا کہ خاطر خواہ اوست

مسئلہ تقدیر کے دو پہلو ہیں ایک علمی۔ دوسرے عملی۔ ان دونوں پہلوؤں میں بظاہر تضاد ہے اور اسی لئے یہ مسئلہ ایک حد بلیغ تک پُر از اشکال ہو گیا ہے۔ ہم نے جس طرح اس مسئلہ کو سمجھا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

ہمارے نزدیک انسان مجبور محض ہے۔ جس طرح پتھر بے اختیار و بے بس ہے یہی کیفیت انسان کی ہے۔ اگرچہ آزادی اور عقلیت کے اس دور میں جبر کا دعوے ایک عجیب و غریب امر معلوم ہوگا۔ لیکن تھوڑا غور اور فکر اور کرو گے تو اس کی حقانیت صاف نظر آئے گی۔

انسان کی پیدائش پر غور کرو۔ ابتداءً وہ پشت پدر میں تھا۔ پھر شکم مادر میں آیا اور اس میں اس کا کچھ اختیار نہ تھا۔ ماں کے پیٹ میں خدا کے مقرر کردہ قانون کے مطابق اس نے زندگانی اور شکل و صورت اختیار کی اس میں بھی اس کی مرضی کا کوئی دخل نہ تھا۔

ھوالذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء — اللہ وہ ہے جو ماؤں کے پیٹ میں تمہیں جیسا چاہتا ہے بناتا ہے۔

ایک عرصہ معینہ تک شکم مادر میں پرورش پانے کے بعد انسان عرصۂ وجود میں آتا ہے یہاں اس کے حرکات و سکنات اور اس کے تمام افعال اس کی شکل اور اس کے قوائے کے تابع ہوتے ہیں بالفاظ دیگر انسان کی شکل اور اس کے قوائے (جنکی پیدائش میں اس کا کوئی دخل نہیں) اپنی بناوٹ خلقت یا فطرت کے مطابق انسان کو کام کرنے پر مجبور کرتے ہیں یہی نکتہ ہے جس کو قرآن حکیم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

کل یعمل علی شاکلتہ — ہر شخص اپنی شکل اور خلقت کے مطابق کام کرتا ہے۔

اس عالم فانی میں آکر انسان کا پہلا کام گریہ کرنا ہے اور اسمیں وہ مجبور رہتا ہے۔

---

[1] یاد داری؟ کہ وقت زادن تو — ہمہ خنداں بدند و تو گریاں

آنچناں زی کہ وقت مردن تو — ہمہ گریاں شوند و تو خنداں

اس کے بعد وہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے۔ جس کا باعث اضطرار ہی ہے نہ اختیار۔ اسیطرح انسان بڑھتا جاتا ہے اور اس کے قوے اور اس کی فطرت حسب مشیت الٰہی جس جس کام پر اسے مجبور کرتے جاتے ہیں وہ کرتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ جس طرح وہ بدون اپنے اختیار کے پیدا ہوا تھا اسی طرح بلا اپنی مرضی کے عالم بقا کو راہی ہوجاتا ہے ؎

لائی حیات آئے قضا لیچلی چلے　　اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

دیکھو ایک محرر بیٹھا ہوا اپنے آقا کا حساب کتاب لکھ رہا ہے۔ کیوں؟ بیچارہ پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہے۔ مئی جون کے ایام ہیں سیٹھ جی تخت پر بیٹھے پنکھا جھل رہے ہیں۔ کیا کریں گرمی سے لاچار ہیں۔ ایک مریض درد سے بیتاب ہو کراہ رہا ہے۔ بیچارہ اس کے سوا کر ہی کیا سکتا ہے۔ ایک خونی مجرم پھانسی پانے کے لئے قدم بڑھا رہا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اپنی خوشی سے؟

انسان کی بے کسی اور بے بسی بعض امور میں بعض دیگر امور سے زیادہ واضح اور نمایاں ہے۔ موت وحیات میں انسان کا بے بس ہونا اظہر من الشمس ہے۔ رنج اور غم مصیبت اور تکلیف میں بھی بسا اوقات انسان کو اپنی مجبوری کا احساس ہوتا ہے اور بے اختیار یہ شعر زبان سے نکل جاتا ہے۔

مصیبت میں انسان مجبور رہے　　زمیں سخت ہے آسمان دور ہے

حضرت علی کا قول ہے عرفت ربی بفسخ العزائم۔ لیکن عیش وکامیابی راحت اور آرام آدمی کے خیالات کو بدل دیتے ہیں۔ جوں جوں یہ چیزیں آدمی کو میسر ہوتی جاتی ہیں جبر کا بلکہ خود خدائے جبار کا خیال اس کے دل سے محو ہوتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ آخیر میں ایک فرعون بے سروسامان انا ربکم الاعلیٰ کی صدا بلند کرتا ہوا سنائی دیتا ہے۔ سبحان اللہ ؎

اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے　　کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

مگر تم انسان ضعیف البنیان انسان کی غفلت پر نہ جانا اس کی غفلت اور چشم پوشی کسی موجود شے کو معدوم نہیں کردیگی۔ جبر تو موجود ہے لیکن انسان خودی کے نشہ میں بیخود ہوکر اس کو محسوس نہیں کرتا۔ تعجب ہے کہ انسان درد میں مبتلا ہوکر کراہتا ہے تو مجبور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ بھوک کے مرض میں گرفتار ہوکر کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو جبر کا خیال تک نہیں ہوتا۔ حالانکہ درد میں کراہنا اور بھوک میں کھانا دونوں کی نوعیت

ایک ہی ہے۔ پھر جس طرح بھوکے کا کھانے پر ہاتھ ڈالنا ایک اضطراری امر ہے اسی طرح ایک فارغ البال اور شکم سیر شخص کا سیر گل کے لیے باغ میں جانا بھی اضطراری ہی ہے نہ اختیاری اسی پر ہر امر کو قیاس کرنا چاہیے۔

لوگ کہتے ہیں کہ انسان اپنی ارادی اور اجتنابی قوتوں میں خود مختار ہے کرتا ہے اور اپنے اختیار سے ایک کام کو کرتا اور دوسرے کو چھوڑتا ہے۔ لیکن اول تو یہ دونوں قوتیں نظری ہیں جنکی پیدائش ہی میں انسان کا کچھ بس نہیں۔ پھر ان قوتوں کے کم و بیش ہونے میں بھی اسکا کچھ دخل نہیں۔ زاں بعد جن مواقع کی وجہ سے یہ قوتیں تحریک میں آتی ہیں وہ بھی انسان کے اختیار سے باہر ہیں۔ لہذا ان غیر اختیاری چیزوں کا جو نتیجہ ہوگا (یعنی فعل) وہ بھی غیر اختیاری ہی ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی بناوٹ اور اس کے حوائج نیز گرد و پیش کے واقعات انسان کی قوت ارادی اور اجتنابی کو اپنے مطابق نشو و نما دے لیتی ہیں اور پھر انہی کے ہاتھوں انسان بے بس رہتا ہے۔

ہمکو انسان کی ظاہری تمیز اور احتیاط میں کچھ کلام نہیں۔ ہمارا جو کچھ کہنا ہے وہ یہ ہے کہ یہ اختیار بھی جبر ہی کے ماتحت ہے۔ اس اختیار اور تمیز کی تقسیم میں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مرضی سے کام لیا ہے۔ کسی کو کم عطا کیا ہے کسی کو زیادہ۔ ایک فعل کے صدور کے لئے ایک کو مواقع بہم پہنچائے ہیں دوسرے کو موانع۔ انسان کے بارے میں کسی نے خوب کہا ہے مختار فی فعلہ و مجبور فی اختیارہ۔

ہمارے خیال میں جو قومیں خدا کے وجود اور اس کی قدرت کاملہ کا یقین رکھتی ہیں انکو تقدیر کے اعتقاد سے مفر نہیں ہو سکتا۔[1] لاریب فیہ کہ اللہ عزوجل نے اپنے علم و حکمت کے مطابق انسان کو جیسا چاہا بنایا اور اس سے جو افعال سرزد ہوتے ہیں وہ اسی علم قدیم کے مطابق ہوتے ہیں اور سرمو تجاوز نہیں کر سکتے۔ بعینہ جس طرح ایک موجد کسی کل یا مشین کو ایجاد کرتا ہے تو وہ کل یا مشین وہی کام کرتی ہے جس کے لئے

[1] یہی باعث ہے کہ تقدیر کا مسئلہ گو صراحتہً اسلام کے سوا دوسرے مذاہب میں نہیں پایا جاتا تاہم اسکا شائبہ ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے جس کی مثالیں کتاب کلامیہ میں پائی جاتی ہیں۔

وہ ایجاد کی گئی ہے۔

بعض مدعیان عقل کہتے ہیں کہ علم الٰہی انسان کو اس کے افعال میں مجبور نہیں کرتا اور اس کی مثال یہ دیتے ہیں کہ ایک نجومی مثلاً جانتا ہے کہ زید کنوئیں میں گر کر مرے گا لیکن اس سے نجومی زید کو مجبور کرنے والا نہ کہا جائیگا۔ ہمارے نزدیک یہ مثال صحیح نہیں۔ یہ تسلیم ہے کہ نجومی نے زید کو کنوئیں میں گرنے پر مجبور نہیں کیا۔ لیکن یہ کیونکر ثابت کیا جا سکتا ہے کہ زید خود جان بوجھ کر کنوئیں میں گر گیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ زید کو مجبور کرنے والی ایک دوسری ذات ہے جس کے منشا سے نجومی کسی طرح آگاہ ہو گیا ہے۔ فرض کرو عمرو کہتا ہے کہ سورج اتنے گھنٹے اتنے منٹ اور اتنے سیکنڈ کے بعد غروب ہو جائیگا۔ کیا اس سے ہمکو سمجھنا چاہیئے کہ عمرو بذات خود سورج کو غروب ہونے پر مجبور کرنے کا مدعی ہے؟ یا یہ بات ہے کہ وہ قانون قدرت سے (جو فی الواقع سورج کو مجبور کرنے والا ہے) واقف ہو کر اس کے غروب کی پشین گوئی کر رہا ہے۔

یہ امر کہ انسان کے بعض افعال کی صحیح طور پر پشین گوئی کی جا سکتی ہے بجائے خود اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ان کے کرنے میں مجبور ہے۔ ورنہ یہ پشین گوئی ناممکن ہے۔ کسی شخص کی زندگی کی عام کیفیت اور بعض صورتوں میں خاص خاص واقعات بھی نجومی اور جوتشی اپنے علم کے ذریعے سے اور فزیالوجی یا علم کاسہ سر کا ماہر اپنے طریقہ پر بلکہ ایک ہوشیار شخص محض قیافہ سے بتلا سکتا ہے۔

بعض کی قید اس لئے ہے کہ علوم نجوم و فزیالوجی وغیرہ ہنوز بالکل ابتدائی اور ناقص حالت میں ہیں اور اگرچہ ہم کو اس امر کا یقین واثق ہے کہ علوم انسانی کبھی اس حد کو نہ پہنچیں گے کہ رموز فطرت کی کماحقہ عقدہ کشائی کر سکیں بلکہ انسان جس طرح کل وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کا مخاطب صحیح تھا۔ اسی طرح آج ہے اور ابدالآباد تک رہیگا تاہم ہم بآسانی قیاس کر سکتے ہیں کہ اگر علم کاسہ سر وغیرہ اپنے کمال کو پہنچ جائیں تو ان کے ذریعہ سے کسی شخص کی زندگی کا ایک ایک واقعہ معلوم ہو سکتا ہے اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ انسان سے اس کے تمام افعال نوشتہ تقدیر ہی کے مطابق سرزد ہوتے ہیں۔

غرض علمی حیثیت سے دیکھو تو انسان اپنے افعال میں مجبور ہے۔ تاہم اگر کارخانہ عالم پر ایک نگاہ غور بیں ڈالو تو تم کو معلوم ہوگا کہ فطرت کا یہ منشا نہیں ہے کہ ہر کس و

ناکس اس جبر کو پوری طرح محسوس کرے۔ ورنہ تماشاگاہ عالم میں یہ رنگا رنگ نیرنگیاں اور گوناگوں دلچسپیاں باقی نہ رہیں گی۔ یہی باعث ہے کہ جبر اس قدر تہ در تہ پردوں میں رکھا گیا ہے جنکو معمولی نگاہیں باور نہیں کرسکتیں۔ قدرت کی یہ ایک حیرت انگیز صناعی ہے کہ جو حقائق انسان کی زندگی دوبھر اور بے لطف بنانے والے ہیں وہ اس کی نظر سے اوجھل رکھے گئے ہیں۔

جبر تو خیر پھر بھی ایک نظریہ ہے۔ جس کے ثبوت کیلئے دلائل درکار ہیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ دنیا میں ایک چیز ہے۔ جس سے زیادہ یقینی دنیا میں کوئی اور چیز نہیں یعنی موت۔ تاہم یہی وہ چیز ہے جس کو عملاً انسان اپنی زندگی میں سب سے زیادہ غیر یقینی سمجھتا ہے۔ اگر قدرت نے سرشت انسانی میں موت اور بعض ایسی ہی دیگر اشیا کی طرف سے (جن میں جبر شامل ہے) غفلت نہ رکھی ہوتی تو کیا انسان کی زندگی شیریں اور پُر لطف ہوسکتی تھی؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ انعامات الٰہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے ہماری سرشت احسن التقویم کے سانچہ میں ڈھال کر بنائی ہے فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین

مسلہ تقدیر پر کئی اعتراضات بھی کئے جاتے ہیں۔ جن کے جوابات انشاء اللّٰہ اگلی فرصت میں قلمبند کرکے ہدیہ ناظرین کروں گا۔

مقصود حسن۔ متوطن روڑکی۔ از جھانسی

نظم

مناجات

ہے ایشور تو داتا سب کا — سب کا تجھ سے ناتا سب کا
کل سنسار میں ست ہے تجھ سے — ہر پرکاش جگت ہی تجھ سے
سبزے میں ہریالی تو ہے — باغ کی ڈالی ڈالی تو ہے
تو دنیا کا، دنیا تیری — جگت سبھا میں شوبھا تیری
چھاؤں میں تو ہے دھوپ میں تو ہے — ہاں پرگھٹ ہر روپ میں تو ہے
ٹوٹے دل کو آس ہے تیری — کلی کلی میں باس ہے تیری
بھوروں کی جھنکار میں تو ہے — پھولوں کی لہکار میں تو ہے
بستی تیری، جنگل تجھ سے — جنگل میں ہے منگل تجھ سے
گیان میں تو وگیان میں تو ہے — ہر گیانی کے دھیان میں تو ہے
رشی منی سب تیرے سیوک — راجا پرجا کا تو رکھشک
سری کرشن اوتار ہے تیرا — رام کے من میں پیار ہے تیرا
نانک کے اُپدیش میں تو ہے — نارائن! ہر دیش میں تو ہے

اپنے بنی کا تجھ سے ناتا
مجھ سے بھکاری کا تو داتا

(پریم) — تاجور نجیب آبادی

۷۸۶

اُسوۂ حسنہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۂ حسنہ

(۳)

اسیران جنگ کے ساتھ حسن سلوک کی جو مثال حضور سرور دوجہاں نے قائم کی، دنیا کی حربی تاریخ آجتک اس کی نظیر پیش نہیں کر سکی۔ قیدیوں کی گرفتاری کے بعد آنحضرت سب سے پہلے اُن کے لباس کی فکر کیا کرتے تھے اور بسا اوقات نہیں فدیہ لئے بغیر رہا کر دیتے تھے چنانچہ غزوۂ حنین کے بعد رسول اللہ اور رسول اللہ کے اسوۂ طیبہ کی تقلید میں دوسرے مسلمانوں نے مجموعی طور پر چھ ہزار قیدی اسی طریقہ پر آزاد کر دیئے تھے۔ قیدیوں کی تواضع عزیز مہمانوں کی طرح کی جاتی تھی۔ اُن کے آرام و آسائش کے لئے اپنی راحت و آسودگی کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا جاتا تھا۔ غزوۂ بدر کے ایک قیدی نے رہائی کے بعد اپنی اسیری کی کیفیت اس طرح بیان کی "مسلمانوں پر اللہ کی رحمت ہو۔ وہ اپنے اہل و عیال سے اچھا ہمکو کھلاتے تھے اور اپنے کنبے سے پہلے ہمارے آرام کی فکر کیا کرتے تھے" لیکن انجمن جاہلیت جدیدہ کے ہسپانوی رکن نام نہاد تہذیب و تمدن کے اس دور میں آج بھی مغرب الاقصیٰ کے اسیر مجاہدین ریف کی گردنیں کاٹ دیتے ہیں اور بہیمیت کے جوش میں ان بیکسوں کی مظلومی سے مسرت اندوز ہونے کے لئے اُن کے سرہائے بریدہ کے پشتے اور دیواریں بناتے اور اُن کی زبانیں اور کان کاٹ کر نوک سنگین میں پرو لیتے ہیں۔ اس بربریت کے مقابلہ میں جب ہم جنگ کے وہ شریفانہ اصول دیکھتے ہیں جو آنحضرۃ صلعم نے قائم کئے تو بے اختیار زبان پر یہ الفاظ ربانی جاری ہو جاتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم نجد کے رئیس شمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد یمامہ سے مکہ کی طرف غلہ کی برآمد بند کر دی۔ لیکن باوجود اس کے کہ اہل مکہ فریق محارب کی حیثیت رکھتے تھے، آنحضرت نے شمامہ کو حکم دیا کہ غلہ کا بھیجنا بدستور جاری رکھیں۔ اسی ارشاد نبوی کا ایک کرشمہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنے عہد خلافت میں جنود مجاہدین کو بازنطینی طاقت کے خلاف روانہ کیا

تو سر عسکر اسلام یزید بن ابو سفیان کو یہ نصیحت کر دی کہ کھجور کے درختوں کا تباہ کرنا اور اناج کے کھیتوں میں آگ لگانا ہمیں منع ہے۔ کسی ثمردار درخت کو نہ کاٹنا نہ جانوروں کا نقصان کرنا سوائے اُن کے جنکو تم قوت لا یموت کے لیئے ذبح کرو۔"

اہل نظر جانتے ہیں کہ آنحضرت نے اس حیرت انگیز صلح پرور جنگی زندگی کا آغاز اسی صورت میں گوارا فرمایا، جب کوئی دوسرا چارہ کار نہ رہا۔ اس حقیقت کا اندازہ اس سے ہوگا کہ غزوہ احد میں جب قریش کا پلہ بھاری رہا اور مسلمانوں کی قوت بظاہر ذرا کم ہوتی ہوئی پائی گئی تو کفار حق کی ہمت بڑھ گئی تھی ہر طرف سے یورش کرنے لگے۔ چنانچہ متعدد قبائل نے مبلغین اسلام کی مختلف جماعتوں کو فریب سے قتل کر ڈالا اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ یہود کی عداوت عملاً غزوہ احد کے بعد ہی سے شروع ہوئی۔ بنی قریظہ اور بنی قینقاع کے واقعات کو معترضین نے شان پیمبری کے خلاف قرار دیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ ان قبائل نے حکومت وقت کے خلاف سازش کی تھی۔ بلکہ بنی قریظہ نے ایام محاصرہ میں اقدام بغاوت کر کے اپنے جرم کو سنگین تر بنا دیا تھا اور پھر اپنے ہی تجویز کیئے ہوئے حکم حضرت سعد ابن معاذؓ سے اپنی قسمت کا فیصلہ کرایا تھا، اس امر کو فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نتائج و عواقب کو ملحوظ رکھکر اپنے طرز عمل کا فیصلہ کرتے تھے۔ اگر اس فتنہ کو اسی وقت دبا نہ دیا جاتا اور اس غفلت کے باعث بعد میں بے شمار بندگان خدا کا خون بہتا تو اس خونریزی کا ذمہ دار کون ہوتا؟ مشہور انگریز ادیب اور معلم اخلاق جان رسکن کے بقول فتنہ و فساد ایک ابدی قانون مرگ ہے۔ جس پر چند نفوس کا قتل بہر کیف مرجح اور افضل ہے۔ بنی قریظہ سے جو بجا اور حق بجانب سلوک کیا گیا وہ نہایت واضح طور پر الفتنۃ اشد من القتل کے اسلامی اصول کو نمایاں کرتا ہے۔ ایسے موقعوں پر صرف ایک ناعاقبت اندیشانہ قدم ایک پوری قوم کو تباہی اور بربادی کے قعر عمیق میں گرا سکتا ہے اور جذبہ عفو و ایثار کے اظہار کی خاطر امن و آسائش کی حکومت کو اس طرح غارت کر دینے کی مثال بالکل ایسی ہی ہے، جیسے کوئی شخص اس خیال سے خودکشی کرنے کہ دنیا میں کھانے والوں کی بقدر ایک کے کمی ہو جائے اور بھوکوں کا پیٹ بھرے، لیکن اسلام اس قسم کی تباہ کن اخلاقی عیاشیوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ وہ زندہ رہنا چاہتا ہے اور زندہ رہ کر دنیا کو مورد برکات و حسنات

بنا ناس کا مطمع نظر ہے۔ اگر اس موقع پر آنحضرت بنو قینقاع و قریظہ کی غداری کو اپنے دامان کرم میں چھپا لیتے تو مسلمانوں کے فلسفہ سیاست میں ایک ایسی مثال قائم ہو جاتی جس کی تقلید اُن پر فرض تھی۔ لیکن حضور شارع اسلام علیہ احسن التحیات جو اپنی امت کے استخلاف فی الارض کو دیکھ رہے تھے ایک ایسے غلط سیاسی و اخلاقی اصول کا نفاذ نہ فرما سکتے تھے جس سے تاسیس حکومت الٰہی کا تصور بھی خارج از امکان ہو جاتا ہے بدھ مت اور مسیحیت کو اپنے بر خود غلط "عدم تشدد" پر ناز ہے۔ لیکن اگر اس دلفریب اصول پر عمل کیا جاتا تو جاپان آج جاپان نہ ہوتا۔ نہ یورپ کی سراپا تشدد سلطنتوں کے باشندے ہمیں "عدم تشدد" کا درس دینے کے لئے آج موجود ہوتے۔ ان لوگوں سے اسلام صرف ایک سوال کرتا ہے "لم تقولون ما لاتفعلون"

یہ عجیب تماشا ہے کہ اہل یورپ حکومت و سلطنت جیسے اہم شعبہ حیات کو مذہب کے اقتدار سے بے نیاز کر دینے پر تلے ہوئے ہیں اور اسی منطق کے مطابق مدینہ منورہ میں حکومت اسلامیہ کے قیام کو آنحضرت ؐ کے دنیوی مقاصد کے حصول کا ایک ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اسلام بلکہ دنیا کے تمام مذاہب کا میدان عمل آخر یہی عالم اخلاق و افعال ہے اور دین و دنیا کوئی دو جدا حقیقتیں نہیں۔ افراد کا متحد نظام تمدن اُنکی حکومت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ وہ من حیث فرد ایک خاص ضابطہ حیات کے پابند ہونے کے بعد من حیث قوم کسی دوسرے آئین کے تابع ہوں۔ پس اگر کوئی مذہب سچا اور کامل ہے تو اسے لازماً انسان کی انفرادی رہنمائی کے ساتھ اس کی اجتماعی ضروریات کا بھی کفیل ہونا چاہیئے اور اگر حیات انسانی کی انفرادی اور اجتماعی حیثیتوں میں کسی قسم کا تضاد پیدا ہو جائے تو محال ہے کہ مذہب زیادہ عرصہ تک اپنے خلوص و صداقت کو برقرار رکھ سکے۔ اسلامی حکومت اہل ایمان کے اعمال کی ہیئت اجتماعی کا پرتو ہے اور اس کے بغیر مذہب کا قیام و استحکام ممکن نہیں۔ علامہ شبلی مرحوم نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔

حکومت پر زوال آیا تو پھر نام و نشاں کب تک　　چراغ کشتۂ محفل سے اُٹھیگا دھواں کب تک

حکومت کی قوت مذہب کے خلوص و صداقت کو برقرار رکھنے کے لئے کس حد تک ضروری ہے اس کا قیاس ڈاکٹر ڈریپر کے بیان سے ہوگا جو لکھتے ہیں "اشاعت اسلام اور اشاعت مسیحیت میں ایک بہت بڑا اہم فرق ہے۔ مسیحیت کو کبھی

اتنی طاقت حاصل نہ ہوئی کہ دولت روما کی بت پرستی کا قلع و قمع کر سکتی۔ جس قدر اس کو ترقی ہوئی اسی قدر بت پرستی کا عنصر اس میں زیادہ ملتا گیا۔ ایک مذہب کی قدیم شکلیں زندہ ہوکر دوسرے مذہب میں آملیں۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیت بت پرستی کے ساتھ مخلوط ہو گئی۔ لیکن عرب میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے قدیم بت پرستی کو ایسا مٹایا کہ اس کا نشان تک باقی نہ رکھا۔ جن عقائد کی آپ نے اور آپ کے بعد آپ کے جانشینوں نے تلقین کی اُن میں بت پرستی کا ڈھونڈھے سے بھی سراغ نہیں ملتا۔ اسلام کی اسی شان جہاں بانی کے تصدق میں آج کروڑوں فرزندان توحید کی گردنیں ایک خدا کے سوا اور کسی ذات کے سامنے نہیں جھکتیں۔ دوسری طرف کروڑوں ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اپنی سجود پرور پیشانیوں کو خاک تثلیث پر ڈالے ہوئے نجاست شرک و کفر سے آلودہ کر رہی ہیں مسلمان اپنے ہادی کے اس اسوۂ حسنہ کی طرف سے خالی الذہن نہیں ہو سکتے کہ اس نے دین کے استحکام کے لئے حکومت کا قیام ضروری خیال کیا تھا اور وہ ازروئے سنت نبوی یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ خلافت اسلامیہ کے دینی مفہوم سے اس کی دنیوی حیثیت ناقابل انفکاک ہے۔

اس حکومت الٰہی کے قیام کا منشاء و مقتضیٰ کیا تھا؟ نجران کے عیسائیوں کے فائدہ کے لئے جو فرمان بارگاہ نبوت سے صادر ہوا تھا اس میں بہت بڑی حد تک ہمیں اس سوال کا شافی جواب مل جاتا ہے۔ اسلام کا دامان رحمت مسلم اور غیر مسلم دونوں کی حفاظت کے لئے جائز حد تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ دنیا کے خوف کو امن سے بدلنے کے لئے آیا ہے۔ اس کی جنگ صلح کا پیغام اور اس کی تلوار امن کا پرچم ہے۔ وہ دنیا کے ہنگامۂ فساد کو مٹا کر حکم خدا کے اعلان اور نفاذ پر معمور ہوا ہے اور اشارۂ ایزدی کے مطابق اقامت صلوٰۃ ایتائے زکوٰۃ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کے فرائض اولی میں داخل ہیں۔ ان مقاصد مہمہ کی تکمیل اور پھر ایسی سرزمین میں جو صدیوں تک جاہلیت کا صنم کدہ بنی رہی تھی۔ اسی خلق عظیم کی مقتضی تھی۔ جس کا ظہور عرب کے گلیم پوش شہنشاہ سے ہوا حضور کی ذات اقدس اس قدر متنوع اس قدر متفرق بلکہ بحالات ظاہری متخالف فضائل اخلاق کی جامع ہے۔ کہ عقل اس وصل و ماندہ دین و دنیا کی داستان حیات پر

۱؎ الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (سورۃ الحج)

نظر ڈالکر ششدر رہ جاتی ہے اور معاً یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ المانی فلسفی ہیگل کا نظریہ اتحاد اضداد (جو زیادہ صحیح معنی میں "نظریہ متممات" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے) عالم روحانیات کی ماورائے حکمت کارگاہ کے اندر بھی جاری و ساری ہے۔ بعض خصائل حمیدہ کی نوعیت اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ عوام اُن کے بادی النظری تناقض کی بنا پر اُنکو نا قابل اجتماع تصور کرتے ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ مختلف اور متعدد قوائے اخلاقی باہم تکملہ وتتمہ کا رابطہ رکھتے ہیں۔ حضرۃ ابوسعید الخدری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آنحضرۃ [۱] دوشیزہ لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔ کیسا دل نشین منظر ہوتا ہوگا کہ جب کوئی خطا کار سامنے آکر معافی کا طالب ہوتا تو خود معاف کرنے والے کی گردن شرم سے جھک جاتی اور روئے انور پر فرط حیا سے سرخی دوڑ جاتی۔ ایسی عفیف اور بے لوث ایسی پُرسکون اور خاموش طبیعت کے انسان کا رہنمائے عالم کی حیثیت سے عرصۂ عمل میں نکلنا اور اس ہمت فرسا زندگی کی تمام مقتضیات کو علیٰ وجہ الکمال پورا کرنا اعجاز سے کم نہیں۔ انتہائی شرم و حیا اور خاکساری و فروتنی کو کسی عام رہنما کے لوازم حیات، مثلاً خطابت وغیرہ سے بہت کم لگاؤ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس زندگی کے لئے جرات وجسارت اور تحکم وبے باکی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ رسول اللہ نے ان دو بظاہر متضاد حیثیتوں کو وصل دیدیا اور تیرہ سو برس ہوئے زمانہ نے دیکھا کہ ایک ہی انسان [۲] دنیا کا سب سے بڑا ہادی اور حیائے کامل کا مظہر اتم بھی تھا۔ وہی ایک انسان [۲] جسکا حلم و تحمّل اپنے خادم کو اس کی پوری مدت ملازمت میں ایک دفعہ بھی یہ کہنے کا روادار نہ ہوا تھا کہ "تونے یہ کام کیوں کیا اور وہ کام کیوں نہیں کیا"[۱]۔ جس کا حسن خلق معاملات ارشاد و ہدایت میں بھی اس قدر ذکی الحس تھا کہ کسی شخص کی نامطبوع حرکت پر اسکا نام لئے بغیر، فقط اتنا کہہ دیتا تھا کہ "وہ کیسے لوگ ہیں جو یہ کرتے ہیں [۲]!" جو اپنی مروت کے ہاتھوں خود عقوبت میں گرفتار ہونا گوارا کرتا تھا۔ لیکن دوسروں سے یہ کہنے کا حوصلہ نہ رکھتا تھا کہ تمہارے اس کام سے مجھے تکلیف ہوتی ہے [۳]۔ اسی ایک انسان کے سامنے جب بڑے بڑے معززین عمائد قریش کی یہ

---

[۱] مشکوٰۃ صفحہ ۴۲ (روایت حضرت انس) [۲] شفا صفحہ ۵۲ (روایت حضرت عائشہ صدیقہ)

[۳] یہی حقیقت اس آیۂ کریمہ کی شان نزول ہے۔ ان ذلکم کان یوذی النبی فلیستحی منکم واللہ لا یستحی من الحق۔ سورۃ الاحزاب۔

درخواست آئی کہ قریشی مجرمہ فاطمہ بنت الاسود کا گناہ سرقہ اس کی عزت نسب کا لحاظ کر کے معاف کر دیا جائے تو وہ از فرق تا بہ قدم جلال و جبروت الہٰی کی تصویر بن گیا، اور اُس نے نہایت جوش سے کہا کہ "بخدا اگر فاطمہؓ بنت محمد بھی یہ کام کرتی تو میں ضرور حد جاری کرتا خلق نبوی کے اسی آسمانی اعتدال کے صدقہ میں وہی ایک شمشیر جو صاعقۂ عدل بنکر عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور بنو قریظہ کی گردنوں پر چمکی تھی۔ آیہ رحمت بنکر ہبار بن الاسود اور وحشی اور کوہ تنعیم کی حملہ آور جمعیت کے سروں پر سایہ افگن ہو گئی۔

انکسار اور تواضع کی یہ کیفیت تھی اور تکبر و خود پسندی سے اس درجہ احتراز تھا کہ مدینہ کی ایک مجذوب سی عورت نے اپنے کسی کام کے لئے حضورؐ کو رستہ چلتے روک لیا تو شہنشاہ عربؐ دیر تک سر رہ گذار بیٹھا اس سے باتیں کرتا رہا[۵۱]۔ چھوٹے بچے شوق سے سرور کون و مکانؐ کے پاس آتے تھے۔ حضورؐ انکو گود میں بٹھاتے اور اُن کے ساتھ کھیلتے تھے[۵۲]۔ اُن کے معصوم دلوں میں کبھی یہ خیال بھی نہ آتا تھا کہ جس شخصؐ کے ساتھ ہم طفلانہ شوخیاں کرتے ہیں وہ دنیا کا سب سے بڑا انسان ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو بنی عبد المطلب کے بچے آپ کے استقبال کے لئے خوش خوش بھاگتے ہوئے آئے اور آپ نے نہایت شفقت سے اُن میں سے ایک کو اُٹھا کر اپنے آگے اور ایک کو اپنے پیچھے سوار کر لیا[۵۳]۔ ان حقائق پر اگر غور کیا جائے تو دنیا کے عام واقعات و مشاہدات کی رو سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ جس مقدس انسانؐ نے جذبۂ حلم و محبت کو اس حد تک فروغ دیا تھا اس نے اپنا رعب و داب بھی کھو دیا ہو گا۔ لیکن یہاں بھی وہ وجود قدسی بیک وقت مقابل کی تکمیل فضیلت سے بوجہ احسن بہرہ مند تھا اور اس کے خلق انکسار کے اتمام کے لئے اسکا وقار موجود تھا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن جب ایک شخص نے حضور رسالت میں آکر کچھ عرض کرنا چاہا تو جلال نبوی نے اس کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا آپؐ نے اس کو اس طرح تشفی دی۔ گھبراؤ مت میں کوئی بادشاہ نہیں، ایک غریب قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی[۵۴]۔

کہتے ہیں کہ شاعر کے دل میں سارے جہان کا درد ہوتا ہے، لیکن جو غم اس

---

۵۱ ذکر اسلام عدی بن حاتم و سیرت ابن ہشام ۵۲ بخاری صفحہ ۸۸۵، صفحہ ۹۲، صفحہ ۹۲۲ وغیرہ
۵۳ بخاری صفحہ ۸۸۲ ۵۴ شفا صفحہ ۵۹

عالم ہست و بود کے دھندلے نظاروں سے پیدا ہو، اُسے اس اندوہ اکبر سے کوئی نسبت نہیں ہوسکتی جو عالم باقی کے جلوہ سرشار کا آفریدہ ہو۔ ہر وقت کی شگفتہ روئی، ہر وقت کا تبسم ایسے شخص کا طبعی خاصہ نہیں ہوسکتا جسے بچپن ہی سے غور و فکر کی عادت ہو، اور ایک زبردست حکمران مدبر اور سب سے بڑھ کر ایک پیغمبر کے اہم فرائض جس کے ذمہ ہوں غور و فکر کی یہی عادت شعرا میں نالہ و فغاں کی صورت اختیار کرلیتی ہے اور اکثر حکما کے لئے اُنکی فلسفیانہ ترشروئی، یا کم از کم ایک مستقل اور دائمی محزونی و افسردہ خاطری کی علت بنجاتی ہے۔ جس کے تاریک بادل اُن کی پیشانی پر ہمیشہ چھائے رہتے ہیں۔ حضور خواجۂ ہر دوسرا اگرچہ غم و اضطراب کے دوجہان اپنے قلب پاک میں چھپائے ہوئے تھے چنانچہ صحیحین میں ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: "لوگو! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو تم کو ہنسی کم اور رونا زیادہ آتا"، لیکن غم دو جہاں کا یہ بار عظیم بھی حضور کو اس حقیقت سے بے خبر نہ رکھ سکتا تھا کہ آپؐ کے صحابہؓ اور ملنے والے آپ ہی کے نور تبسم میں جیتے تھے۔ اسی لئے آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے[1] اور ہر شخص سے بہ خندہ جبینی پیش آتے تھے۔ حضرت جریر ابن عبداللہ کا بیان ہے کہ قبول اسلام کے بعد میں بارہا حاضر خدمت ہوا مگر یہ اتفاق کبھی نہیں ہوا کہ حضورؐ نے مجھے دیکھا ہو اور تبسم کے انوار چہرۂ مبارک پر ہویدا نہ ہوئے ہوں۔ حضرت عبداللہ ابن حارث کا قول ہے کہ میں نے کسی شخص کو جناب رسالت مآب سے زیادہ خوش خلق اور خوش مزاج نہیں دیکھا، اور شفاء عیاض میں ہے کہ دشمن ہو یا کافر آپ ہر ایک سے بہ کشادہ پیشانی ملتے تھے۔ یہی وہ سحر تھا جس سے آپ کے مخالف بھی رام ہو جاتے تھے اور اس میں کوئی شک نہیں کفار جب آنحضرت کو ساحر اور جادوگر کہتے تھے تو حقیقت کے بہت قریب پہنچ جاتے تھے۔

جس شخص کی تکریم و تعظیم اس حد تک کی جاتی ہو کہ اُس کا تھوک تک ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہو۔ اس کا وضو کیا ہوا پانی کبھی زمین پر نہ گرنے پاتا ہو، اس کی آواز کے بلند ہوتے ہی تمام دوسری آوازیں خاموش ہو جاتی ہوں، اس کے اشارہ ابرو پر بڑے بڑے شریف و نجیب اور غیور و عالی مرتبت عقیدت مند نوکروں کی

---

[1] شمائل ترمذی صـ۱

طرح دوڑتے ہوئے آتے ہوں ۔ ایسے شخص کے دل میں اگر اپنے دفاعِ منصبی کا خیال پیدا ہو جائے تو کچھ عجب نہیں مگر یہاں کیا کیفیت تھی ؟ زید بن سعنہ جو اسلام لانے سے پہلے یہودی تھے ، اُن سے آنحضرت ؐ نے کچھ قرض لیا تھا ۔ اور اگرچہ ادائے قرض کی میعاد میں ابھی کچھ دن باقی تھے اُنہوں نے تقاضا کرتے وقت آنحضرت سے سخت درشتی اور بدزبانی کا سلوک کیا ۔ آنحضرت خاموشی سے سنتے جاتے تھے اور مسکراتے تھے حضرت عمر برافروختہ ہوئے تو آنحضرت نے نہیں روکا اور کہا : "عمر ! مجھے تم سے یہ امید نہ تھی تمہیں چاہیئے تھا کہ اُسے حسنِ تقاضا اور مجھے حسنِ ادا کی تاکید کرتے" ۔ یہی وہ اسباب تھے جو قیامِ حکومتِ اسلام کا باعث ہوئے کیونکہ اس نصفت پژوہی کی خاطر یہودی اپنے سردار کعب بن الاشرف کو چھوڑ کر سرورِ دو جہاں محمد مصطفےٰ کی عدالت میں آتے تھے جہاں اس ارشادِ الہیٰ کی تعمیل کی جاتی تھی ۔

وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط ان اللہ یحب المقسطین — اور اگر تو ان (غیر مسلم لوگوں) میں فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کر ، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔

جن فضائلِ اخلاقی کو کمتر درجہ کے انسان خود اپنے نقصِ فطرت کی بنا پر متناقض اور ناقابلِ اجتماع خیال کرتے آئے تھے ، محمد رسول اللہ نے اُن کے مزاج و ترکیب کو اعتدال پر لا کر ثابت کر دیا کہ وہ درحقیقت خلقِ انسانیت کی تکمیل و اتمام کرتے ہیں لہذا اس طرح تاریخ کائنات میں شاید پہلی اور آخری دفعہ ایک کامل انسان کا ظہور ہوا ۔ ولیم میور کو اعتراف ہے کہ عیسائیت پانچ سو برس کی تعلیم و تلقین کے بعد بھی عرب کی وارفتگی پر غالب آسکی ہو ویت اپنی مسلسل کوششوں کے باوجود اس آزاد خطہ میں ناکام رہی ہاں لیکن اب حالت ہی کچھ اور تھی ۔ رحمتِ الہیٰ نے بالآخر ان آوارہ سرشتر بانوں کو آگھیرا تھا ۔ بھلا بجلی کے خزانے کو چھو لینے کے بعد بھی کسی شخص کا سکون و جمود قائم رہ سکتا ہے ؟ یہ فرزندانِ صحرا اولین مرتبہ ایک انسانِ کامل کے روبرو تھے اور اس کی روحانیت کے پیہم برق وش جلوے پورے عرب کی ہستی کو لرزا رہے تھے ۔

انتقام کی رسم جاہلیت قدیمہ کا مایۂ نازشعارِ قومی تھی ۔ آنحضرت کی تعلیمات کے تصدق میں عفو و رحم کے ساتھ انسانیت کا ازلی پیمان از سرِ نو استوار ہوا اور

ا۔ بخاری صفحہ ۳۷ و صفحہ ۳۷۹ ۔ ۲۔ سیرت شبلی

جاہلیت کے تمام دستور پیغمبر کے قدموں کے نیچے پامال ہو گئے۔ اس مبارک دور کا آغاز آپ نے اپنے خاندان سے کیا اور سب سے پہلے ابن ربیعہ بن الحارث کا خون معاف کیا اسی طرح وہ تمام مجرمین بھی معاف کر دیئے گئے جو تیرہ برس تک بلکہ اس کے بعد بھی رسول اللہ اور اُن کی اُمت پر ہر قسم کے ستم توڑ کر اپنے دل کے حوصلے نکالتے رہے تھے۔ دشمنوں سے خونریز انتقام لینے کا اصول جاہلیت قدیمہ و جدیدہ دونوں کے شعار مشترک کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ دور قدیم کے اہل جاہلیت کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ جو کچھ کہتے تھے، وہی کرتے تھے، لیکن ارباب جاہلیت جدیدہ اپنا اصول حیات تو یہ بیان کرتے ہیں کہ نکوکار انسان کے دونوں گال طمانچوں کے لئے بنائے گئے ہیں مگر عملاً اپنے جذبۂ انتقام کی شان بہیمیت میں عرب قدیم کی ضلالت و جہالت کی "ارتقائی پیداوار" معلوم ہوتے ہیں سرزمین فرنگ کے "جدید قبائل" گزشتہ جنگ عظیم سے پہلے ایک معمولی سے قتل پر بھڑک اُٹھے تھے اور اس طرح تاریخ روزگار کا وہ سب سے بڑا محاربہ برپا ہوا جس کے سامنے ہنگامۂ بکر و تغلب کے افسانے گرد ہو کر رہ گئے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ نسلی و وطنی تعصب کے لات و ہبل کے سامنے حرص و آز اور نخوت و نفسانیت کے پجاری یورپ میں آج بھی سربسجود ہیں۔ بلاشبہ یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ انسان ایک خاص گھرانے، ایک خاص ملک، ایک خاص قوم کا رکن ہونے کی حیثیت سے ایک مخصوص حلقہ کا پابند ہے۔ لیکن اس کا یہ محدود حلقۂ علائق و روابط خود ایک وسیع تر دائرہ کائنات میں شامل ہے اور ایک ادنیٰ وحدت پر اعلیٰ اور وسیع تر وحدت کو قربان کر دینا صریح غلطی ہے۔ شعوب و قبائل کی تقسیم محض انسان کی انفرادی حیثیت کی تعیین اور شناخت کے لئے ہے تاکہ دنیا کے کاروبار تنظیم و ترتیب سے چلتے رہیں، نہ یہ کہ اس فرق کو بنائے مخاصمت قرار دیکر انسان اپنے ہی بنی نوع کی گردنیں کاٹنے لگے۔ دنیا کے سب سے بڑے بت شکن نے کعبہ کے تین سو ساٹھ بتوں کے ساتھ عصبیت نسل و وطن کے بت کو توڑ کر اس کی پرستش بھی ہمیشہ کے لئے حرام کر دی اور حجۃ الوداع کے خطبہ میں اعلان کر دیا[1] کہ لیس للعربی فضل علی العجمی ولا للعجمی فضل علی العربی کلکم ابناء آدم و آدم من التراب اس ارشادِ اقدس کی تقلید میں حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ ذمی کا

[1] سیرۃ شبلی

خون مسلمان کے خون کے مانند ہی مگر بخلاف اس کے جاہلیت جدیدہ کی سب سے بڑی سلطنت کا ایک جلیل القدر رُکن کہتا ہی کہ اس کی قوم کے کسی فرد کے خون کا ایک قطرہ تمام سلطنت ایران کے خون کے برابر ہی۔ اللہ اکبر! اسلام اور کفر میں کیسا عظیم فرق و تفاوت ہی۔

آنحضرت صلعم نے مکّہ کے بین القبائلی عقد مواخات میں نسلی تفریقات کی کشمکش غرور کو مٹا دیا اور مدینہ کے مشہور تر عقد مواخات میں ملکی و وطنی اختلافات محو کر دیے۔ چنانچہ زمانہ دیکھ چکا ہی کہ بارگاہ رسالت میں ابوبکر اور عمر اور علی کے پہلو بہ پہلو صہیب اور سلمان اور بلال بھی موجود تھے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت سلمان پارسی نژاد تھے مگر قبول اسلام کے بعد اُن سے کسی نے اُن کا حسب و نسب پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا "سلمان ابن اسلام ابن اسلام" میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ فتح مکہ کے بعد بنی مخزوم کی ایک عورت فاطمہ بنت الاسود نے چوری کی۔ قریش نے جو چاہتے تھے کہ معاملہ دب جائے، حضرت اسامہ بن زید یعنی اُسی غلام کے بیٹے کو اپنا وکیل بنا کر آنحضرت صلعم کے پاس بھیجا جسے کچھ ہی عرصہ قبل اُن کا غرور نسل خاطر میں بھی نہ لاتا۔ حضور نے غضب آلود ہو کر فرمایا "بنی اسرائیل اسی لئے تباہ ہوئے کہ وہ غربا پر حد جاری کرتے اور امرا سے درگزر کرتے تھے"[1] اسی تعلیم پاک کے اتباع میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ثابت کر دیا کہ اسلام کے دربار میں ایک عام مسلمان اور جبلہ بن الایہم غسانی جیسے ذی شوکت رئیس برابر ہیں۔ سلطنت روما میں امرا اور عوام کی باہمی کشمکش دو صدیوں سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی تھی۔ چنانچہ رومیوں کو ان خانہ جنگیوں کی بدولت چوتھی صدی قبل مسیح کے نصف آخر تک اتنی فرصت بھی نہ ملی کہ بیرونی معاملات کی طرف متوجہ ہو سکتے۔ حضور ختم المرسلین نے اپنی مثال حسنہ سے سیاست اسلام کی بنیاد ایسی موسس و مستحکم کر دی تھی کہ اس قسم کے خطرات سے اسے آج تک سابقہ نہیں پڑا۔ دنیا کو معلوم ہو چکا تھا کہ جن غلاموں کو وہ ذلیل و حقیر سمجھتی رہی تھی اُنہی میں زید رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ انہیں تعلیمات مقدسہ کے صدقہ میں آج صرف اسلام کو یہ امتیاز حاصل ہی کہ اس کے غلام مختلف زمانوں میں مشرق سے لیکر مغرب تک تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوتے رہی۔ چنانچہ خود ہندوستان میں اسلامی حکمرانوں کا ایک سلسلہ جو خاندان غلامان کے نام سے مشہور ہی آنحضرت کے قائم کردہ اصول مساوات کی نہایت روشن نشانی ہی۔ آنحضرت نے اُن لوگوں کو جو ایک دوسرے کے دشمن تھے آپس میں

[1] صحیح بخاری

بھائی بھائی بنا دیا اور جو وحشت تھے اُنکی مودت کو پہلے سے زیادہ مضبوط اور پائیدار کر دیا۔ اسلام سے پہلے دو آدمیوں کے لئے وجہ اتحاد یہ تھی کہ ایک قوم کا خون دونوں کی رگوں میں دوڑتا ہو۔ ایک ہی خاک نے دونوں کا خمیر ہستی اُٹھایا ہو۔ لیکن آنحضرت نے اپنے مقدس نمونے اور پاک تعلیم سے حبل المتین ایزدی کے اعتصام کو ایک انسان اور دوسرے انسان کے درمیان واسطہ بنایا۔

فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علیٰ خدائے بزرگ و برتر کے احسان عظیم سے تم لوگ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا بھائی بھائی بن گئے۔ حالانکہ تم ایک قعر آتشیں کے کنارے پر تھے جس میں گرنے سے اس نے تمہیں روک لیا۔

انگریزی حکیم کے ایک سبق آموز قصہ میں ایک ایسے شخص کی کیفیت بیان کی گئی ہے جو معاشرتی وجود تو رکھتا ہے مگر کوئی خانگی وجود نہیں رکھتا یعنی عام صحبتوں میں اس سے زیادہ خوش آیند اخلاق اور پسندیدہ اطوار کا آدمی اور کوئی نہیں ملتا۔ لیکن اس کے پیچھے پیچھے اگر اس کے گھر کے اندر چلے جاؤ تو وہ غائب ہو جاتا ہے اور بجز کپڑوں کے ایک جوڑے کے اور کچھ نہیں ملتا۔ لیکن بہو کی جس حقیقت کی طرف اس قصہ میں استعارۃً اشارہ کیا گیا ہے اس کی جھلک ہم اپنے گردوپیش کے بہت سے مشہور اور بڑے بڑے آدمیوں کی زندگی میں دیکھتے ہیں اور سچ پوچھو تو کسی انسان کے لئے خانگی و غیر خانگی زندگی میں مطابقت پیدا کرنا نہایت عظیم روحانی قوتوں کی مساعدت کے بغیر ناممکن ہے۔ اگر ہم کبھی اپنے ہی ظاہر و باطن کا جائزہ لیں تو اپنی عبرت و بصیرت کے لئے عجیب و غریب تناقضات کے کرشمے دیکھ سکتے ہیں لیکن حضور خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم جیسے سرتاپا حق کی زندگی میں اس دورخی کی گنجائش کہاں رہ سکتی تھی۔ آپ کا ظاہر باطن اور باطن ظاہر تھا۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ چاہیں کہ ہمارے مخفی بالطبع اوقات کی خربی اور تفصیلی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جائے۔ مگر تمام عالم کے لئے اکمل و حسن نمونہ زندگی قائم کرنے والے انسان نے اپنی ازواج مطہرات کو حکم دے دیا تھا کہ اس کے حالات حیات کو خواہ وہ اندرونی معاشرت و خانہ داری ہی سے متعلق ہوں عقیلا تک پہنچا دیں کیونکہ اسے اس بات کا احساس تھا کہ اس کی ایک ایک حرکت

اس کی ایک ایک جنبش ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں انسانی اعمال و افعال میں منعکس ہو گی اور شجر ایمان کی یہ سر سبز شاخیں پھولتی پھلتی ہوئی ابد تک اپنا سایہ ڈال دیں گی ہم شاید اپنی کمزوریاں دنیا کی نظر سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ عبادت نافلہ چھپ کر ادا کرتا تھا کہ مبادا لوگ تقلید کریں اور امت مرحوم کو اس قدر عبادت شاق ہو تمام ازواج مطہرات میں آنحضرت کو اگر عائشہ صدیقہؓ سے باوجود حضرت صفیہؓ اور حضرت زینبؓ کے حسن صورت کی افضلیت کے زیادہ متعلق خاطر تھا تو اس کی بھی یہی علت تھی کہ فقیہانہ اجتہاد اور ذہانت کے اعتبار سے جناب صدیقہ سب میں افضل تھیں اور حضورؐ کی حیات طیبہ کے نکات و معارف کو سب سے بہتر سمجھتی اور سمجھا سکتی تھیں چنانچہ اپنی اسی قابلیت کی بدولت "خذ نصف الدین من الحمیرا" کے فرمودۂ نبوی کی مستحق ٹھیریں اور اسی وجہ سے حضرت عمر جیسے پر جلال خلیفہ نے مسائل میراث کے بارے میں بار ہا اُن سے استناد و استشارہ کیا۔

حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ ہمارے گھر میں ایک ایک مہینہ تک آگ نہیں جلتی تھی اور رسولؐ اور رسولؐ کا کنبہ کھجور اور پانی پر گزران کرتے تھے۔ یورپ والے کہتے ہیں کہ آنحضرت کی مساعی حقہ (معاذ اللہ) ہوس ثروت و سلطنت کے لئے تھیں لیکن اگر آپ کو ایسا ہی شاہنشاہ بننے کی آرزو تھی۔ جو لیے چھنے جو کی روٹی کھائے۔ جو اپنے ہاتھ سے اپنی جوتیاں سیئے۔ جس کے کپڑوں کو پیوند پیوند لگے رہیں جس کے اہل و عیال خود چکی پیسیں اور پیہم کئی کئی راتیں کھانا میسر نہ ہونے کے باعث بھوکے سو جائیں تو معترضین کا کا الزام یقیناً سچا اور درست ہے جس شب شہنشاہ کونینؐ کا وصال ہوا حضرت عائشہؓ نے پڑوس کے گھر سے چراغ کے لئے تیل منگوایا تھا اور حضورؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی، خدا کی شان یاد آجاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا کامل انسان، جس کا تقدس فرشتوں کو شرماتا تھا باایں ہمہ طہارت و تورع اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے محاسن آداب اور مکارم اخلاق کی دعا کرتا رہتا تھا، درحقیقت آپ کو دنیا کے حکمرانوں اور تاجداروں کے لئے بھی ایک اسوۂ حسنہ قائم کرنا تھا جس کی پیروی کی توفیق اگرچہ اکثر مسلمان سلاطین کو نہ ہوئی تاہم صرف ہندوستان کی تاریخ میں ناصر الدین محمود اور اورنگ زیب عالمگیر جیسے درویش صفت شہنشاہ گزر چکے ہیں جن کے اسلامی زہد و تقویٰ کے سامنے ہمارا سر عقیدت

آج بھی ختم ہو جاتا ہی۔ غرض کہاں تک کہا جائے ؎

شیریں تر از حکایت مانیست قصہ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

اُسوۂ نبوی نے ہمارے لئے دنیا کے اُن معاملات پر بھی روشنی ڈالی ہی جنہیں اکثر رہنمایان دین نگاہ استغنا سے دیکھنے کے خوگر ہیں۔ دنیا کے اور کس مذہبی پیشوا نے اپنے معتقدین کو تحصیل علوم دنیوی کی ترغیب دی ہی؟ لیکن محمد مصطفےٰ علیٰ اللہ علیہ وسلم نے جو دین و دنیا میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے آئے تھے طلب علم و ہنر کی اہم دنیوی ضرورت کو بھی نظر انداز نہ کیا۔ چنانچہ اسی دن جب پہلی مرتبہ سعادت جہاد مسلمانوں کے حصہ میں آئی۔ غنائم علم بھی اُن کے قدموں میں ڈالدیئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی علمی ترقیات کی داستان خلاف دستور عام اُن کے قائد مذہبی علیہ الف الف التحیات والسلام کے فیوض کے تحت میں آتی ہی اور حضورؐ کے اسوہ حسنہ کا کوئی مجمل تبصرہ بھی اس بحث سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

ظہور اسلام کے وقت قریش جیسے مقتدر اور کثیر النفوس قبیلہ میں صرف سترہ آدمی ایسے تھے جو کسی قدر لکھ پڑھ سکتے تھے اور جن کے نام علامہ بلاذری نے الگ الگ لکھ ڈالے ہیں۔ حقیقت یہ ہی کہ عرب تلوار چلانے میں جتنے ہشیار تھے قلم کے استعمال سے اتنے ہی ناواقف تھے اور غرور جاہلیت ہر قسم کی نوشت و خواند کو نگاہ حقارت سے دیکھتا تھا لیکن جب اسی جاہل قوم کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ آیا تو اس نے اپنی اعجاز نما کشور کشائی کی طرح علمی فتوحات کے میدان میں بھی ایک عجیب محیر العقل پیش قدمی کا جلوہ دکھایا۔ پیغمبر خدا نے غزوۂ بدر کے بعد اُن اسیروں کے لئے جو زر فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے یہ تجویز کر کے کہ اولاد انصار کو کوئی علم یا ہنر سکھا دیں، علوم و فنون کی قدر دانی کی ایک معرکتہ الآرا مثال قائم کی تھی اور اسی خصوص میں آپؐ کے متبعین کے لئے آپکے چند ارشادات تھے ماحصل یہ ہی:۔

کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

حضور کی اس عملی اور زبانی تلقین کے طفیل یہ شرف اسلام کے حصہ میں آیا ہی کہ اس نے علوم دینی و دنیوی کے تخالف و تناقض کو مٹا کر ان کا اتحاد نہ صرف ممکن بلکہ ثابت کر دکھایا اور نہایت سختی سے دائرہ اسلام کے اندر رہ کر مسلمانوں نے اولوالابصار کی عبرت کے لیئے

مظاہر کائنات میں وہ آیات بصیرت پیدا کیں کہ ایک دنیا کو اس سے سبق لینا پڑا۔ ایک پیغمبرانہ مثال کے قائم ہو جانے کے بعد ملت بیضا کے شہداء کا خون اور علما کی روشنائی یکساں طور پر بنی نوع انسان کی خدمت کرنے لگی۔ اگر اسلام نے محمود غزنوی کو بت شکنی کے لئے سومنات بھیجا تو ابو ریحان بیرونی کو بھی ہندوستان کی اقلیم علم کی تسخیر کے لئے اس کے ساتھ روانہ کر دیا۔ یہی خدمت زیادہ وسیع پیمانہ پر مسلمانوں نے فلسفہ یونان کے لئے انجام دی اور آج یورپ کو اعتراف ہے کہ یونانی علوم وفنون سے اس کا تعارف (رسول امیّ ہی کی امت کے توسط سے ہوا۔ اندلس میں جا بجا مکتب، مدرسے، دار العلم اور بیت الحکمت قائم ہو گئے تھے۔ جن میں اطراف واکناف عالم سے ہر مذہب ملت کے ہزارہا طالبان فن تحصیل علوم کے لئے چلے آتے تھے۔ خود دنیائے مسیحیت کا ایک پوپ (سلوسٹر دوم) مسلمانوں کی معارف نوازبے تعصبی کے ظلّ عطوفت میں پرورش پا چکا تھا اور یورپ کی بڑی بڑی درسگاہوں میں عربی زبان رائج تھی ابن رشد اور ابو العاص اندلسی فلسفہ میں یورپ کے اولین معلّم خیال کئے جاتے ہیں، ابن خلدون نے بہ پروفیسر نکلس کے بقول یورپ کو فلسفہ تاریخ سمجھایا اور ڈاکٹر ڈریپر کے نزدیک ابو موسیٰ جعفر کوفی نے علم کیمیا کے لئے وہی کارنمایاں کیا جو اس زمانہ میں پرسٹلی اور لاوائیے نے انجام دیا ہے، اس سلسلہ میں علامہ ابو معشر بلخی اور محمد ابن جابر البطنی جیسے ماہران علم ہئیات، تاریخ حیوانات کے مشہور مصنف الدمری اور اسی پایہ کے بیسیوں مسلمان علمار کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، ہر طرف علم کے چرچے تھے ہر جگہ حکمت کی گرم بازاری تھی، مامون ابن مامون فرمانروائے خوارزم گیارھویں صدی میں ایک ثانوی حیثیت کا اسلامی تاجدار تھا لیکن ۱۰۱۶ء میں جب سلطان محمود غزنوی نے اس علاقہ کو اپنی سلطنت میں شامل کیا اس وقت ابو سہل مسیحی جیسے فلسفی، ابو نصر عراق جیسے مہندس، ابو الحسن خمار جیسے طبیب اور بو علی سینا و ابو ریحان بیرونی جیسے مشاہیر عصر دربار خوارزم کی زینت تھے

کیسا عظیم الشان معجزہ ہے کہ اونٹوں کے وہ حدی خواں، جن کے جمود کا طلسم صدہا برس سے نہ ٹوٹا تھا یک بیک آتش بجاں ہو کر اٹھے اور دنیا و دین اور حکمت و اخلاق کے ہر شعبہ میں زمانہ کو درس دینے لگے، جاہلیت کے وہی فرزند جو شاید کشت و خون اور جدال و قتال کے ہنگاموں میں اپنی عمریں کھو دیتے ابو بکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ و

عاشق بن گئے۔ اور آج لاکھوں ورکروڑ دل ان کی عقیدت اور محبت سے لبریز ہیں ایک نہایت ہی قلیل مدت کے اندر عرب کا نقشہ بدل گیا۔ گنگا کی روانی اب وہی ترانہ بنا رہی تھی جس سے مست ہو کر بحر اوقیانوس کی موجیں ساحل ہسپانیہ پر اپنا سر پٹک پٹک دیتی تھیں۔ ارض بطحا کے خشک اور بے برگ صحرا میں برق تجلی گری اور خس و خاشاک کو بھی منور کر گئی جس کے نورانی جھلوے دہلی سے لیکر غرناطہ تک قدم قدم پر جھلکنے لگے۔ غزالیؒ۔ رازیؒ۔ اور ابوحنیفہؒ۔ فارابی، ابن سینا اور ابن رشد۔ عالمگیر الپ ارسلان۔ اور عمر ابن عبدالعزیزؒ جیسے بیسیوں پرستاران حق کے نام حیات جاوداں کے آسمان پر درخشاں ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔ یہ سب کس آفتاب کے پرتو تھے؟ کون تھا جس نے دنیا کو تاریکی سے نکال کر روشنی کا ظلمت سے نجات دیکر نور کا رستہ دکھا دیا؟ جاؤ حجاز کے بیابان میں پکار پکار کر یہ سوال دہراؤ۔ اور پھر دہراؤ۔ شاید فاران کی گھاٹیوں میں گونج پیدا ہو کہ "محمدؐ!"

یاایھا الذین اٰمنو اصلوا علیه وسلموا تسلیما

حمید احمد خاں کرم آبادی

پیارے نبی کے پاک پاکیزہ خصائل کا مجموعہ

برگزیدہ نبی کے برگزیدہ خصائل

حضور سرور عالم کی زندگی مبارک کے مفصل حالات آپ کی قابل قدر اور قابل تقلید عادات و اطوار کا گنجینہ۔ آپ کی سادہ معاشرت اور لباس۔ رحم و مروت۔ فروتنی و انکسار۔ ایفائے عہد اولاد کی محبت امانت اور دیانت۔ شفقت۔ عفت و عصمت اور شرم و حیا۔ ازواج مطہرات کے ساتھ آپ کا طرز عمل عدل و انصاف جود و سخا۔ استقلال استقامت توکل و اخلاص۔ اعزاز و احترام۔ عبادت و ریاضت۔ مزاج و تبسم۔ ان کے علاوہ تمام پاکیزہ خصائل جنکی تقلید ہر مسلمان پر فرض ہے یہ کتاب حضور سرور عالم کی ایک ایسی تصویر ہے جسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں مگر کتاب پڑھنے کے بعد دل پر منقش ہو جاتی ہے۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو حضور کی زندگی مبارک کے حالات پڑھ کر قدم بقدم چلئے۔ قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵۔ دہلی

نظم

اللہ کا پہلا پیام

اُس وقت جب زمانہ تاریک ہو رہا تھا — چھوٹا سا اک ستارہ عرش بریں پہ چمکا

جس کی ضیا میں مضمر لاکھوں تجلیاں تھیں — تاریکی نظر میں لیکن ابھی نہاں تھیں

وہ نور رفتہ رفتہ اُترا زمیں کے اوپر — نظروں میں چھا گیا پھر اک آفتاب بنکر

فاراں کی چوٹیوں پر نازل ہوا اُجالا — غار حرا نے آخر اس نور کو سنبھالا

دنیا کا ذرہ ذرہ بیدار ہو رہا تھا — آئین حق پرستی ہموار ہو رہا تھا

ہر شے پہ چھا رہی تھی عرفاں نواز مستی — انگڑائی لیکے گویا اُٹھی تھی حق پرستی

وہ نور حق نما پھر غار حرا سے نکلا — ہاں ایک فرد واحد اللہ کا نام لیوا

ہر شے لرز رہی تھی ہر شے میں روشنی تھی — تاریکیوں کی گویا دنیا مٹی ہوئی تھی

وہ رہنمائے برحق قرآن لے کے آیا — دنیا کی رہبری کا سامان لے کے آیا

تبلیغ کی ضرورت ہر شخص کو بتا دی — راہ نجات گویا دنیا کو یوں دکھا دی

اللہ کا پیامی پہلا پیام لایا — تبلیغ دین حق کا دنیا میں کام لایا

دنیا کو پھر دکھایا تبلیغ کا نتیجہ — دریا بدوش نکلا چھوٹا سا ایک قطرہ

جس نے جہاں کو ہر سو سیراب کر دیا تھا — سیراب کر دیا تھا شاداب کر دیا تھا

تبلیغ کی صدا سے توحید کی نوا سے — گونجا ہوا تھا عالم اک صوت دلربا سے

آخر وہ وقت آیا جب کم نصیب مسلم — احساس فرض کھو کر برہم نصیب مسلم

عشرت فریبیوں سے گمراہ ہو رہا تھا — غفلت پرستیوں میں خاموش سو رہا تھا

ملت سے غفلتیں تھیں مذہب سے تھا تغافل — گمراہ خلوتیں تھیں آسودہ تساہل

دست شراب پیما حرص و ہوا کا مرکز — پامال کر چکا تھا شرم و حیا کا مرکز

دل حق سے بیخبر تھا آنکھیں بہا نہ جو تھیں
تصویریں گمرہی کی ذرات وبرو تھیں

یہ حال تھا کہ جس دم اُبھرے ہیں کفر و باطل
ملت کے بن کے دشمن مذہب کے ہو کے قاتل

لیکن یہ تازیانہ ہشیار کر گیا ہے
سوتے ہوؤں کو آخر بیدار کر گیا ہے

ہوشیار ہو چکے ہیں اسلام کے فدائی
بیدار ہو چکے ہیں اس نام کے فدائی

ہمت کی جستجو ہے عزت کی آرزو ہے
ہر ساز حریت اب نغمات در گلو ہے

تبلیغ اولیں کا احساس ہو رہا ہے
قانون ابتدائی پھر پاس ہو رہا ہے

آنکھیں ذرا اُٹھاؤ غیروں کا حال دیکھو
غفلت پسندیوں کا اپنی مآل دیکھو

کرتے ہیں غیر پیہم اعلان کفر و باطل
حق گوئی سے مگر تم کتنے ہوئے ہو غافل

بطلان حق کی کوشش یہ کافروں کی ہمت
اعلان حق سے غفلت یہ آپکی طبیعت

للہ جاگ جاؤ اب ہوش میں بھی آؤ
حق آشنائیوں سے کچھ فائدہ اُٹھاؤ

اللہ کا نام کر دو۔ اللہ کا کام کر دو
تبلیغ عام کر دو تبلیغ عام کر دو

اے مسلمو اُٹھو اب مرکز کی سمت۔ آؤ
توحید کو جگاؤ تبلیغ کو بڑھاؤ

اللہ کا نام لیکر ہمت سے کام لیکر
دنیا میں پھیل جاؤ حق کا پیام لیکر

اللہ کی امانت اللہ کے نام پر دو
کیا شے ہے مال و دولت جان تک نثار کر دو

ہوتا ہے دانے دانے سے اجتماع خرمن
اوراق گل سے بنتے ہیں لالہ زار گلشن

قطرہ ہی قطرہ ملکر بنتے ہیں بحر و قلزم
جنبش سے تار ہی کی ہے ساز میں ترنم

مسلم تو آج اپنی ملت کا پاسباں ہے
ہر فرد تیرا دُرِ گنجینہ جہاں ہے

عالم کو آج اپنی فیاضیاں دکھا دے
ملت کے دشت کو تو پھر گلستاں بنا دے

پیغام ذات باری ہندوستاں سے کہدے
ہندوستاں سے کہدے سارے جہاں سے کہدے

اکبر حیدری انبالوی

۴۶

مدینہ منورہ کا پہلا امام

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

حضور رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلکم بنو آدم و آدم من التراب ارشاد فرما کر حسب و نسب پر بیجا فخر کرنے کی ممانعت فرمادی ہے اور ہر ادنےٰ اعلیٰ کالے اور گورے کو ایک صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ اسی طرح ذمۃ المسلمین واحد یسعیٰ بہا ادناھم نے نہایت فراخدلی سے مساوات کی تعلیم دیکر حُر و عبد کی تمیز اُٹھادی ہے اور ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور من بطابہ عملہ مالم یسرع بہ نسبہ نے بے دلیل دعووں اور فرضی منصوبوں کو تلک امانیھم کا مصداق بنا کر باطل کر دیا ہے۔

اسلام کے اس اصول مساوات کا اثر بہت سے احکام و واقعات سے ظاہر ہوتا ہے اس وقت ایک واقعہ یہاں درج کرتا ہوں۔

صبح صادق کی طرح دم بدم اسلام کی روشنی کفر کی ظلمت پر غالب آرہی ہے اسی نورانی عہد میں بغور دیکھیے ایک چھوٹی مگر سچے پکے اور مضبوط ایمان والی جماعت پاک صاف زمین پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے صف بستہ ہے اور اپنے خدائے واحد القہار کے حضور میں مصروف عجز و نیاز ہے اور اللہ اکبر کی پر شکوہ آواز کبھی ان سب کو جھکا دیتی ہے اور کبھی ان کی پیشانیاں خاک آلود ہو کر اپنی خاکساری اور عجز کا اعتراف کرتی ہیں۔

اس مقدس جماعت کے بہت سے حضرات سے آپ شاید واقف نہ ہوں۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا عالی مرتبہ شخص کہاں چھپ سکتا ہے۔ تمام صف میں ان کی بالا قامتی

---

۱ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲ سب مسلمانوں کی ذمہ داری اور معاہدہ ایک ہے۔ ادنیٰ ترین فرد بھی اگر کسی کو اپنی ذمہ داری میں لیگا تو وہ سب پر لازم ہوگی

۳ سب سے زیادہ بزرگ وہ ہے۔ جو زیادہ متقی ہو اور جس شخص کا عمل اس کو پیچھے کر دے اس کا عمل اس کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔

نمایاں ہی اور اُن کی اونچی گردن علو شان پر دلالت کرتی ہی۔ مگر دیکھو وہ کس ادب نیاز سے اپنے معبود حقیقی کے روبرو دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں ؎

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز — قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے گئے محمود و ایاز — نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

وہ دیکھو "سالم بن معقل" ہیں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام جو اس جماعت کی امامت کر رہے ہیں اور جن کی آواز پر جلیل القدر صحابہ بھی سربسجود ہونا فرض سمجھتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ یہی مبارک بستی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تشریف آوری کی عزت حاصل کر چکی ہی۔ آفتاب ہدایت بلند ہو کر دور دور نور افشانی کر رہا ہی اور اس کی ضیا پاشیاں ریگستان عرب کو مستفیض کر رہی ہیں۔ مدینہ منورہ کی بستی سے کسی قدر فاصلہ پر "مسجد قبا" میں نماز ہو رہی ہی۔ کلام الٰہی کی سحر طرازی اور امام کی خوش گلوئی سے مقتدی عالم استغراق میں دنیا و مافیہا سے بے خبر صرف اپنے بنانے والے کی یاد کر رہی ہیں۔ تمام جماعت پر خشوع اور خضوع طاری ہی اور قراۃ کی آواز کے سوا تمام فضا میں سناٹا چھایا ہوا ہی۔ مقتدیوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہیں۔

میں اس امام کی خوش گلوئی اور درد بھری آواز کے قربان۔ تم نے پہچان لیا ہوگا یہ وہی ہیں۔ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام "سالم بن معقل" سالم رضی اللہ تعالیٰ فارسی النسل تھے۔ حضرت ابو حذیفہ کی بی بی ثبینہ انصاریہ کے غلام تھے ثبینہ نے انکو خالصاً لوجہ اللہ آزاد کر دیا تھا۔ اس علاقہ والے انکو ابو حذیفہ کا مولا کہا کرتے تھے اس لیئے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عقد موالات کر لیا تھا۔ کبھی کسی عرب نے اُن کے عجمی ہونے یا آزاد شدہ غلام ہونے کی وجہ سے انکو حقیر نہیں سمجھا بلکہ حفظ قرآن مجید میں بہت بڑا درجہ رکھنے کی وجہ سے جو اعلیٰ ترین سرمایہ علم و فضل ہی نیز تقویٰ و عمل میں بھی والسابقون السابقون اولٰئک المقربون کا مصداق ہونے کے سبب سے عالی مرتبہ او شرفاء عرب کے ہمسر اور ہزاروں سے افضل مانے جاتے تھے اور تم نے دیکھا کہ جلیل القدر صحابہ بھی آنکی اقتدا کرتے تھے۔

اُن کی یہ حیثیت اور مساوات کا برتاؤ صرف دینی امور و عبادات ہی تک منحصر نہیں تھا۔

بلکہ ان معاملات میں بھی جہاں بڑے بڑے راسخ العقیدہ لوگوں کے قدم لغزش کر جاتے ہیں۔ حضرۃ ابو حذیفہ نے مساوات اسلامی کے اعتبار سے اپنی کامل ترین قوت عملیہ کا ثبوت دیا۔ نہ صرف یہ کہ حضرت سالم بن معقل کو کوئی اولاد نہ ہونے کے باعث انہوں نے اپنا متبنیٰ کیا بلکہ اپنی بھتیجی فاطمہ دختر ولید کا اُن سے نکاح بھی کر دیا جو قبیلۂ قریش کی بہترین لڑکیوں میں شمار ہوتی تھیں۔ لوگ اُنکو ابو حذیفہ کا بیٹا سمجھتے تھے اور نہیں کا بیٹا کہکر پکارتے تھے یہانتک کہ خدا تعالیٰ نے آیت ادعوھم لآبائھم نازل فرماکر اس کی ممانعت کر دی۔ سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت خوش آواز قاری تھے۔ ایک مرتبہ رات کو حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا دیر میں مکان پر واپس ہوئیں حضور سرور عالم نے سبب دریافت فرمایا تو عرض کیا کہ ایک خوش آواز قاری قرآن مجید پڑھ رہا تھا وہاں ٹھیرنے میں دیر ہو گئی۔ حضرت عائشہ نے اس قاری کی خوش گلوئی کی بھی بے انتہا تعریف کی حضور چادر اوڑھ کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ سالم فارسی ہیں نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ

الحمد للہ الذی جعل فی امتی مثلك

قرآن مجید کے متعلق حضرت سالمؓ کا کمال اسدرجہ پر تھا کہ حضورؐ نے صحابہ کرام کو جن منتخب افراد کمال سے قرآن مجید حاصل کرنے کا حکم دیا تھا ان میں حضرت سالم بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ چار شخصوں سے قرآن مجید سیکھو۔

۱۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۔ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

۳۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۴۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

اہل سیر متعجب ہیں کہ سالمؓ چار طبقوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۔ مہاجریں۔

۲۔ انصار

۳۔ قریش

۴۔ اہل عجم

۱۔ مہاجرین میں اس لئے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجہ کے مہاجرین میں ہیں اور سالم ان کے متبنّیٰ اور مولیٰ تھے۔ اور ہر طبقہ کے مولیٰ عرفاً بلکہ شرعاً بھی اسی میں شمار

ہوتے تھے۔

۲۔ انصار میں اس لئے کہ ابو حذیفہ کی زوجہ جو سالم کی آزاد کرنے والی ہیں انصاریہ تھیں اور آزاد شدہ لوگ اپنے آزاد کرنے والوں کے ذیل میں شمار ہوتے ہیں۔

۳ قریش میں اس لئے کہ ابو حذیفہ بہت عالی نسب قریش تھے۔ سالمؓ چونکہ اُن کے متبنّیٰ اور مولیٰ تھے وہ بھی قریش میں شمار ہوئے۔

۴۔ عجمیوں میں اس لئے کہ وہ واقعی فارسی الاصل عجمی تھے۔ علم و عمل کے ساتھ بہادری اور شجاعت میں بھی سالم کسی سے کم نہ تھے۔ تمام غزوات میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے ہمراہ رہے اور آپ کی وفات کے بعد یمامہ کی لڑائی میں عبد اللہ بن حفص کے شہید ہو جانے کے بعد مہاجرین کا جھنڈا انہی کے مقدس ہاتھوں میں تھا۔ قدردان لوگوں نے کہا کہ معرکہ سخت ہے اور آپ کی جان کا اندیشہ ہے بہتر ہوگا کہ علم برداری جو نہایت ذمہ داری اور جان جوکھوں کا کام ہے کسی اور کے سپرد کر دیا جائے۔ سالمؓ نے نہ مانا اور فرمایا۔

بئس حامل القرآن انا اذاً۔ یعنی اگر جان کے خوف سے ایسے موقعہ سے ٹل جاؤں تو میں بہت برا حافظ قرآن ہوں گا۔

لڑتے رہے۔ دایاں بازو کٹ کے گر گیا تو بائیں ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا۔ یہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو گردن کے سہارے سے علم کو تھامے رہے مشیت ایزدی نے شہادت مقدر کی تھی آخرکار زمین پر گر گئے اور اپنے محسن ابو حذیفہ کا خیال آیا۔ پوچھا کہ کہاں ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ شہید ہو گئے اس وقت اُن کے کہنے سے ابو حذیفہ کو بھی اُن کے برابر لٹا دیا۔ وہیں انتقال ہو گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عن الصحابۃ الاجمعین۔

یہ ہیں اسلامی اصول مساوات کی وہ شمیم انگیزیاں جس کے تعطر نے صدیوں تک ممالک اسلامیہ کو مہکا رکھا تھا اور جس میں مسلمانوں کی ترقی اور فلاح کا راز پوشیدہ تھا۔

سید محمد الیاس رضوی اجمیری

دعوتِ جوشِ عمل

اُٹھ اور جوشِ دل دکھا، یہ کیسا خوابِ ناز ہے؟
تغافلِ آشنا ہنوز چشمِ نیم باز ہے

نہ عزمِ زلزلہ فگن، نہ سطوتِ صنم شکن
نہ ذوقِ رستخیز ہے، نہ شوقِ ترکتاز ہے

نہ فکرِ عزتِ وطن، نہ حسنِ دولتِ وطن
نہ فکرت بلند ہے، نہ شانِ امتیاز ہے

نہ ہوشِ طاعتِ رسول و جوشِ طاعتِ خدا
نہ دل میں کیفِ سجدہ ہے نہ لذتِ نماز ہے

نہ آج تیری ہمتِ جہاں کشا کہاں گئی؟
کہ آستانِ غیر پر جھکا سرِ نیاز ہے

وہ شانِ غزنوی تو رفتہ رفتہ دل سے مٹ گئی
بس اب تو ہے، اور ذوقِ شیوۂ ایاز ہے

یہ خوئے عجز ننگ ہے دلِ غیور کے لئے
تجھے کچھ اس کی بھی خبر نگاہِ حق نواز ہے

وہ اور یوں جہان میں رہینِ ننگِ عجز ہو
جو مسندِ خلافتِ خدا پہ سرفراز ہے

اثر پذیرِ رنج و غم قلم بھی ہے زبان بھی
کہ خامہ غم طراز ہے تو نالہ جانگداز ہے

تمیزِ حق و باطل اب جو ہو تو کس طرح سے ہو
تری نظر میں ایک ہی حقیقت و مجاز ہے

اٹھ! اور غیرت و حمیتِ وفا سے کام لے
کہ اے عزیز اسی میں تیری زندگی کا راز ہے

اُنہیں سے سیکھ جذبۂ وفا پرستیِ وطن
کہ اس جہاں میں جنکا تو شکارِ حرص و آز ہے

یہ بے حسی یہ عزمِ سست ضعفِ قلب دور کر!
تجھے جو پاسِ خاطرِ یتیمۂ حجاز ہے

جہانِ سعی و جہد میں یہ سست گام اور پھر
زباں پہ شکوۂ فلک کا قصہ دراز ہے

بصیرت آشنا ہے تو، تو چھوڑ عذرِ مصلحت
کہ تیری ہمتِ بلند تیری کارساز ہے

دلیلِ شوق فطرتِ سلیم ہے تو خوف کیا؟
جو زندگی کی راہ میں نشیب ہے فراز ہے

سرِ زیانِ سود کیا۔ غمِ امید و بیم کیا
کشاکشِ حیات میں عبث یہ امتیاز ہے

الٰہی مسلمِ حزین کو پھر وہی عروج دے
کہ تو غنی نواز ہے، کہ تو گدا نواز ہے

محمدی صدیقی عفی عنہ

(۱)

دابۃ الارض

سائنس اور مذہب کا معرکہ روز بروز اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے اور عام طور پر خیال پیدا ہو گیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف و مقابل ہیں۔ لیکن سچ پوچھئے تو ان دونوں کا حریف سمجھ لیا جانا غلطی ہے، اور مذہب اور سائنس میں سر اور سینگ کا تعلق رہ سکتا ہے۔ کم از کم اسلام اور سائنس میں معارضہ نہیں۔ اور مذاہب کے متعلق میرے معلومات محدود ہیں۔

چودہویں صدی ہجری میں جو ہوش ربا اور حیرت انگیز ایجادیں اور دریافتیں discoveries ہو رہی ہیں اُن پر مذہبی پہلو سے بہت کم غور کیا جاتا ہے اور اور مذہبی عمارت کے کمروں میں سائنس کے برقی قمقمے روشن نہیں کئے جاتے ہیں۔ مذہبی رہنماؤں کی یہ قدامت پسندی اور لکیر کی فقیری سائنیوں کو روز بروز لامذہب بنا رہی ہے۔

"سائنسی پیداوار" سے جو کچھ میری ناقص سمجھ میں آتا ہے اس کو پیش کرتے ہوئے کشادہ دلی سے غور کرنے کی با ادب استدعا کرتا ہوں۔ اور پورا مضمون پڑھنے سے پہلے فیصلہ نہ کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

دو ایک ماہ ہی گزرے ہیں کہ بندروں کی زبان کی تدوین کے متعلق ہندوستانی ادبی رسالوں میں دلچسپ تذکرے ہو رہے تھے۔ کوئی تعجب نہیں جو اور حیوانات کی زبانیں بھی انسان کی دسترس میں آجائیں۔ پھر تو علمنا منطق الطیر[۱] پر ناممکن اور خلاف عقل سمجھکر مضحکہ نہیں اُڑا جائیگا اور دابۃ الارض[۲] کے قیامت کے قریب بات چیت

---

[۱] سلیمان علیہ السلام نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ پرندوں کی بولی سمجھ سکتے ہیں۔ اس قرآنی آیت کے کے معنی جس میں اس کی طرف اشارہ ہے یہ ہیں کہ "ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی"۔

[۲] قیامت کے قریب ایک چوپایہ زمین میں سے نکلے گا اور وہ علاوہ اور باتوں کے آدمیوں سے بات چیت کریگا۔

کرنے یا آنحضرت صلعم کے بھیڑیئے وغیرہ کے ساتھ گفتگو کرنے کے متعلق عجیب و غریب تاویلوں کے ذریعے قلب ماہیت کی ضرورت نہیں ہو گی۔

پیغمبروں پر وحی آتی تھی اور اس کو مخاطب (علیہ السلام) کے سوا کوئی نہیں سن سکتا تھا۔ کیا ٹیلیفون کے سسٹم کو دیکھ کر اس کے امکان میں کچھ شبہ رہتا ہے؟ روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ وحی کے نزول سے پہلے آنحضرۃ صلعم کو گھنٹیوں کی آواز آیا کرتی تھی۔ یہی طریقہ اطلاع دہی اب ٹیلیفون میں بھی رائج ہے۔ خواہ وہ بے تار کی ہو یا تار دار۔ یہ درست ہے کہ وحی روحانی چیز ہے اور فون مادی لیکن اس کی بحث آگے آئے گی۔

معراج کے واقعے میں خاص کر براق پر انگلیاں اٹھتی رہتی ہیں لیکن لفٹ اس کی ایک چھوٹی سی مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ یہ لطیفہ غالباً لطف وہ ہوگا کہ براق برق ہی سے مشتق ہے۔ آج برق یا بجلی ہی ہے جو ہم کو اشرف المخلوقات ثابت کر رہی ہے۔ اگر براق کو ہم ایک خاص کرنٹ سے ملا ہوا لفٹ سمجھ لیں اور طبقہ ایتھر میں سے اس کا گزر چراغ کی لو پر سے انگلی یا اس سے بھی تیز تصور کر لیں تو پھر معراج بہ آسانی سمجھ میں آ سکتا ہے۔

آنحضرۃ صلعم کے سریۂ موتہ[1] کو دیکھنے پر تعجب کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اب ہم لندن سے نیویارک والے کا فوٹو دیکھ سکتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ قریب میں ٹیلیفون پر گفتگو کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکیں گے تو پھر ان دونوں کا فرق ہی کیا رہ جاتا ہے۔

حضرت عمر فاروق کے قول یا ساریۃ الجبل الجبل[2] پر بہت لوگ یقین نہیں کرتے لیکن آج کل جرمنی میں ہر شخص پوری رفتار سے چلتی ہوئی ریل میں بیٹھے ہوئے اپنے گھر والوں سے ویسی ہی آسانی سے گفتگو کر سکتا ہے کہ گویا وہ بھی اس کے ساتھ ہی ڈبے میں ہے۔ اسی طرح لاسلکی

---

[1] ۸ھ میں موتہ نامی مقام پر مسلمانوں اور رومیوں میں ایک خونریز جنگ ہوئی تھی جس میں مسلمانوں کے تین سپہ دار ایک کے بعد ایک شہید ہو گئے اور چوتھے افسر خالد بن ولیدؓ کی کمانڈ میں مسلمانوں نے فتح پائی۔ جس وقت یہ جنگ ہو رہی تھی مدینہ میں حضور اکرم صلعم کے آنسو بہ رہے تھے اور آپ اس کی کیفیت بیان کرتے جا رہے تھے۔ جس کی فوج نے واپس آکر لفظاً بلفظ تصدیق کی۔

[2] تاریخی واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر نے کسی دور دراز مقام پر لڑتی ہوئی فوج کے افسر ساریہ کو مدینے سے آواز دی کہ پہاڑ سے خبردار رہیں جس کو انہوں نے سنا اور دشمن کے ایک چھپے حملے سے محفوظ ہو گئے۔

wireless کے اور بھی کرشمے ہیں۔

درختوں کی حساسیت اور بات چیت کرنے کو ڈاکٹر بوس نے ثابت کرکے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے اور وہ دن دور نہیں جب جمادات میں روح کے موجود ہونے کو تسلیم کر لیا جائیگا۔ اور ان کی گفتگو بھی یقینی سمجھی جائے گی۔

اسی طرح کانن ڈائل نے روح کے وجود کو ثابت کرکے دہریت پسند یورپ امریکہ میں انقلاب کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے جان لوب نے بھی اپنی کتاب Talks with the dead ”مُردوں سے گفتگو“ شائع کرکے جس میں روحوں کے تجربوں اور ان کے نتیجوں کا ذکر تھا۔ بلا ارادہ اسلام کی بڑی خدمت کی۔

معراج اور جانوروں کی گفتگو وغیرہ جو مسلمانوں میں معجزے اور کرامت کے طور پر زبان زد ہیں ان میں ظاہر ہے کہ روحانیت سے کام لیا گیا تھا اور جب روح کے وجود اور اس کے موثر ہونے کو تسلیم کیا جاتا ہے تو پھر اب صرف اتنی سی بات کا ثبوت دینا رہ جاتا ہے کہ زندہ لوگ بیداری کی حالت میں اپنی روح کو اس قدر ذکی اور عامل بنا سکتے ہیں۔ اور یہ بالکل آسان ہے۔ یہ بات عمل شاقہ اور ریاضت اور مجاہدے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کے مظاہرے عموماً جوگی وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔

دیکھو تو سہی اس میں لکھا کیا ہے

کلدار از حیدر آباد دکن)

۵ کیونکہ موزیم ... میں ... ہے

شریف و رذیل

کسی شریف پر احسان کرینگے آپ اگر
کرے گا آپ پر احسان کے بدلے وہ احساں
اگر سلوک کرینگے کسی رذیل کے ساتھ
مداومت کی توقع رکھے گا وہ ناداں
کسی سبب سے اگر آپ کر سکیں نہ سلوک
کرے گا آپ کو بدنام اور سرگرداں
موافق آپ کا جبتک رہے گا وہ بدخو
جو آپ میں نہ ہوں وہ خوبیاں کریگا بیاں
مخالف آپ کا ہو جائیگا تو ہر وہ عیب
جو آپ میں نہ ہو۔ اس پر کھلیگی اس کی زباں
رذیل آپ کو پہنچائے گا نہ نفع کبھی
شریف آپ کو پہنچائیگا کبھی نہ زیاں
رذیل سے نہ کرو دوستی ذہین کبھی
کہ دوستی کے لئے ہے شریف ہی شایاں

ذہین از حیدر آباد (دکن)

ہاتف غیبی کی آواز

قلم دان پر رکھا ہوا قلم بیٹھے بیٹھے آپ ہی آپ بڑانے لگا کہ دنیا میں مجھ سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے کروڑوں انسان میرے ہی ذریعہ سے اپنی روٹی کما رہے ہیں۔ اور ان کا پالنے والا میں ہی ہوں میری ایک ذراسی حرکت کی بدولت سیکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں کے سر کٹ جاتے ہیں میری ہی ذراسی جنبش لاکھوں آدمیوں کو جیل خانوں میں سڑا کر مار دیتی ہے اور میرا ہی ذراسا اشارہ لاکھوں اور کروڑوں روپے کی جائیداد کو ایک شخص کے قبضہ سے نکال کر دوسرے کے قبضے میں پہنچا دیتا ہے۔ میری ہی نوک سے لکھا ہوا ایک ذراسا وصیت نامہ ایک فقیر کو دم بھر میں امیر کر دیتا ہے اور میری ہی ذراسی تحریر نوابوں اور راجاؤں کی اولاد کو محروم الارث کر کے تھوڑی ہی دیر میں بھیک مانگنے کے قابل بنا دیتی ہے۔ جب تک زبانی معاملہ رہتا ہے لوگ اکثر بے ایمانیاں کر لیتے ہیں اور اپنے قول و اقرار کو بھول جاتے ہیں لیکن جہاں اس قسم کے معاہدوں میں میرا قدم درمیان میں آیا اور فریقین کے ہاتھ کٹ گئے۔ پھر کسی کی مجال نہیں ہوتی کہ انکار کر سکے۔ جاہلیت کے زمانہ میں تلوار کا زور تھا۔ مگر اب اسے کوئی دو کوڑی کو بھی نہیں پوچھتا۔ اب دنیا میں صرف میری حکومت ہے اور یہ تلوار کی حکومت نہیں ہے کہ چار روز میں مٹ جائے۔ میری حکومت قیامت تک اسی طرح قائم رہے گی۔ اور تمام دنیا ہمیشہ اسی طرح میری محتاج اور دست نگر رہیگی۔

قریب ہی میں میز کے اوپر دوات بھی رکھی ہوئی تھی اس نے جب قلم کی یہ شیخیاں سنیں تو بہت ہنسی اور بولی کہ حضرت سلامت آپکے پاس ایک زبان کے سوا اور کیا چیز ہے۔ اپنی زبان سے جس قدر جی چاہے اپنی تعریف کر لیجئے ورنہ بندہ نواز آپ کی جو اصل و حقیقت ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ بھلا سوچئے تو سہی کہ اگر آپ صبح سے شام تک بھی حرکت کئے جائیں تو کیا ہو سکتا ہے میری مدد کے بغیر آپ کی تمام حرکتیں بیکار رہیں۔ کاغذ پر وہ نشان جسے تحریر کہا جاتا ہے اور جس کی تمام دنیا عزت کرتی ہے میری بدولت پڑتا ہے۔ اگر دنیا میں انصاف کوئی چیز ہے تو دنیا پر میں حکومت کر رہی ہوں نہ کہ آپ۔ وہ اصل چیز جو آپ کی جنبشوں اور حرکتوں کو تحریر کا نام دیتی ہے۔ میں مہیا کرتی ہوں۔ آپ کو تو زبان چلانی آتی ہے اور بس۔ آپ کی تمام طاقت کا راز مجھ میں پوشیدہ ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ آج تمام دنیا پر میری حکومت ہے

تو وہ بالکل صحیح اور قابل تسلیم ہوگا۔ آپ کی حیثیت ایک آلہ سے زیادہ نہیں ہی جس کے ذریعہ سے میں دنیا پر حکمرانی کیا کرتی ہوں۔

ان دونوں کی یہ باتیں سُنکر ہاتھ سے نہ رہا گیا اور اس نے کہا کہ بے وقوفو تم دونوں تو بالکل ایک بیکار چیز ہو۔ دنیا پر حکومت میں کیا کرتا ہوں۔ قلم کو یہ اختیار ہرگز نہیں ہے کہ میرے ہلائے بغیر اپنی جگہ سے جنبش بھی کر سکے۔ اور دوات اگر پوری کی پوری کسی کاغذ پر الٹ جائے تب بھی وہ ایک بدنما داغ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ تم دونوں کے اس غرور ہی نے تمہیں تباہ کیا۔ اور میں نے اب تم دونوں سے کنارہ کشی اختیار کرکے ٹائپ ایجاد کر لیا۔ اس میں نہ مغرور اور سرکش قلم کی ضرورت ہوتی ہی نہ بے وقوف اور خودسر دوات کی۔ ٹائپ کے بٹنوں پر میری انگلیاں چلتی ہیں اور دنیا بھر کی تقدیر لکھ جاتی ہی۔ دنیا کا اصلی مالک اور حکمران میں ہوں اور تم دونوں میرے ادنیٰ خادم ہو۔ جن سے جب میں چاہتا ہوں کام لیتا ہوں اور جب چاہتا ہوں اُٹھا کر پھینک دیتا ہوں ابھی ہاتھ کی یہ تعلّی پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ دماغ نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ تو دنیا پر حکومت کرنے والا کون ہی؟ جسم کے باقی اعضا کی طرح تو بھی میری مرضی کا غلام ہی۔ تجھ میں اتنی قدرت کہاں ہی کہ میری اجازت کے بغیر ذراسی بھی حرکت کر سکے۔ دنیا کی ہر چیز میرے ارادہ اور میری مرضی کی محکوم ہی جیسے جس طرح حکم دیدیتا ہوں اسی طرح کام کرتا ہے۔ میں اپنی مرضی کا مختار ہوں اور اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہوں کیا کرتا ہوں۔ زمین کی پوشیدہ طاقتیں میرے علم میں ہیں اور اس کے چھپے ہوئے خزانے میرے تصرف میں۔ جب چاہتا ہوں سمندر کے سینے پر اپنے لئے سڑکیں بنا لیتا ہوں اور جب جی میں آتا ہی پرندوں کی طرح ہوا کو چیرتا پھاڑتا فضائے آسمانی کی سیر کا لطف اُٹھایا کرتا ہوں۔ دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں ہی جو میری تابع فرمان نہ ہو اور کوئی قوت ایسی نہیں ہی جو میرے حکم سے سرتابی کر سکے۔ بجلی میرے چپراسی اور ہرکارے کا کام کیا کرتی ہی اور بھاپ ایک ادنیٰ مزدور کی طرح میرا اسامان ڈھونے پر لگی رہتی ہی۔ سورج روزمرہ نکلکر میرے مکانوں کو اور میرے جسم کو گرمی پہنچاتا ہی، زمین میرے لئے پھل اور غلہ مہیا کیا کرتی ہی۔ ابر میرے گھر پانی بھرا کرتا ہی اور چاند میرے گھر کا چراغ ہی۔ جس کی روشنی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوتی ہی مختصر یہ کہ اس تمام عالم کون و فساد کا مالک و مختار بلا شرکت غیرے میں ہوں اور میرے علاوہ یہاں جو کچھ یا جو کوئی ہے وہ صرف میری خدمت کے لئے ہی۔ دماغ کے یہ غرور کے کلمے خدا کو اچھے

نہ معلوم ہوئے اور اس نے خود اسی دماغ کے اندر ایک ذراسی قوت پیدا کردی اور اس قوت نے جسے ضمیر کہا جاتا ہی اچھی طرح دماغ کی گوشمالی کرنے کے بعد اسے سمجھا دیا کہ بے عقل آج تو بھی اس قابل ہوگیا کہ اپنے آپ کو دنیا کا بلا شرکت غیرے مالک خیال کرے آج ہزاروں اور لاکھوں برس گذر چکے ہیں مگر تجھے اتنا بھی معلوم نہ ہوسکا کہ تو کون ہے کہاں سے یہاں آگیا۔ تیرے پیدا ہونے کا راز کیا ہی اور تو مرنے کے بعد کیا ہو جاتا ہی۔ نادان تو تو تمام دنیا کو اپنی ملکیت بتاتا ہے۔ حالانکہ تجھے اتنی بھی خبر نہیں کہ خاک کا ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرہ کیا چیز ہے۔ اور کس طرح بن گیا ہی۔ بجلی اور بھاپ سے تو کام بے شک لے لیتا ہی مگر آیا ان سے کہہ گیا تو یہ بھی جانتا ہی کہ یہ کیا چیزیں ہیں۔ بارود اور ڈائنا میٹ سے تو خدا کے لاکھوں بندوں کی جان ضرور لے لیتا ہے مگر کیا تجھے یہ بھی خبر ہی کہ ان چیزوں میں یہ عجیب و غریب طاقت کہاں سے آئی۔ تیرا خیال ہی کہ تو تمام دنیا کا بادشاہ اور حکمران ہی۔ حالانکہ ایک ذرا سے مچھر کے کاٹنے سے تو مرجایا کرتا ہی۔ اور تیری تمام خداوندی رکھی رہ جاتی ہی۔ دنیا بیشک تیرے ہی لئے ہی اگر اسی وقت کہ تو اپنے حقیقی مالک کو نہ بھولے۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

حسن نظامی

مجالس حسنہ

جن عورتوں یا مردوں کو حضرت خواجہ حسن نظامی کی روحانی و اسلامی اور حکیمانہ باتیں سننے کا شوق ہو وہ یہ کتاب منگا کر پڑہیں جسمیں خواجہ صاحب کی وہ تمام باتیں درج کردی گئی ہیں جو وہ اپنے ملنے والوں سے بطور وعظ و نصیحت یا خوش طبعی کے کرتے ہیں۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھیگا۔ ایسا معلوم ہوگا کہ وہ خواجہ صاحب کے سامنے بیٹھا ان کی مجلس کا لطف اٹھا رہا ہی۔

یہ کتاب روزنامچہ کی طرح مقبول ہی۔ خواجہ صاحب کے ہر مرید پر تو لازم اور فرض ہی کہ وہ ضرور ایک ایک کتاب منگا کر اپنے پاس رکھے۔ اور روزانہ اسکو پڑھ کر لوگوں کو سنایا کرے قیمت ۱۰

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

لوح مزار

سرگراں شورشِ ہستی سے جو خاموش ہوا
بیٹھکر تخلیۂ قبر میں خس پوش ہوا

منزلِ گور تک احباب اُٹھا کر لائے
پی کے یوں میکدۂ عشق میں مدہوش ہوا

بارِ ہستی نہ ہا چار کے کاندھے چڑھ کر
بارِ بردوش کوئی ہو کے سبکدوش ہوا

خانۂ گور ہے میخانہ وصلِ ساقی
ساکنِ خُمِ فلاطوں کوئی مینوش ہوا

چھپ رہا قبر میں شرمندۂ افشائے راز
محرمِ عشق کوئی مر کے بھی روپوش ہوا

تودۂ خاک کو رہتی ہے تمنائے تیر
مر مٹا پھر بھی وفا کیش وفا کوش ہوا

رات چھیڑا جو لبِ گور نے افسانہ مرا
شمع گریاں ہوئی ہر گل ہمہ تن گوش ہوا

حفظ الکریم حفیظ ریوانی

۹۸۶ھ

صادق پور کے صادق میاں

سنہ ۹۶۱ء میں دریائے جمنا کے کنارے ایک چھوٹا سا قصبہ آباد تھا جس کا نام صادق پور تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی تھی کہ ہمایوں بادشاہ نے اپنے زمانہ سلطنت میں یہ زمین ایک سید صاحب کو جنکا نام صادق تھا حسن خدمات کے لئے انعام میں دی تھی۔ چونکہ انہی نے اس قصبہ کی بنیاد ڈالی اور آباد کیا اس لئے انہی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ سید صادق پیدا تو عرب میں ہوئے تھے مگر ابھی یہ شیر خواری ہی کے عالم میں تھے کہ ان کے والدین ہندوستان آگئے اور یہاں پہونچکر کچھ عرصہ کے بعد اُن کی رسائی مغل بادشاہ کے دربار تک ہو گئی۔ سید صادق نام ہی کے صادق نہ تھے بلکہ درحقیقت ایک نہایت ہی سچے اور منصف مزاج آدمی تھے۔ کلام مجید کے حافظ بھی تھے اور اس کی تفسیر بھی اپنے والد سے خوب سمجھکر پڑھی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اُن کا ہر فعل خالص اسلامی رنگ میں رنگا ہوا تھا۔ ہمایوں بادشاہ نے یہ دیکھکر کہ وہ ایک صحیح النسب سید ہیں ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور چاہا کہ شاہی خزانہ سے ان کی ایک معقول تنخواہ مقرر کردے تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ گھر بیٹھکر اپنی زندگی گذار سکیں۔ مگر سید صادق نے اس سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ میں محتاج یا فقیر نہیں ہوں۔ میرے ہاتھ پاؤں بہت اچھی طرح کام دیتے ہیں اور جس وقت تک میں اپنی محنت سے روٹی کما سکتا ہوں اس وقت تک میرے لئے یہ کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا کہ بغیر کچھ کام کئے آپ سے تنخواہ لوں۔ مجبور ہوکر بادشاہ نے انہیں فوج میں ایک معقول عہدہ دیدیا۔ سید صادق اپنے فرائض نہایت تندہی اور جانفشانی سے ادا کیا کرتے تھے اور بہت جلد تمام رسالہ میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ ان سے زیادہ سچا اور ایماندار آدمی ہونا مشکل ہے۔ سوءِ اتفاق سے اسی زمانہ میں ہمایوں کو ایک مہم درپیش ہوئی اور اس مہم پر سید صاحب کا رسالہ بھیجا گیا۔ سید صاحب جس طرح سچائی اور ایمانداری میں بے مثل تھے اسی طرح بے نظیر سپاہی بھی تھے۔ معرکۂ جنگ میں اُنہوں نے خوب دادِ شجاعت دی اور دشمنوں تک سے خراجِ تحسین وصول کیا۔ مگر محض ایک اتفاق کی بدولت جبکہ وہ ایک جگہ گھرے ہوئے تھے اور گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی تو کسی شخص کا ایک بھرپور تلوار کا ہاتھ اُن کی ٹانگ پر پڑا اور بائیں ٹانگ بالکل کٹ گئی۔ لڑائی فتح ہو گئی

مگر بیچارے سید صادق ہمیشہ کیلئے معذور الخدمت ہو گئے۔ بادشاہ نے اُن کی کارگذاریوں کے انعام کے طور پر جمنا کے کنارے یہ زمین انہیں دیدی اور اب انہوں نے اسے بصد شکریہ خوشی سے قبول کر لیا۔

سید صاحب نے اس قصبہ کو آباد کرنے میں انتہائی فراخدلی سے کام لیا، اور جو لوگ خود مکان بنوا سکتے تھے انہیں بڑے بڑے وسیع قطعے دیدیئے تاکہ خوب کھلے ہوئے اور ہوادار مکان بنوا سکیں، اور جو لوگ غریب تھے اُنکے لئے خود اسی قسم کے مکانات بنوا دئے اور ایک بہت ہی حقیر سی رقم ماہانہ کرایہ کے طور پر مقرر کر دی۔ ان کی سخاوت، ایمانداری اور حق پسندی کا اس قدر شہرہ ہوا کہ چند ہی روز میں آس پاس کے دیہات سے لوگ آآکر اُن کی رعایا بننے لگے اور اس مختصر سی جگہ پر بجائے ایک چھوٹے سے گاؤں کے ایک اچھا خاصا خوبصورت قصبہ آباد ہو گیا جس کے مالک و مختار سید صادق تھے۔

ایک نیا گاؤں آباد کرتے وقت تو اپنی غرض کے لئے ہر ایک زمیندار اپنی آسامیوں کے ساتھ ہر قسم کی رعائتیں ملحوظ رکھتا ہے۔ لیکن سید صاحب کا منصفانہ اور شریفانہ برتاؤ اپنی غرض کے لئے نہ تھا۔ قصبہ اچھی طرح آباد بھی ہو گیا اور اس پر اُن کا مالکانہ اور قابضانہ تصرف بھی ہو گیا۔ لیکن پھر بھی ان کے طرز عمل میں کسی قسم کا فرق نہ آیا۔ اور ایک نہایت آباد اور خوشحال قصبہ کے حاکم و مالک ہونے کے بعد بھی وہ وہی سید صادق تھے جو اس سے پیشتر تھے۔ وہ اپنے مکان کی سادہ مگر خوبصورت اور صاف ستھری نشست گاہ میں اکثر ایک تکیہ دار مونڈھے پر بیٹھا کرتے تھے اور اس وقت جو کوئی بھی اُن کے پاس آتا اسے بھی مونڈھے پر بیٹھنے کے لئے مجبور کرتے۔ کوئی چمار یا بڑھئی اور لوہار کبھی اس رسم کی وجہ سے جو ہندوستان میں پڑ گئی ہے آکر ادب سے زمین پر بیٹھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ مگر سید صاحب کو یہ کسی طرح گوارا نہ ہوتا تھا اور وہ ہمیشہ یہ کہکر کہ افسری اور ماتحتی، آقائی اور نوکری، اور زمینداری اور آسامی گری کا فرق صرف کام کے وقت تک محدود ہونا چاہیئے۔ ان سب کو مجبور کر کے مونڈھوں پر بٹھلایا کرتے اور ان سے اسی قدر شیریں زبانی سے بات چیت کرتے گویا جیسے قصبہ کے امرا اور شرفا سے۔

ایک مرتبہ پاس کے گاؤں کے ایک ٹھاکر صاحب سید صاحب کے مہمان تھے، اور سید صاحب اپنی نشست گاہ میں حسب دستور اپنے مونڈھے پر بیٹھے ہوئے اپنے عزیز مہمان سے

باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں چند کولی چمار آ گئے اور سید صاحب نے انتہائی اصرار کر کے انہیں مونڈھوں پر بیٹھنے پر مجبور کیا۔ ٹھاکر صاحب کو یہ بات کسی طرح پسند نہ آئی اور ان کے رجپوتی غرور کو اس بات سے صدمہ پہنچا کہ گاؤں کے کولی چمار جو اُن کے خیال کے مطابق انسان نما حیوانوں سے زیادہ وقعت نہ رکھتے تھے۔ صاف اور سفید کپڑے پہن کر آئیں اور اُن کے برابر مونڈھوں پر بیٹھیں۔ ٹھاکر صاحب باتیں کرتے کرتے خاموش سے ہو گئے اور جب کسی طرح ضبط نہ ہو سکا تو کہنے لگے کہ "سید صاحب آج ہمیں آپکے گھر آکر بڑا دکھ پہنچا۔ آپنے ہماری عزت اور شرافت سب خاک میں ملا دی۔ آپنے کولیوں اور چماروں کو ہمارے برابر بٹھا دیا۔ ہمیں آپ سے بڑی شکایت ہے"۔

سید صادق (مسکرا کر) ٹھاکر صاحب! اگر آپکے دل کو رنج پہنچا تو میں سچے دل سے معافی مانگتا ہوں۔ میرے مذہب میں کسی کا دل دکھانے سے زیادہ کوئی گناہ نہیں ہے۔

سید صادق کے معافی مانگنے کے لہجہ میں کچھ ایسا خلوص تھا کہ ٹھاکر صاحب کے دل پر بڑا اثر ہوا اور وہ بےچین ہو گئے ان کا غصہ بالکل فرو ہو گیا اور کہنے لگے۔

ٹھاکر صاحب۔ نہیں سید صاحب آپ ایسی باتیں نہ کیجئے، آپ کے معافی مانگنے سے مجھے شرم آتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے میری توہین کرنے کی غرض سے ایسا نہیں کیا ہے۔ بلکہ میں سُن چکا ہوں کہ آپ ہمیشہ ان سب قوموں کو اسی طرح بٹھایا کرتے ہیں۔ جبکہ مجھے آپ کی اس عادت سے واقفیت تھی تو مجھے خود ہی اس کا کچھ خیال نہ کرنا چاہیئے تھا مگر آپ جانتے ہیں کہ آدمی کو اپنی عزت اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اس لئے میرے دل کو بُرا لگا اور میں شکایت کرنے پر مجبور ہو گیا۔

سید صادق۔ خدا اس دن کے لئے مجھے زندہ نہ رکھے کہ جب میں کسی شریف آدمی کی عزت کو نقصان پہنچاؤں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کو میرے متعلق یہ غلط فہمی نہ ہوئی کہ میں نے قصداً ایسا کیا تھا۔ اور میں اس حسن ظن کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اب نہایت سچے دل سے آپ سے معافی مانگ چکنے کے بعد اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ میں نے بلا ارادہ بھی آپ کی توہین یا ہتک عزت نہیں کی ہے۔

ٹھاکر صاحب (مسکرا کر) اب جو کچھ ہوا وہ ہوا۔ سید صاحب یہ تو نا ممکن ہے

کو آپ یہ ثابت کرسکیں کہ اس میں میری توہین نہیں ہوئی۔

سید صادق اس دنیا میں ہزاروں باتیں ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر ناممکن معلوم ہوتی ہیں مگر بعد میں بالکل ممکن العمل ثابت ہوتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر میں اپنے خیالات آپ کے سامنے پیش کروں گا تو پھر یہ ناممکن ہوگا کہ آپ ان لوگوں کے اس طرح بیٹھ جانے کو اپنی توہین خیال کریں

ٹھاکر صاحب۔ سید صاحب آپ بھی کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک راجپوت ایک کولی یا چمار کے ساتھ بیٹھنے کو اپنی ہتک عزت نہ خیال کرے۔

سید صادق۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو یہ بتا دوں کہ جس طرح آپ کو اپنی عزت پیاری ہے اسی طرح میں بھی اپنی عزت پر اپنی جان تک قربان کر دینے کو طیار رہتا ہوں ایسی حالت میں اگر میں ان لوگوں کو اس طرح مونڈھوں پر بٹھلانے میں کسی قسم کی بھی ہتک یا توہین خیال کرتا تو خود اپنے ہی پاس کیوں بٹھایا کرتا۔

ٹھاکر صاحب۔ یہ تو میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ آپ نے جان بوجھکر میری توہین نہیں کی بلکہ اصل یہ ہے کہ آپ اپنے خیال کے مطابق اسے توہین نہیں سمجھتے۔ لیکن اس کے معنی یہ کیسے ہو گئے کہ جو کچھ بھی آپ خیال کرتے ہیں وہ درست ہے۔

سید صادق۔ بالکل اسی طرح میں بھی عرض کر سکتا ہوں کہ جس بات کو آپ اچھا یا بُرا خیال کرتے ہیں وہ بھی دوسروں کے لئے کیوں قابل تقلید ہو۔

ٹھاکر صاحب۔ بلاشک آپ کا یہ فرمانا بالکل درست ہے۔ نہ آپ کا طرز عمل دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے نہ میرا۔ ہم دونوں میں سے جس کے خیالات حق پر مبنی ہوں وہ سب کے لئے تسلیم کے قابل ہو سکتے ہیں۔

سید صادق۔ بالکل درست! اب آپ یہ فرمائیے کہ آپ ان لوگوں کو کس بنا پر ذلیل خیال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کس سبب سے ان سے بہتر سمجھتے ہیں۔

ٹھاکر صاحب۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ نیچ کام کرتے ہیں، نیچ قوم میں پیدا ہوتے ہیں اور اُن کی عادتیں اور اخلاق سب بہت ہی گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم اُن کو ذلیل خیال کرنے میں حق بجانب ہیں۔ ہم لوگ اونچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں، اونچے اور اچھی قسم کے کام کرتے ہیں۔ اور ہماری عادتیں اور اخلاق ان سے بہت اُونچے ہوتے ہیں اس لئے ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان سے اچھے ہیں۔

سید صادق آپ کے خیال میں انسان ہونے کے لحاظ سے تو آپ میں اور ان میں کسی قسم کا فرق نہیں ہی جو ہاتھ پاؤں، کان، ناک وغیرہ خدا نے آپ کو دیئے ہیں بالکل وہی اُن کو بھی دیئے ہیں، اور جس طرح ہر گھوڑے کو گھوڑا، اور ہر شیر کو شیر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر آدمی کو آدمی کہا جائیگا۔ خواہ وہ معزز راجپوت ہو یا ذلیل کولی۔ چمار۔ گویا خدا کے ہاں سے آپ اور وہ دونو آدمی بنا کر بھیجے گئے تھے اور جو کچھ فرق پڑا ہی وہ آپ دونوں کے ان کاموں کی وجہ سے پڑا ہے جو آپ اس دنیا میں کرتے ہیں۔

ٹھاکر صاحب۔ پرماتما اگر انہیں ہماری طرح کا آدمی بناتا تو ہمارے ہی گھروں میں انہیں پیدا بھی کرتا۔ چونکہ اس نے انہیں نیچ گھروں میں پیدا کیا ہی اسی لئے ہم بھی انہیں نیچ ذات خیال کرتے ہیں۔

سید صادق۔ مگر ٹھاکر صاحب یہ تو آپ کو معلوم ہی، اور آپ کو کیا ہر شخص کو معلوم ہے کہ شروع شروع میں انسان بھی دوسرے جانوروں کی طرح تھا اسے نہ غلہ بونا آتا تھا نہ کپڑا بننا، اور نہ وہ جوتے بنا سکتا تھا، نہ ہل اور چھری چاقو۔ یہ سارے کام اس نے آہستہ آہستہ اپنے تجربہ اور عقل کی مدد سے سیکھے ہیں۔ ہزار ہا برس تک آدمی اپنے بدن پر درختوں کے پتے لپیٹے ہوئے پھرا کرتے تھے۔ اس کے بعد کہیں جا کر ایسا ہوا تھا کہ ان میں سے کسی عقلمند شخص کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ درختوں کی چھال کوٹ کر اور اس کے ریشوں کو باہم گونتھ کر کپڑا بنایا جا سکتا ہے۔ اس عقلمند شخص نے تمام نسل انسانی پر بہت ہی بڑا احسان کیا تھا کہ کپڑا بننے کا طریقہ ایجاد کر دیا تھا اور آج ہم آپ صاف عمدہ اور خوبصورت کپڑے پہنے بیٹھے ہیں۔ یہ پہلا جلاہا تو ظاہر ہی کہ کسی نہ کسی اونچے ہی گھر میں پیدا ہوا ہوگا۔ کیونکہ اس سے پہلے تو جلاہے ہوتے ہی نہ تھے جو پرماتما اسے جلاہے کے گھر میں پیدا کرتا۔ اسی طرح جس شخص نے سب سے پہلے جوتا بنایا تھا وہ بھی کسی نہ کسی اونچے گھرانے کا آدمی ہوگا۔ کیونکہ اس سے پہلے کوئی چمار دنیا میں تھا ہی نہیں۔ جس کے گھر اُسے پیدا کیا جاتا۔ آپ آج ان آدمیوں کو نیچ ذات خیال کرتے ہیں جنکے باپ دادا نے اپنی خداداد عقل کی بدولت ہل چلانا، کپڑا بننا۔ ہل بنانا۔ چرخہ بنانا چھری چاقو اور تکلے بنانا۔ یا جوتا طیار کرنا ایجاد کر کے تمام انسانی نسل پر احسان کیا اور دوسرے انسانوں کے لئے نمونہ قائم کیا کہ وہ بھی اس دنیا میں بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی زندگی نہ گذاریں بلکہ اپنی عقل اور اپنے تجربہ سے کام لیکر نئی نئی چیزیں ایجاد کیا کریں، اور پرماتما کی قدرت

کے نئے نئے بھید کھولا کریں۔ آپ یہ فرمائیے کہ آپ چوری کرنے اور ڈاکے ڈالنے کو کیسا خیال کرتے ہیں۔

ٹھاکر صاحب۔ بہت بُرا۔

سید صادق۔ ٹھیک ہے۔ اب آپ اس بات پر غور کیجئے کہ اگر کوئی راجپوت چوری کرنے لگے تو کیا وہ اس چمار سے زیادہ برا نہیں ہے جو جوتے بنا کر اپنی محنت سے روزی پیدا کرتا ہے اور حلال کی کمائی کھاتا ہے۔

ٹھاکر صاحب۔ ہونا تو یہی چاہیئے کہ ایسے راجپوت سے اس چمار کو اچھا خیال کیا جائے۔ مگر سید صاحب ہمارے یہاں کی تو یہ رسم ہے اور باپ دادو سے اسی طرح ہوتی چلی آئی ہے۔

سید صادق۔ باپ دادا کی ہر ایک رسم کے لئے یہ ضروری تو نہیں ہے کہ ہم اس پر ہمیشہ قائم رہیں۔ ہمارے اور آپ کے سب گئے باپ دادا بہت پرانے زمانے میں بالکل ننگے پھرا کرتے تھے مگر ہم آج زربفت اور کمخواب پہنے پھرتے ہیں۔ ہمارے باپ دادا نے ہزارہا سال تک کچے پھل اور کچا گوشت کھا کر زندگی بسر کی ہے۔ مگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ ہمارے باپ دادا جنگلوں میں رہا کرتے تھے۔ اور پیڑوں کے سایہ میں یا پہاڑوں کے غاروں میں دھوپ اور بارش سے پناہ لیا کرتے تھے۔ مگر ہم اپنے رہنے کے لئے عالیشان محلات بنایا کرتے ہیں۔ ٹھاکر صاحب اگر سچ پوچھئے تو یہ خیال بھی غلط ہے کہ باپ دادا ان پیشہ ور قوموں کو ذلیل اور نیچ ذات خیال کرتے تھے۔ شروع شروع میں تو لوگ مجبوراً سب سے زیادہ قدر انہی لوگوں کی کرتے ہوں گے جو ان کے لئے ایسی کارآمد اور مفید چیزیں ایجاد کیا کرتے ہوں اور یہ یقینی ہے کہ بہت پرانے باپ دادا نے تو پہلے چمار یا پہلے جلاہے بڑھئی اور لوہار کو اپنے پاس ہی نہیں بلکہ اپنے سر اور آنکھوں پر بٹھایا ہوگا۔ پرانے باپ دادا کی رسم کو بعد کے باپ دادا نے اس وقت توڑا کہ جب انہی عقلمند اور محنتی لوگوں کی ایجاد کی بدولت انہیں ہل چلانا اور زمین سے دولت کے خزانے نکالنا آگیا، اور دنیا میں سکوں کا رواج ہوگیا۔ سکوں کے رواج نے ہر شخص کو مجبور کیا کہ اپنی زندگی کی ضروریات فراہم کرنے کے لئے سکّے حاصل کرے اس لئے ایسے لوگوں کی قدر بڑھنی شروع ہوئی۔ جنہوں نے کسی نہ کسی طرح تھوڑے سے سکّے جمع کر لئے تھے۔ ہر موجد، اور ہر صناع اپنی ایجاد اور اپنی صنعت اُن کے پاس بیچلنے پر

مجبور تھا اس لئے محنت پیشہ لوگوں کو آہستہ آہستہ یہ عادت پڑی کہ وہ اپنی محنت کے نتیجہ کو فروخت کرنے کے لئے گھر گھر لئے پھریں اور سکوں پر قبضہ رکھنے والے اس بات کے عادی ہوگئے کہ مزے سے اپنے گھروں پر بیٹھے ہوئے جلاہوں سے کپڑے اور موچیوں سے جوتے اُن کی ضرورت کے وقت سستی قیمت پر خرید کر گاہکوں کی ضرورت کے وقت خوب مہنگے داموں پر بیچا کریں، اور اس طرح برابر ان سکوں کی تعداد میں اضافہ کرتے رہیں جو انکی کامیابی کے تعویذ تھے۔ لوگوں کے آپس کے جھگڑے اور قضیئے طے کرنے کے لئے یہ بھی ضروری معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایسے مقرر کردئے جائیں جنکا کہنا اور سب لوگ مان لیں اور اس طرح انہی چماروں، انہی جلاہوں، انہی کسانوں اور انہی لوہاروں میں سے کچھ لوگ حکمرانی کے لئے منتخب کرلئے گئے۔ حکمران فرقہ کو حکومت بھی ملی اور آرام بھی ملا اس لئے وہ روز بروز زیادہ مغرور ہوتا چلا گیا، تاجروں کے فرقہ نے "سستا خریدو اور مہنگا بیچو" کے اصول پر عمل کرکے اپنے گھروں میں دولت کے انبار لگالئے اس لئے وہ بھی اپنے آپ کو "بڑی چیز" سمجھنے لگے۔ اور اب اس طرح صرف وہی لوگ باقی رہ گئے جو دن بھر محنت کرکے مختلف چیزیں بنایا کرتے تھے، اور نہایت ایمانداری سے اپنی روٹی کماتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں نہ تو حکومت تھی کہ دوسرے لوگوں پر ان کا رعب ہوتا، نہ ضرورت سے زیادہ روپیہ ہی تھا کہ کچھ لوگ ان کے دست نگر ہوتے، اس لئے یہی فرقہ سب سے زیادہ گھاٹے میں رہا، اور آہستہ آہستہ حکمرانوں کے ظلم اور تاجروں کی فریب کاریوں کی بدولت بالکل محتاج اور مفلس بنگیا۔ ہمارے ان ظالم اور دغاپیشہ باپ داداتے اس طرح اپنے ان بھائیوں کو جو ان سے بہت زیادہ ایماندار اور نیک تھے اپنا دست نگر بنا کر ان کا نام "نیچ قومیں" رکھدیا، اور رفتہ رفتہ ان سے اس قدر علیحدگی اختیار کرلی کہ ان سے رشتہ داریاں کرنا، ان سے ملنا جلنا، حتیٰ کہ انہیں اپنے پاس بٹھانا بھی ترک کردیا۔ ان نیک اور ایماندار لوگوں کو ابتداء میں اپنے ان بھائیوں کا یہ سلوک بہت برا معلوم ہوا جنہیں خود اُنھوں نے حکمران بنایا تھا، یا جنکی دولت مندی کا باعث خود انہی کی محنت تھی، لیکن حکومت اور دولت کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ پاکر مجبوراً اپنی قسمت اور اپنی حالت پر قناعت کرلی۔ اب ایسی حالت میں جناب ٹھاکر صاحب! یہ کہاں تک مناسب ہے کہ ہم اپنے ان خطا کار باپ دادا کی رسم کی پیروی کئے جائیں؟ اگر بعض اور روشن خیال ہندو صاحبان کی طرح آپ بھی اصل بات کو تسلیم

کرتے ہیں کہ خدا نے ہر قوم اور ہر ملک میں لوگوں کی ہدایت کے لیئے اپنے اوتار بھیجے ہیں تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مذہبی اوتار نے جس چیز کی سب سے زیادہ مخالفت کی ہے وہ یہی اونچی اور نیچی ذات ہے۔ اسلام سچی اور حقیقی مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور خدا نے اپنے کلام پاک میں اپنے اس برگزیدہ اوتار کو یہی حکم دیا ہے کہ "لوگوں سے کہہ دو کہ میں بھی تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں جس کے پاس خدا کی طرف سے وحی آیا کرتی ہے"

ٹھاکر صاحب ۔ تو آپ کا خیال یہ ہے کہ بھنگی چمار سب بالکل ویسے ہی انسان ہیں جیسے کہ ہم

سید صادق جب تک آپ مجھے یہ نہ بتائیں کہ ان میں اور مجھ میں کیا فرق ہے اس وقت تک تو یقیناً میرا یہی عقیدہ ہے۔

ٹھاکر صاحب ۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ ہم ہی جیسے انسان ہیں تب بھی آپ اُن کے کام کو تو دیکھئے کہ وہ کسی قدر غلیظ ہے۔ کیا آپ کے نزدیک اُن کا کام بھی قابل نفرت نہیں ہے؟ اور کیا یہ کام کا فرق آپ کے خیال میں کوئی فرق نہیں ہے؟

سید صادق ۔ فرض کیجئے کہ میں یا آپ ایک راجہ یا بادشاہ کی فوج میں نوکری کرتے ہیں اور چند روز بعد یہ راجہ یا بادشاہ کسی دوسرے راجہ یا نواب پر صرف اس لیئے حملہ کرتا ہے کہ اس کی خوبصورت بیٹی پر قبضہ کرلے یا اس کے ملک کی زرخیز اور شاداب زمین اپنے تصرف میں لے آئے۔ میں یا آپ اس لڑائی میں جاتے ہیں اور اس مظلوم راجہ یا نواب کی فوج کے آدمیوں کو بے دریغ قتل کرتے ہیں اور اس کی بیٹی کو لاکر اپنے راجہ یا نواب کے حوالے کر دیتے ہیں تو ہمارا یہ فعل کہانتک تعریف کا مستحق ہے؟ کیا ایسے ہی کاموں کے لیئے ہم بہادر راجپوت یا دلاور مغل سید اور پٹھان مشہور ہیں؟ کیا ان ذلیل کام کی بہ نسبت اس بھنگی یا چمار کا کام زیادہ اچھا نہیں ہے جو انتہائی محنت کے ساتھ اپنا کام کیا کرتا ہے اور دوسروں پر جبر اور ظلم کرنے کے بجائے انکو راحت اور آرام پہنچایا کرتا ہے۔

ٹھاکر صاحب ۔ مگر سید صاحب سب سپاہی تو ایسے ذلیل نہیں ہوتے۔ بہت سے ایسے بہادر ہوتے ہیں کہ ایسے موقعوں پر صاف انکار کر دیتے ہیں۔

سید صادق ۔ بالکل ٹھیک ہے۔ ایسے ایماندار اور دلیر لوگ بھی موجود ہیں جو ایسے کاموں میں ہرگز شریک نہیں ہوتے۔ لیکن اُن کی تعداد بہت کم ہے اس کے علاوہ

جو اچھوت یا سید اس قسم کی لڑائیوں میں شریک ہوتے ہیں اور ایسے ظلم وستم میں حصہ لیتے ہیں نہیں بھی تو کوئی برادری سے خارج نہیں کیا کرتا۔ اُنکو ہم اور آپ خوشی سے اپنے پاس بٹھاتے ہیں اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے ہیں۔ اور ان سے رشتہ ناتہ کرنے میں تامل نہیں کیا کرتے۔ حالانکہ درحقیقت ایسے تمام لوگوں کو جو چور، ڈاکو، ظالم، بے ایمان، قاتل اور فتنہ انگیز ہوں برادری سے خارج کیا جانا چاہیئے۔ بادشاہ وقت اور اس کی عدالت ایسے لوگوں کو قید خانہ میں ڈالکر برادری سے علیحدہ کیا ضرور کرتا ہے۔ لیکن چونکہ جب وہ قید خانہ سے چھوٹ کر آتے ہیں اور اُنکی قوم انہیں پھر اپنے اندر ملا لیتی ہے اس لئے ان پر اس طرح چند روز کے لئے برادری سے خارج ہونے کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر خود قوم بجائے ایماندار بھنگیوں اور چماروں کو ذات باہر کرنے کے ایسے مفسد اور بدمعاش لوگوں کو برادری سے خارج کر دیا کرے تو شاید ان کی اصلاح ہو جایا کرے۔

ٹھاکر صاحب۔ سید صاحب آپ نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح تو ضرور ہے مگر اس بات کو دل کسی طرح نہیں قبول کرتا کہ ایک ایسے شخص کو جو ہر وقت غلیظ اور میلا اٹھایا کرتا ہے ہم اپنے ساتھ بٹھائیں۔

سید صاحب۔ اگر یہی اصول ہوتا کہ جو شخص غلیظ اور میلا اُٹھائے اس سے ہمیں نفرت اور کراہت ہونی چاہیئے تو ہمیں اپنی عورتوں سے بھی نفرت کرنی پڑیگی۔ کیونکہ وہ بھی رات دن اپنے بچوں کا پاخانہ اٹھایا کرتی ہیں اور انہیں صاف کیا کرتی ہیں۔ اصل یہ ہے کہ بھنگی اور چمار عام طور پر ہر وقت میلے کچیلے لباس میں ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان سے کراہت ہوتی ہے۔ اگر وہ نہا دھو کر صاف کپڑوں میں ہمارے پاس آئیں تو جس طرح ہمیں اپنی عورتوں سے نفرت نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان سے بھی کراہت کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ ضرور ہے کہ اُن کے اس طرح غلیظ اور مکروہ صورت میں رہنے کے لئے بھی ہم ہی ذمہ دار ہیں بھنگیوں کا کام اس قدر غلیظ اور محنت طلب ہے کہ اس کی اجرت جس قدر بھی دیجائے کم ہے۔ لیکن ہم نے اس طرح برادری سے خارج کر کے انہیں اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ وہ انسان ہی نہیں ہیں اور اگر ہماری خدمت کر کے اُنہیں روکھی سوکھی روٹی بھی میسر آ جاتی ہے تو یہ بھی ان پر ہمارا احسان ہے۔ بجائے اس کے اگر ہم انہیں اس خدمت کے معاوضہ میں کافی روپیہ دیا کرتے اور انہیں اس طرح ذلیل اور پست نہ کر دیتے

تو اُنکی طرز معاشرت ہرگز یہ نہ ہوتی جو آج ہے وہ ایسے اوزار بنا لیتے اور ایسے ذریعے ایجاد کر لیتے کہ غلیظ اشیاء کو چھونے کی ضرورت نہ پڑے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے میں اُن کا جسم یا اُن کے کپڑے بالکل خراب نہ ہوں۔ کافی آمدنی کی صورت میں وہ اپنے پاس کپڑوں کی تعداد بھی کافی رکھہ سکتے تھے، اور نہانے دھونے کے لئے پانی اور برتن بھی بہ افراط مہیا کر سکتے تھے اور بالکل اسی طرح صاف ستھرے رہ سکتے تھے کہ جس طرح ہماری عورتیں وہی کام کرنے کے باوجود رہا کرتی ہیں۔

ٹھاکر صاحب۔ سید صاحب آپ کے خیالات نہایت اچھے ہیں۔

سید صادق۔ یہ میرے خیالات نہیں ہیں بلکہ مذہب کی تعلیم ہے۔

ٹھاکر صاحب۔ کیا اسلام کی درحقیقت یہی تعلیم ہے؟

سید صادق۔ صرف اسلام ہی کی نہیں ہے بلکہ ہر مذہب کی یہی تعلیم تھی۔ خودغرض اور نفس پرست لوگوں نے یا تو اپنے مذہب کو بھلا دیا یا اس کے صحیفوں میں اپنے منشا کے موافق تحریف کر دی۔ جو تعلیم خدا کی طرف سے بندوں کو دی گئی ہے وہ کبھی بری یا غلط نہیں ہو سکتی اگر کسی مذہب میں ہمیں کوئی ایسی تعلیم ملے جو اچھی نہیں ہے تو یقیناً وہ خدائی تعلیم نہیں ہے بلکہ کسی انسان نے چالاکی سے اپنے کسی خاص مقصد کے لئے اس میں داخل کر دی ہے، یا یہ کہ وہ کسی خاص زمانے میں ضروری اور مفید تھی۔ اس لئے رائج کی گئی تھی، اور بعد میں جو مذہب خدا کی طرف سے آیا اس میں اسے منسوخ کر دیا گیا ہوگا۔

ٹھاکر صاحب۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ آپ کے عقیدے کے مطابق اسلام خدا کا بھیجا ہوا آخری مذہب ہے۔ اس لئے اس میں تمام گذشتہ غلطیوں کی اصلاح ہو گئی ہے۔ اور اب اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی باقی نہیں ہے۔

سید صادق۔ غلطی کا لفظ ذرا سخت ہے۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ گذشتہ غلطیوں کی اصلاح ہو گئی ہے۔ لیکن یہ میرا ایمان ضرور ہے کہ اسلام کے ذریعہ مذہب میں سے وہ تمام باتیں نکال دی گئی ہیں۔ جو کسی زمانہ میں ضروری تھیں۔ مگر انسانی عقل و دماغ کی ترقی کے بعد غیر ضروری ہو گئیں، اور اسی طرح اس میں وہ تمام باتیں شامل کر دی گئیں جو آئندہ قیام دنیا تک انسان کی ترقی اور اصلاح کے لئے ضروری ہو سکتی ہیں۔ اور یہ بھی میرا ایمان ہے کہ اسلام میں اب کسی قسم کی کوئی خامی باقی نہیں ہے۔ یہ خدا کا آخری پیغام ہے جو اس نے

اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ اور اسی لئے یہ بہر صورت کامل و اکمل ہے۔

ٹھاکر صاحب۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ مختلف زمانوں میں خدا کی طرف سے ہدایت نامے انسان کے پاس آتے رہے ہیں۔ اور قرآن شریف اس کا آخری ہدایت نامہ ہے۔

سید صادق۔ صرف خیال ہی نہیں بلکہ میرا ایمان ہے۔ قرآن شریف نے مجھے بتایا ہے کہ ہدایت کرنے والے ہر قوم میں بھیجے گئے۔ گویا خدا کی طرف سے انسان کے لئے ہدایتوں کا ایک سلسلہ جاری تھا۔ اور اس سلسلہ عظیم کی آخری کڑی مذہب اسلام ہے۔

ٹھاکر صاحب۔ آپ کی آج کی باتوں نے میرے خیالات کے لئے ایک نیا میدان مہیا کر دیا۔ میں ان باتوں پر پورے طور سے غور کروں گا۔

سید صادق۔ ضرور کیجئے۔

(ڈاکٹر) سعید احمد سعید بریلوی

آپ کی اولاد کی زندگی سدھر جائیگی

آپ کی اولاد صرف آپ ہی کے لئے باعث صد ناز ہو گی بلکہ تمام خاندان آپ کی اولاد پر فخر کریگا۔ کیونکہ اُسکی لاجواب تصنیف اولاد کی تربیت نوجوانوں کے دست و پا میں نئی طاقت دل میں نئی ہمت بدن میں نئی روح روح میں نئی اُمنگ پیدا کر دیگی۔ اس کے پڑھنے کے بعد خیالات میں حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ بدمزاج۔ خوش مزاج بدچلن۔ نیک چلن سُست۔ چست۔ کاہل۔ محنتی۔ بددیانت۔ دیانت دار۔ اور بیوقوف عقلمند بنجاتا ہے۔ استاد کو چھڑا دیجئے۔ اتالیق کو موقوف کر دیجئے۔ لیکن اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے۔ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ اس کتاب میں کیا ہے۔ اسکا مطالعہ پابند مذہب بنا سکتا ہے۔ نیکی بدی میں تمیز ہو جاتی ہے۔ پرہیزگاری کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ پاکبازی کی طرف رجوع کر دیتی ہے۔ محنت کا عادی بناتی ہے چستی اور مستعدی پیدا کرتی ہے۔ استقلال مزاج میں آجاتا ہے۔ تہذیب و شائستگی کا دلدادہ کر دیتی ہے۔ سلیقہ اور باقاعدگی رونما ہو جاتی ہے۔ تعلیم و ترقی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اخلاق و عادات درست کر دیتی ہے۔ بیکار مشاغل اور تفریحی سے بچاتی ہے۔ سچائی اور دیانت کی عادت ہو جاتی ہے۔ قرض جھوٹ اور غیبت سے نفرت ہو جاتی ہے بزرگوں کے ادب کا خیال دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ غرض یہ لاجواب کتاب ہے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

نظم

خواریاں اور بیقراریاں

مسلم نامراد اُٹھ چھوڑ یہ بیقراریاں
کام نہ آئیں گی ترے تیری یہ سوگواریاں

نالہ و آہ سے حصول رنج و الم سے فائدہ؟
چرخ کی کم نہ ہوں گی یوں تجھ پہ ستم شعاریاں

ہے گلۂ فلک عبث، شکوۂ غیر ہے فضول
تیری تباہی کا سبب ہیں تری بدشعاریاں

چھوڑ بھی اب یہ غفلتیں چھوڑ بھی اب یہ سستیاں
حد سے گذر چلی ہیں دیکھ قوم کی آج خواریاں

مسلم سادہ لوح سن عقل سے کچھ تو کام لے
تجھ کو مٹائے دیتی ہیں غیروں کی ہوشیاریاں

تیرے مٹانے کی ہوس دل میں ہر اک عدو کے ہے
چاروں طرف سے آج تجھ پہ ہیں تیر باریاں

خوف مگر ذرا نہ کر فضل خدا پہ رکھ نظر
تجھکو کریں گی کامیاب تیری یہ بردباریاں

اے کرم خدا ہمیں جلوۂ جاں فزا دکھا
چھوڑ دے چھوڑ دے بس تو اب اپنی یہ پردہ داریاں

(ڈاکٹر) سعید احمد سعید بریلوی

دل

دل حسرت مآب دل۔ پُر از اضطراب دل۔ خانہ خراب دل مثال پارۂ بے قرار ہو۔ برق آسا مضطرب بن۔ شعلہ صفت جولانی کر سیماب کی طرح تڑپ۔ تڑپ کہ اضطراب و بیچینی تیری زندگی اور نالہ پاشی و جگر فگاری تیری حقیقی اور غیر فانی حیات ہے۔ تو تڑپ اور فضاء عالم کو جو ارض و سماء کو خلاء اور ملاء کو اپنی برق پاشیوں سے تجلی ریزیوں سے ایک گوشہ نور بنا دے۔ طور بنا دے مطرب دل ساز عشرت توڑ۔ اضطراب کا ساز چھیڑ۔ ترنم نغمے سُنا۔ محفل سوز و ساز میں گرمی ہنگامہ پیدا کر دے۔ اہل بزم بے خبر ہیں۔ اُن میں سوز و گداز کا ایثار دے اور حدیث آہ و فغاں کی کچھ گرم نوائیں سُنا۔ اپنے داغ دکھا، کہ تو سدا بہار گلزار ہے۔

دنیا مر چکی یعنی اہل دنیا کے دل احساس حسن کھو چکے۔ عشق کی بے تابیاں بُھلا چکے۔ غزنوی خلش آج نامانوس زمانہ ہے۔ گیسوئے ایاز کی شکنیں محمود کے ماتم میں سیاہ پوش ہیں۔ نجد کے صحراؤں میں وہ پرانے بادیہ پیما نظر نہیں آتے۔ قیس عامری کی شوریدہ سری آسودۂ سکون ہو چکی۔ محمل سیلے کی جستجو میں آہوؤں سا رم کرنا مفقود ہو گیا۔ صبح کے جلوۂ حسن کی شعاعیں کوئی دیکھنے والا ہی نہیں کہ وہ اس غم میں گریباں چاک ہے۔ رات کے تاریک پردوں میں شب کے سکون انتما سکوت میں اب آتشیں نالے اور شرربار آہیں کرشمہ سازی نہیں کرتیں۔ نیم شبی دعائیں اور سحر گاہی مناجاتوں سے گوش فلک ناآشنا ہو گئے۔ کاروان سرگرم رفتار ہے مگر منزل کی راہ سے بیخبر۔ گل زینت دہ چمن و سامان رونق گلبن ہے۔ لیکن عندلیبان نغمہ سرا کے نہ ہونے سے دل گرفتہ و پژمردہ ہے۔ غرض کہ حُسن ہے اور اس کے جلوے ہنگامہ آرائی تماشا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی تجلیاں پھر کوہ طور پر بے نقاب ہو کر طاقت دید کا امتحان لینا چاہتی ہیں مگر عشق نہیں اس کی دیوانہ وار طلب نہیں۔

دل، تو خلوت سے باہر آ۔ عزلت چھوڑ۔ انجمن آرا جلوت ہو۔ تماشا ریز جلوت ہو۔ نغمہ پاش بن۔ زمزمہ سرائی کر۔ فرہاد و مجنوں کے افسانہائے پارینہ دنیا کو پھر یاد دلا دے۔ نجد کی وادیوں کو پھر شورش طلب و ہنگامہ جستجو سے آباد کر دے۔ محمود بنکر زلف ایاز میں اُلجھ باد صبا ہو کر گیسوئے عنبر فشاں کو حرکت دے۔ عالم سکون میں ہیجان و اضطراب کی روح

پھونک۔ پہلے خود تڑپ پھر تڑپ کر اوروں کو تڑپا۔ رو اور اس قدر رو کہ دنیا کی آنکھیں بھی تیری طرح خوننابہ فشانی کرنے لگیں۔ طوفان بنکر اٹھ۔ سیلاب ہوکر بہہ۔ اشکوں کی مانند امنڈ۔ آندھی کی طرح چل۔ بجلی کی طرح کڑک۔ اور رعد آسا گرج۔ شمع صفت خود سوختہ ہو اور اوروں کو سوختہ کر۔ شعلہ جوالہ کی طرح بے قرار و مضطر اور سیماب پا بن۔ عالم آب و گل کی ہر ہر فرد میں۔ کائنات عیش کے ذرہ ذرہ میں بسملانہ انداز پیدا کردے۔ درد کی بجلیوں سے انہیں معمور بنادے۔ درد بن۔ یکسر آہ آتشین ہوکر نکل۔ یا خون کا ایک قطرۂ اشک بنکر آنکھوں کے رستہ سے نکل جا۔ غرض یہ کہ سب کچھ ہو یا کچھ نہ ہو۔ مگر پہلو کو چھوڑ دے اس میں اندر ہی اندر سلگنا ترک کردے کہ اس سے دم گھٹا جاتا ہے۔ روح قبض ہوئی جاتی ہے اور پھر آہ ڈر ہے کہ امانت حسن و عشق کہیں نہ چھن جائے۔ راز طشت از بام نہ ہوجائے۔ جان ناتوان کا خوف نہیں زندگی کی کشمکش سے نجات ملیگی۔ ڈر تو اس کا ہے کہ دنیا والے تمکنت حسن کا نام دھریں گے اور عشق رسوا بھی لوح وجود میں ہمیشہ برے لفظوں سے لکھا جائیگا۔

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

ابو الجلال سعید اکبرآبادی کان اللہ لہ

معجز نما پنجسورہ

مترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم محدث اور خواص وفضائل و اعمال سورۃ ہائے قرآن شان نزول اور ربط آیات وتفسیر کامل از حضرۃ مولینا شاہ محمد اشرفعلی صاحب تھانوی۔ یہ عجیب وغریب پنجسورہ ہے آجتک اس شان کا پنجسورہ ہندوستان تو کیا دنیا بھر میں نہیں چھپا ہے ۱۲۰ صفحے ضخامت اور تقطیع $\frac{۲۲×۱۶}{۸}$ چھپائی ایسی صاف کہ ایک ایک لفظ درخشاں کاغذ بہت سفید اور مضبوط دبیز اس میں حسب ذیل سورتیں ہیں۔ سورہ یسین سورہ رحمن۔ سورہ فتح۔ سورہ واقعہ۔ سورہ ملک۔ سورہ مزمل۔ سورہ نوح .... سورہ کہف سورہ خلق سورۃ الناس ان سب سورتوں کا ترجمہ لفظی ہے اور تفسیر کامل ہے اور عملیات و وظائف بہت درج ہیں اس کے علاوہ ہفت ہیکل مع اسناد و عادات درج ہیں۔ درود تاج مع اسناد۔ درود تنجینا معہ مع اسناد و سلسلہ نام بزرگان چشتیہ سلسلہ نام بزرگان قادریہ درود کبیر مصنفہ حضرۃ غوث الاعظم کے تمام حواشی رجسٹرڈ میں اور بہت سے سینہ بسینہ عملیات اس میں موجود ہیں۔ جلد پوری پارچہ کی ہے خوشنما اور مضبوط ہدیہ فی جلد ۱۲

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ نظام المشائخ پوسٹ بکس ۵ دہلی

دو غزلیں

(۱)

محشر کے روز دیکھیں کیا دل کا فیصلہ ہو — اُن کا سوال کیا ہو۔ اپنا جواب کیا ہو

اے بیخودی کسی دن یوں اُس کا سامنا ہو — میں اس کو دیکھتا ہوں۔ وہ مجھکو دیکھتا ہو

میرا دل مکدّر اے عشق صاف کر دے — آئینہ سکندر۔ جام جہاں نما ہو

بیچارہ دل سے چھوٹا۔ شان خدا تو دیکھو — میں جس سے بھاگتا تھا۔ وہ میرا رہنما ہو

جلوہ دکھا دکھا کر۔ بھڑکائی آگ دل کی — موسیٰ کے ہوش کھوئے۔ تم ایسے خودنما ہو

حال طریق الفت پوچھوں تو کس سے پوچھوں — جب کوئی راہبر ہو۔ جب کوئی رہنما ہو

دل چاہتا ہے تجھسے مل جائیں اس طرح ہم — آواز سے ہماری پیدا تری صدا ہو

اورنگ و تخت شاہی شاہوں کو ہو مبارک — ہمکو یہی بہت ہے ٹوٹا سا بوریا ہو

باسط تمہاری حالت ہم خوب جانتے ہیں
باطن میں رند مشرب۔ ظاہر میں پارسا ہو

باسط بسوانی

(۲)

ہل ہوئیں تو نہ ہوں یاس کے ساماں پیدا — مشکلیں آپ ہی کر لیتا ہے انساں پیدا

نہ گئی گھر میں بھی رہ کر مری وحشت نہ گئی — بند کی آنکھ تو ہر سو تھا بیاباں پیدا

ایک صورت پہ نہیں جلوۂ جاناں قائم — کبھی پنہاں کبھی پیدا، کبھی پنہاں پیدا

یاس اک شکل ہی امید کے ہو جانے کی — یہ نہ ہوتی تو نہ ہوتے کبھی ارماں پیدا

رنج کو ڈھونڈھ اگر خواہش راحت ہے تجھے — درد ہوتا ہے تو ہو جاتا ہے درماں پیدا

میں کہاں، یار کہاں، جلوۂ دیدار کہاں — ہو گئے موت سے یہ زیست کے ساماں پیدا

نامرادی میں یہی سوچ ہے مجھکو تسکینؔ
کس لیئے دل میں ہوئے تھے مرے ارماں پیدا

محمد یٰسین تسکینؔ قریشی

تبلیغی واصلاحی اعلانات

کلام مجید کی اصلی تفسیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تھی

بچوں کی تعلیم کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں کتابی تعلیم دینے کی بجائے عملی تعلیم دیجائے۔ جو باتیں کتاب میں پڑھ کر برسوں تک بھی بچوں کے ذہن نشین نہیں ہوتیں۔ عملی طور پر ماں باپ کو یا اُستاد کو کرتے دیکھ کر انہیں وہ صرف چند روز میں سیکھ جاتے ہیں۔ بچوں ہی پر منحصر نہیں ہے جوان اور بالغ انسان بھی کتاب کی نسبت عملی ذرائع سے ہر نئی تعلیم کو بآسانی قبول کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے پاس خدا کا آخر پیغام ہے۔ وہ اس پیغام کو ہر شخص تک پہنچانا چاہتے ہیں کاغذ پر لکھکر کتابی صورت میں یہ پیغام یا اس کی تفسیر ہر شخص کے پاس پہنچائی جا سکتی ہے۔ لیکن ایک غیر مسلم کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ بیٹھکر اس تفسیر کو پڑھے بھی؟ اس کے نزدیک اس کی اپنی مذہبی کتابوں کا مطالعہ اس سے زیادہ ضروری ہے۔ جو وقت کہ آپ کی پیش کی ہوئی تفسیر کے پڑھنے میں صرف ہوگا اسے وہ اپنے مذہب کی مقدس کتابیں پڑھنے پر کیوں نہ صرف کرے جو اس کے نزدیک ثواب کا کام ہوگا۔ خیر اگر آپ انتہائی مصارف برداشت کر کے کروڑوں کی تعداد میں کلام پاک کی تفسیریں چھپوا کر ہر شخص کے ہاتھ میں بلا قیمت پہنچا بھی دیں اور کچھ ایسے لوگ نکل بھی آئیں جنہیں اس کے پڑھنے کی طرف توجہ ہو جائے اور وہ طبیعت پر جبر کر کے آپ کی تفسیر کو پڑھنا گوارا بھی کرلیں تو انداز بیان سے نامانوس ہونے کی وجہ سے اُن کا دل اس کے مطالعہ میں نہ لگے گی اور وہ اِدھر اُدھر سے دو چار صفحے دیکھکر چھوڑ دیں گے۔ اول تو اربوں روپیہ کہاں سے مہیا ہو جو اتنی کتابیں چھپوائی جائیں۔ اور بفرض محال اگر ایسا ہو بھی سکے تب بھی کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا اور ہماری تمام کوشش بیکار ثابت ہوگی۔ آپ کو معلوم ہے کہ سب سے پہلے یہ پیغام آپ کے نبی برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لوگوں تک کس طرح پہنچایا تھا؟

اُس وقت تو چھاپے خانے بھی موجود نہ تھے کہ کتابیں چھپوائی جاتیں۔ آپ نے تبلیغ مذہب کا جو سب سے بہتر طریقہ ہو سکتا ہے وہ اختیار فرمایا۔ اور اپنے آپ کو خدا کی کتاب کی مجسم تفسیر بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ کی تمام زندگی اور آپ کی زندگی کا ہر ہر کام کتاب اللہ اور کتاب اللہ کے مختلف اوراق تھے، آپ کی صداقت، آپ کی امانت، آپ کی حرّیت آپ کا عدل انصاف اور آپ کی بلا تفریق مذہب وملت یا رنگ ونسل ہر انسان کے ساتھ سچی ہمدردی تعلیم اسلام کی کھلی ہوئی تفسیر تھی۔ آپ کے برگزیدہ اخلاق کو دیکھکر ہر شخص کا دل آپ کی طرف کھنچتا تھا اور بالآخر دہ چند روز میں آپ کا حلقہ بگوش ہو جاتا تھا۔ آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام نے بھی تا حدِ امکان اپنے آپ کو پیغام الہٰی کی تفسیر بنائے رکھا اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ تبلیغ مذہب کا یہ بہترین طریقہ ثابت ہوا۔ آج مسلمانوں نے اس مجرب اور آزمائے ہوئے طریقہ کو چھوڑ دیا ہے۔ اور کاغذ سیاہی اور چھاپنے کی مشین سے یہ کام لینا چاہتے ہیں۔ آپ کی خواہش اور کوشش یہ تو ہے کہ دوسرے مسلمان بن جائیں۔ مگر آپ یہ نہیں سوچتے کہ دوسرے کس چیز کو دیکھکر مسلمان بنیں۔ کیا آپ اور آپ کا طرز عمل کلام اللہ کی یا رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادات کی تفسیر ہے؟ آپ خود بھی سچے مسلمان ہیں؟ آپ میں بھی وہ خوبیاں موجود ہیں۔ جو اسلام کے لئے مخصوص ہیں اور جن کی طرف ہر مسلم کا دل کھنچ سکتا ہے؟ آپ کے برتاؤ سے غیر مسلم آپ کی طرف آ رہے ہیں یا آپ سے دور بھاگ رہے ہیں؟ آپ غیر مسلموں کے سامنے رسول اکرم (روحی فداہ) کا سکھایا ہوا اسلام پیش کر رہے ہیں یا اپنا ایجاد کردہ کوئی اور مذہب؟ اگر آپ خود مسلمان بنجائیں تو کسی سے کچھ کہنے اور سننے کی ضرورت ہی نہ ہو گی۔ تبلیغ کا مقصد حقیقتاً پہلے مسلمانوں کو مسلمان بنانا ہونا چاہیئے۔ مسلمان اگر مسلمان بنجائیں تو ان کی خوبیاں دیکھکر کوئی غیر مسلم نہیں رہ سکتا

راقم

وحیدی اڈیٹر درویش و نظام المشائخ
و نائب حضرۃ خواجہ حسن نظامی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان

انہ لکم عدو مبین

رسالہ

می باید دانست

مرتبہ

مولوی ابو سعید محمد یاور حسین عفی عنہ

حنفی نقشبندی و قادری مجددی سرفرازی گوپاموی

مطبوعہ

درویش پریس دہلی

پرنٹر و پبلشر

ملا محمد واحدی

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الذی لا نبی بعدہٗ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واہل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد

تمہید

چونکہ اکثر امور اسلامیہ میں بوجہ ناواقفیت مسائل یا بباعث شدت اختلاط اغیار بہتیری ایزادیں ایسی بھی ہوگئی ہیں کہ جنکو عوام کالانعام تو کیا خواص صورت عوام بھی مسئلہ ہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اُن کا مسئلہ ہونا تو کجا وہ عین ایک مستقل گناہ ہیں جو بآئین روشن ومن یتعد حدود اللہ فاولٰئک ھم الظالمون ظلم اور معصیت ہونے سے کسی طرح خالی نہیں ہیں۔ اس لئے کہ منشا قانون کو جاننے اور سمجھنے والے صاحبان اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ قانون میں ایزاد یا ایجاد کرنا قانون میں کمی کر دینے کے جرم سے کسی طرح کمتر نہیں ہے چہ جائیکہ قانون شریعت میں کہ جس پر بحیثیت دارین ہر شخص کی فلاح اور بہبودی کا مدار ہے۔ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین یعنی اے مومنین تم اسلام میں پوری طور سے داخل ہو جاؤ۔ اور ہرگز شیطان کے قدم بقدم نہ چلو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لاعلمی کے اس پردہ کو بھی کہ جس کے مغالطہ میں آج بہتیرے سمجھدار تک آئے ہوئے ہیں نہایت حسن اسلوبی کے ساتھ اُٹھا دیا جائے۔ تاکہ اصل مسئلہ صاف طور سے عیاں ہو جائے اور اتفاقی تمام نیند باں سب بیان ہو جائیں مگر بیان مقصود سے پیشتر اول ان اصول کو بھی ضرور پیش نظر کر لینا چاہئے جو حسب ذیل ہیں۔

فصل اوّل

بمضمون آیۃ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین کفروا الخ یعنی
اے ایمان والو تم کافروں کی طرح مت بن جاؤ۔ و نیز بمضمون حدیث صحیح
من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ
انہی میں سے ہے۔ کفار کے ساتھ ان امور میں مشابہت کے اختیار کرنے کو منع فرمایا گیا ہے جو
امور خلقی اور پیدائشی نہیں ہیں بلکہ ان کا کرنا اختیار انسانی سے ہے یا ہر ایک اس کی
تبدیلی کے متحمل ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ اس قسم پر اکثر جہلا کا بطور طنز کے یہ کہنا کہ پھر تو اغیار کے ساتھ کان ناک
آنکھ وغیرہ میں بھی ہمیں مشابہت ترک کرنا چاہیئے محض لغو اور قیاس مع الفارق ہے۔

فصل دوم

جو باتیں کہ اسلام میں خود ہی منع اور گناہ ہیں ان میں مشابہت کا پھر کیا
ہی کہنا ہے۔ مثلاً جیسے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ جیسے کہ ڈاڑھی کا
منڈانا اور مونچھوں کو بڑھانا وغیرہ۔ کہ ایک تو ایسا کرنا خود ہی گناہ ہے دوسرے
غیر قوم کی مشابہت اس سے اور بھی برائی بڑھ گئی۔

فصل سوم

جو باتیں کہ شریعت سے ضروری ہیں ان میں تشبیہ سے کچھ نقصان
نہیں آتا۔ مثلاً اسلام میں ڈاڑھی کا رکھنا ضروری ہے۔ اب اگر دوسری
قوم کے لوگ بھی اس کو رکھنا اختیار کریں تو اس سے ڈاڑھی کا رکھنا کبھی بھی منہدم نہ ہوگا۔

فصل چہارم

جو امور کہ اسلام میں مباح اور جائز ہیں ان میں تشبیہ غیر قوم سے اگر
وہ ان کا شعار قومی ہیں یا ان کو بقصد مشابہت کیا جاتا ہے
یہ نقصان ضرور آتا ہے کہ اس کا یہ کام اب جائز نہیں رہتا۔ جیسے کہ مثلاً ایک دھوتی
کا باندھنا بھی ہے کہ اگر اس میں بے پردگی کا کچھ اندیشہ نہ ہو تو یہ بھی مثل تہبند ہی کے جائز
ہوتا۔ مگر چونکہ یہ شعار غیر اقوام سے ہے لہذا باندھنا باوجود لحاظ تستر کے بھی اس کا
باندھنا ایسا جائز نہ ہوگا۔

اب ایسے وقت میں جبکہ جہالت کے پر زور حملوں سے دنیا اسلام کے صحیح نام سے
بیگانہ و ناواقف تھی اس وقت تعلیم اسلام کا یہی معیار رہا کہ بقول لیکہ اول تو چپّا لادا کر پھر بھی
لادا گیا تھا۔ دور ہوتے ہوتے آپس میں بھی ترقی کی برکت پھیلانا تک ہوئی کہ ہماری خود حقیقت
اور اصلیت منافرت کے نام لوگ احکام اسلام کے جو کر نظر آنے لگے جو دفعتاً کسی علوی طریق

بھی ہرگز ممکن نہ تھا۔ سچ فرمایا ہے کسی نے ؎
بمطلب میرسد جویائے کام آہستہ آہستہ ٭ ز دریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب آپ اپنے کسی صحابی کو کسی مقام کا حاکم
مقرر کر کے روانہ فرماتے تھے تو اول یہ نصیحت بھی ضرور فرماتے تھے کہ بشروا ولا تنفروا
یسروا ولا تعسروا یعنی دیکھو وہاں جا کر لوگوں کو کار خیر پر اجر اور ثواب ملنے کی
خوشخبری سنانا اور انہیں الیامت ڈرا دینا کہ جس سے وہ نا امید ہو کر متنفر ہی ہو جائیں
اُن پر آسانی کرنا اور سختی کو روا نہ رکھنا اور یہ آپ کا دستور العمل سب اسی ایک قاعدہ
کلیہ کے بموجب تھا کہ جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة
الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن یعنی اے نبی تم لوگوں کو راہ خدا کی طرف حکمت و دانائی
سے اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور اُن سے مجادلہ بھی اسی انداز کا کرو کہ جو ان کے مناسب
حال اور سب میں بہتر ہو۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ تبلیغ اور اطاعت کا ہمیشہ ایک ہی طریق
نہیں ہوتا اور اس معاملہ میں طبائع بھی متفاوت ہوا کرتے ہیں تاہم اس زریں اصول کو تمام
مسلمانوں نے بھی ہمیشہ ہی اپنا نصب العین رکھا۔ حتیٰ کہ جب اہل اسلام اطراف عالم
میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہوئے تو تسخیر کا جو سب سے بہتر مجرب عمل اُن کے پاس
تھا وہ اس کے سوا نہ تھا کہ خود عامل بنکر آسانی اور حکمت سے لوگوں کو اسلام کا خوگر بنایا
اور سختی بے جا اور تشدد نا روا کو کام میں نہ لا کر اشاعت اسلام کے بہترین فریضہ کو انجام
دیں۔ الحمد للہ کہ حضرات سابقین اپنے اس طرز تبلیغ میں اسقدر کامیاب ثابت ہوئے
کہ اہل عالم نے وفور رغبت کے ساتھ تہ دل سے اُن کا خیر مقدم کیا۔ اور بجائے محض تسخیر
جوارح کے تسخیر قلوب کا بھی لطف اُنہیں بدرجہ اتم حاصل ہوا۔ البتہ بعض نو مسلم آبادیوں کی
طمانیت خاطر اور تسکین کی غرض سے مضمون "الضرورت تبیح المحذورات" جو کبھی
نہیں بموقع مناسب سوم اہل کفر سے بعض غیر ضروری لوازمات کو رہنے دینا پڑا سو وہ
محض اسوجہ سے تھا کہ عام خیالات سے چونکہ اس وقت ترک رسوم کو تلف جان سے بھی زیادہ
سخت سمجھا جاتا تھا جیسا کہ عوام الناس کو آج بھی جتنا صدمہ کہ اپنی کسی رسم کے چھوٹ جانے
سے ہوتا ہے وہ کسی جانی یا مالی نقصان سے بھی ہرگز نہیں ہوتا۔ لہذا بالخصوص بعض مباحات
کو طبیعتوں کے خوگر اور مانوس ہونے تک انہوں نے رہنے ہی دیا تھا۔ تاکہ منافرت

کو گنجائش نہ ہوا وصول دیر آید درست آید پر وہ لامحالہ ہی کاربند ہوئے - ہاں ضرورت نکل
جانے کے بعد میں بعد چند طبیعتوں کے خوگر ہوجانے پر اکابر کو اتنا بھی ضرور لازم تھا کہ اب
اُن باتوں کو وہ اُٹھا ڈالتے اور جہاں باجت گا کام انہوں نے اول انجام دیا تھا اب ازالہ بھی
ضروری کردیتے تاکہ آئے دن ناسمجھوں اور لکیر کے فقیروں کی راہ کھل جاتی اور وہ مغالطہ سے
بچکر اپنا کام کرتے - مگر غالب یہی ہے کہ انکو اصلاح کا اتنا موقع ہی نہ مل سکا یہانتک کہ دل کی دل
ہی میں لیکر وہ رخصت بھی ہوئے بقولیکہ ارادۃ اللہ غالب علی ارادۃ الناس اور کل امر مرہون
باوقاتہا یعنی انسان کے ارادہ پر خدا کا ارادہ غالب ہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لیئے ایک وقت ہوتا ہے
جو گھٹتا بڑھتا نہیں -

اکابر کی منتظمانہ رائے جو کہ ترمیم کی جویاں تھی گو اسباب فہم پر مخفی نہ تھی جن کے بعد پھر
ہر بڑی سے بڑی ترمیم کا اُنہیں براہ راست حق حاصل تھا مگر لیت ولعل میں پڑ کر وہ بھی کچھ
نہ ہوا - بلکہ نتیجہ برعکس یہ ہوا کہ جہالت سے لوگ اب اس کو بھی مسئلہ ہی سمجھنے لگے اور بعد میں
جب کسی خدا ترس نے کچھ کہا بھی تو الٹا مورد الزامات بنا یعنی اس کو یہ سننا پڑا کہ کیا پہلے
لوگ عالم نہ تھے جو منع یا اصلاح کرتے وغیرہ وغیرہ -

غور کرنے سے ایسے تمام تساہلات کی کل تین قسمیں نکلتی ہیں جو حسب ذیل ہیں اور یہی اس
رسالہ کے انشاءاللہ تعالیٰ ابواب بھی ہوں گے -

قسم اول - اون بعض رسوم کے بیان میں کہ جو درصل اغیار کی رسموں کا جز ہیں -

قسم دوم - اُن رائجہ رسموں کے بیان میں کہ جو دراصل تمامتر اغیار کی رسمیں ہیں -

قسم سوم اُن امور کے بیان میں کہ جو درصل اسلام کی طرف سے اغیار پر کرنا لازم تھے اور
جہالت سے اب مسلمان ہی انکو کرنے لگے - آخر میں بطور خاتمہ کے عبرت کی سرخی سے اس بات
کو بھی ظاہر کیا جائیگا کہ کفریات کا نتیجہ دنیا ہی میں اپنے ہاتھوں انسان کو کیا کیا بھگتنا پڑتا ہے
جس کو اگر کوئی شخص سمجھے تو ساری عمر کے لئے بھی سمجھ سکتا ہے اور اس کو دوسری کسی نصیحت
اور وصیت کی ضرورت نہ ہوگی -

باب اول

(اول بعض رسوم کے بیان میں کہ جو درصل اغیار کی رسموں کا ایک جز ہیں)

عید میں گلے ملنا معانقہ یعنی گلے ملنے کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب پردیس سے کوئی آوئے تو

کھڑے ہو کر اس سے معانقہ کرنا گلے ملنا سنت ہے نہ یہ کہ جیسا عیدین میں دستور ہے کہ ایک ہی
پاس کھڑے یا بیٹھے ہیں۔ اور خطبہ ہوتے ہی ایک دوسرے سے گلے ملنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر
در اصل عیدین کا یہ کوئی مسئلہ ہوتا تو خود حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے یا آپ کے
صحابہ سے تابعین سے تبع تابعین سے کسی سے تو کہیں مروی ہوتا۔ درحالانکہ ایسا ہونا کسی کتاب
میں بھی مذکور نہیں ہے۔ پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ دین میں یہ بھی کوئی قابل قدر بات ہے جس کو
کرنا چاہیے۔ غور کرنے سے اس کی وجہ اور کوئی سمجھ میں نہیں آتی۔ بجز اس کے کہ نو مسلم
لوگوں کا جب ہولی ملنا چھوٹا تو یہی بات [illegible] انہوں نے عیدین میں کرنا تجویز کر لی۔ جس کو
عمائد نے بھی نفع خواطر کے طور پر بصیغہ ضرورت ایک وقت تک کے لیے مرعی رکھا یعنی منع نہ کیا
اس لیے کہ نفس معانقہ چنداں ممنوع بھی نہ تھا۔ اب ہوتے ہوتے جہالت کے طفیل میں نوبت
یہاں تک پہنچی کہ معانقہ عیدین کی خصوصیات سے سمجھا جانے لگا۔ چنانچہ شعرا کہنے لگے۔

دوگانہ پڑھ کے ملیں عید کے بہانے سے

بہر حال عام خیالات سے چونکہ معاملہ اب حد سے گزر گیا ہے اس کو مسئلہ ہی سمجھنے لگے ہیں۔
یہاں تک کہ جو نکیرے اس پر انگلی اٹھاتے ہیں لہذا بصیغہ اصلاح عقیدت اب لازم ہوا
کہ اس کی حقیقت کو بھی عام طور سے کھول دیا جائے تاکہ لوگ مغالطہ سے بچ جائیں
اور ناحق اپنا عقیدہ برباد نہ کریں۔ اسی تحفظ عقیدہ عوام ہی کی بنا پر در مختار میں ہے
کہ سجدہ شکر گو مستحب ہے تاہم فرضوں کے بعد ہی متصل ہی اس کو نہ کرنا چاہیے تاکہ
عوام لوگ اس کے سنت یا واجب ہونے کا اعتقاد نہ کر بیٹھیں اور یہ کہ لکھا ہے۔
وکل مباح یؤدی الیہ فمکروہ۔ اور یہ بات کچھ اسی مسئلہ پر منحصر نہیں ہے بلکہ جس
امر مباح سے بھی ایسے ہی فساد عقیدہ عوام کا اندیشہ ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ بلحاظ
تحفظ عقائد عوام اس امر مباح کو ترک ہی کر دینا چاہیے (آخر سجدۃ التلاوت)
بجائے اس گلے ملنے وغیرہ کے اگر تقبل اللہ منا و منکم یا عید مبارک کہکر باہم اظہار
تہنیت کریں تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ ایک حد تک مستحب بھی ہے (در مختار شامی)

عید الفطر میں سیوّیوں کا دستور

اس میں شک نہیں ہے کہ عید الفطر کے دن گنا ولہ والوں
کے لیے یہی سنت ہے کہ نماز عید کے لیے جانے سے پہلے
عدد طاق کے لحاظ سے وہ کچھ چھوارے کھا لیں اور جیسے چھوارے دستیاب نہ ہوں تو

تو پھر کوئی میٹھی ہی چیز کہائیں۔ اس میں سویوں ہی کی کچھ تخصیص نہیں ہے کہ خواہ اُدھار لائیں یا قرض کر سویاں ضرور ہوں۔ ورنہ برادری میں نام نکلے گا۔ یا سویاں پکانا ثواب ہے وغیرہ۔ بعض جہلا سویوں کی سند اس طریق سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ روٹی پکانے کے لیے وہ اپنے ہاتھوں کو مل ڈالتی تھیں اور جو اس سے کہ بتیاں سی چھٹتی تھیں وہ کچھ چھوٹی تھیں۔ ایک دن جب عید پڑی اور گھر میں کچھ کھانے کو نہ تھا تو اس روز اُن بتیوں کو جمع کرکے ہی پکا لیا تھا۔ بس اسی وقت سے سویوں کا یہ رواج ہوا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

افسوس کہ لوگوں نے اپنے رطب یابس دستور کو صحیح باور کرانے کے لیے یہانتک نوبت پہنچا دی کہ جھوٹی بات کہنے میں بھی کچھ باک نہ رکھا اور وہ بھی اہلبیت کی نسبت۔ اللہم حفظنا۔

غور کرنے سے اس کی بھی اصلیت بس یہی سمجھ میں آتی ہے کہ ہنود کے یہاں سویوں کا ایک مشہور تیوہار ہوتا ہے کہ جس میں جا بجا وہ سویاں ہی پکاتے ہیں۔ نو مسلموں کو جب حسب معمول اپنی اس رسم کے بھی ضائع یا بیکار سمجھ لاحق حال ہوا تو غذا کے لطیف ہونے کی حیثیت سے عید الفطر میں اس کھیت کو بھی روا رکھا گیا۔ اس سے زیادہ اس کی اور کوئی اصلیت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس طرح غمی ہو جانے سے ہنود میں تا وقتیکہ اسی دن کوئی خوشی آکر نہ پڑے تیوہار کہوٹے ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی ان مسلمانوں میں بھی غمی ہو جانے سے پہلے سال سویاں نہیں پکتی ہیں کسی دوسری جگہ سے منگا کر عید سے ایک دن پہلے تقسیم کردی جاتی ہیں اس کہوٹ ہو جانے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بلاشک یہ سراپا ہنود ہی کی تقلید ہے۔ ورنہ اسلام میں یہ ایجادیں کہاں ہیں۔ وہاں تو جو کچھ ہے کتابوں میں ہے۔ اور کتابوں میں اس کا کہیں مذکور تک نہیں ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ یہ دستور اگر اپنی اسی اصلیت کی بنا پر بھی قابل ترمیم نہیں تو اس سے تو کسی طرح کم نہ ہونا چاہیئے کہ التزام مالا یلزم وغیرہ کی بنا پر بھی جیسا کہ سجدۂ شکر کے ضمن میں ابھی اوپر مذکور ہوا ہے یہ رسم بھی ضرور قابل تہذیب ہو مگر ایسی تخصیص یا تعیین کبھی مرعی نہ رکھیں کہ مثلاً بلا اس کے عید ہی نہ ہوگی۔ جہاں سے بنے قرض ادھار سے اس کو ضرور کریں جو نکرے یا نہ کر سکے اس کو انگشت نما بنائیں وغیرہ۔ کبھی عملی یا اعتقادی تعیین اور تخصیص کا ابطال کرتے ہوئے بجائے اس کے کسی اور چیز کو بھی کر لیا کریں۔ مثلاً شیرینی۔ حلوا۔ میٹھا دلیا وغیرہ بہتیری چیزیں اس قسم کی ہیں کہ جو شیریں ہونے کے ساتھ

تقسیم عام کا بھی فائدہ بخوبی دے سکتی ہیں۔

بارہ وفات میں بدھنے بھرنا ہندوستان میں اکثر جگہ دستور ہے کہ بارھویں ربیع الاول کی شب میں گھر میں جتنے لڑکے ہوں حساب سے اُتنے ہی کورے بدھنے بھرے جاتے ہیں جن پر صندل کے چھاپے لگائے جاتے ہیں اور پھولوں کے ہار بھی ڈالتے ہیں اور صبح کو پھر اسی پانی سے حلوے پکا کر فاتحہ کرکے برادری میں تقسیم کرتے ہیں اس میں زیادہ تر غور طلب بدھنوں کا بھرنا ہے کہ یہ کس منفعت کے لئے کیا جاتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ پانی پاک صاف ہونے کے خیال سے ایسا کیا جاتا ہے تو خیال یہ ہوتا ہے کہ جس پانی سے کہ گھر میں کھانا وغیرہ پکایا گیا ہے وہ کیوں پاک صاف ہونے سے خارج ہے۔ اگر دراصل وہ پاک نہیں ہے تو اس کا استعمال کھانے وضو کرنے وغیرہ میں کس قاعدہ سے جائز ہوا۔ اور اگر پاک ہے تو بھرے پانی ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کہنا بھی محض تاویل ہے اصل یہ ہے کہ یہ بھی ہنود کی ایک مشہور رسم کرواچوتھ کی گڑوا پوجنے کی نقل ہے جو غالباً بخیال نومسلموں کے کسی حد تک کو صوتاً ہی ملحوظ رکھی گئی تھی مگر افسوس کہ اس کی اصلاح بھی پوری نہ ہو سکی اور ایک رسم کے طور پر کی جانے لگی۔ ورنہ اسلام میں اس لایعنی حرکت کی کہیں پر سے بھی کچھ اصلیت نہیں ہے۔

فاتحہ کے وقت زمین کو پوتنا یہ بھی ہنود کے چوکا دینے ہی کی نقل ہے۔ حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ زمین کی پاکی خشک ہونے سے ہے۔ گو تیمم اس پر جائز نہ ہو تاہم نماز پڑھنا تو اس پر یقیناً صحیح ہے اور یہاں بالکل ہی برعکس ہے کہ سوکھی ہوئی زمین کو بالقصد تر کیا جاتا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ پاک کو اور نجس بنایا جاتا ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ بہتیرے مسلمانوں کے یہاں تو روزانہ بھی چولھا پوتنے کا معمول ہے کہ بلا اس کے کھانا ہی نہیں پک سکتا جو بعینہ طریقہ ہنود کا ہے۔ پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ اسلامی مسئلہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ ہنود ہی کی ترکیب طہارت ہے جو ان میں اب تک بھی برابر رائج ہے اور یہاں تک اس کا التزام ہے کہ اگر کسی موقعہ پر زمین کو پوتا نہ جا سکے تو پانی ہی چھڑک لیتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ کھانا پکانے اور فاتحہ وغیرہ کے وقت زمین کو پوتنا چوکا دینے کی نقل ہے جس کا برتاؤ مسئلہ سے بھی جائز نہیں کہ خواہ مخواہ پاک جگہ کو نجس کرنا کس عقل کی بات ہے۔ واضح ہو کہ اس زمانہ میں ذکر ولادت باسعادت آنحضرت

پیارے کا پیارا خط

تمہارے پاس کسی عزیز یا دوست کا خط آتا ہے تو تم اس کو کیسے غور سے پڑھتے ہو۔ خود نہیں پڑھ سکتے تو دوسروں سے پڑھوا کر سنتے ہو اور جتنا اس عزیز اور دوست سے تعلق ہوتا ہے اتنا ہی اس خط کے پڑھنے اور سننے میں تمہیں لطف آتا ہے بعض خطوط کو بار بار پڑھنا اور سننا پڑتا ہے اور پھر بھی جی نہیں بھرتا یہ عارضی عزیزوں اور پیاروں کے ساتھ کا حال ہے۔ جو اول تو اکثر جیتے جی ہی چھٹ جاتے ہیں اور مرنے کے بعد اُن سے صرف اسقدر واسطہ ہوگا کہ اپنی بجائے کہیں گے کہ اسے دوزخ میں لیجاؤ اور اسے آگ میں ڈالدو۔ نفسی نفسی، پھر اس محبوب کے خط کے ساتھ تمہارا کیا معاملہ ہونا چاہیئے۔ جو خدا کہلاتا ہے۔ جس کا ہمیشہ سے تم پر کرم ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ خدا کی محبت اور خدا کی طلب کا دم بھرنے والے مسلمانو بتاؤ کہ خدا کے خط قرآن کو بھی کبھی پوری توجہ سے پڑھا۔ کسی اور ہی سے دریافت کیا ہوتا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ چلو اب دفتر نظام المشائخ سے **معجز نما حمائل شریف منگالو۔** معجز نما حمائل شریف کے اوصاف حسب ذیل ہیں۔

معجز نما حمائل شریف ماہر اسرار قرآنی حضرۃ مولینا اشرف علی صاحب تھانوی کی ترجمہ ہے۔
معجز نما حمائل شریف کے شروع میں حضور سرور کائنات صلعم کی سوانح عمری دی گئی ہے۔
معجز نما حمائل شریف میں بزرگان نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ، اور قادریہ کے جملہ اعمال قرآنی درج ہیں
معجز نما حمائل شریف کے حاشیہ پر تفسیر کبیر جیسی کئی تفسیروں کے خلاصے عام فہم اردو میں موجود ہیں
معجز نما حمائل شریف کی صحت ماہر حافظوں کی معرفت مولینا احمد علی صاحب محدث کے قرآن شریف مع سجاوندی سے کی گئی ہے۔
معجز نما حمائل شریف عمدہ قسم کے سفید کاغذ پر بڑے اہتمام سے چھپی ہے اور اپنی وضع میں لاجواب ہے۔

ہدیہ ۱۰؍ فی جلد مجلد چھ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

المعلن منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ - دہلی

لاجواب حمائل شریف

ہفت منزل ہفت رنگ

جس کی ثانی آج تک ہندوستان سے لیکر مصر و ایران میں بھی طبع نہیں ہوئی متن میں ترجمہ اردو حضرت شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلویؒ۔ حاشیہ پر اسباب النزول جدید اور خواص فائدے تمام سورتوں کے درج ہوئے ہیں۔ لکھائی اعلیٰ درجہ کی خوشخط چھپائی پاکیزہ صحت بے مثل ہے۔ کاغذ ولائتی دبیز۔ ساتوں منزلیں جداجدا ہر منزل مختلف رنگ کے بوٹوں سے رنگین و آراستہ۔ درمیان میں رنگ حنا۔ غرضکہ بالکل قلمی حمائل کا نمونہ ہے۔ ہدیہ بلاجلد للعہ چرمی مطلا کا صہ

ملنے کا پتہ: منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ - دہلی

خوشنما حمائل شریف مترجم

ہدیہ مجلد چرمی نقرئی کارخانہ شدہ للعہ

اکیس خوبیوں والی

ہدیہ مجلد چرمی نقرئی کارخانہ شدہ للعہ

شائقین کلام الٰہی اور دلدادگان فرمان ایزدی کو مژدہ ہو کہ یہ **حمائل شریف** خاص خوبیوں کے ساتھ بہت سی رعائتیں ملحوظ رکھکر چھاپی گئی ہے اب تک آپ نے ان صفات کے ساتھ کوئی حمائل شریف نہ دیکھی ہوگی جو حمائلیں چھپی ہیں وہ یا تو بڑی تقطیع (سائز) پر ہیں کہ سفر میں اُن کا ساتھ رکھنا مشکل ہے اور یا اتنی چھوٹی ہیں کہ اُن کا پڑھا جانا دقت طلب ہے۔ اس کی تقطیع نہایت موزوں رکھی گئی ہے کہ سفر و حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے کہ ضعیف آدمی بھی بخوبی تلاوت کر سکتے ہیں۔ پارہ پارہ علیحدہ ہے۔ ہر صفحہ پر نقاشی کا کام ہے زیر متن ترجمہ اشرف العلماء مولوی **اشرف علی** صاحب تھانوی مدظلہ کا لکھا گیا ہے جو کہ نہایت معتبر اور مستند ہے حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر و ابن جریر۔ درمنثور خازن۔ ابن کثیر مدارک ابن ابی حاتم مسند بزار امام احمد و موضح القرآن و فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے اور اس کی تلخیص میں زر کثیر صرف ہوا ہے۔ اس کی صحت خاتم المحدثین مولینا احمد علی صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے قرآن مجید سے کی گئی ہے۔ جن حضرات نے اس کی صحت کی ہے یا صحت کو جانچا ہے اُن کے اسمائے گرامی سے آپ کو تصدیق ہو جائے گی کہ یہ حمائل شریف کہانتک صحیح ہے۔ مرشدی و مولائی حضرۃ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی۔ حضرت مولینا شاہ حضرت زید صاحب ابن حضرۃ وحید زماں مولانا شاہ محی الدین عبداللہ ابوالخیر نقشبندی مجددی۔ حضرۃ مولینا شاہ مختار احمد صاحب جانشین قدوۃ السالکین سراج الحق حضرت شاہ محمد عمر صاحب قادری معروف بہ اخوندجی مولینا مولوی محمد عبدالقادر صاحب مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی مولینا مولوی محمد اسحٰق صاحب مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی۔ مولانا مولوی شرف اللہ صاحب۔ مولوی عبدالماجد صاحب نائب صدر انجمن خلافت ہند مولینا مولوی معوان حسین صاحب مہتمم مدرسہ ارشاد العلوم ریاست رامپور وغیرہ اور اختلاف قراۃ ہر جگہ حاشیہ پر ممتاز کر کے دکھایا گیا ہے اور اس کے تمام وقوف مطابق سجاوندی ہیں۔ اول میں مبسوط مقدمہ ہے جس میں آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری مع تمام غزوات مندرج ہے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کے آداب ظاہری و باطنی۔ فضائل القرآن رموز اوقاف فہرست مضامین قرآن۔ سورتوں کے نقش۔ اور پھر تمام قرآن مجید کا ایک نقش مع ترکیب اعمال درج ہوا ہے اور دیگر فوائد و نکات فوائد تعوذ و بسم اللہ شریف نہایت تفصیل سے لکھے گئے ہیں تقطیع نہائت خوشنما ہے۔ چھپائی لکھائی نہایت نفیس۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ ان صفات کے باوجود ہدیہ بہت کم رکھا گیا ہے۔ مجلد چرمی۔ نقرئی کارخانہ شدہ۔ قیمت للعہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ کی پسند کردہ مجرب عملیات کی پانچ کتابیں

مجموعہ اعمال مجربہ سورہ فاتحہ

یعنی الحمد شریف کے اُن نایاب و کمیاب سینہ بسینہ عملیات کا مجموعہ جو امام الصوفیہ حضرۃ محی الدین ابن عربی مصنف فتوحات مکی اور علامہ بونی مصنف .... شمس المعارف وحضرۃ .... حفی الشاذلی مصنف خزینۃ الاسرار حضرۃ مقاتل وغیرہ وغیرہ کے مجرب ومقبول ہیں۔ جو تاثیر میں تیر بہدف ہیں ترقی رزق ادائے قرض صحت تندرستی مقہوری دشمن اور حب تسخیر کمالات ظاہر وباطن اور تمام مقاصد دین کے واسطے اسمیں اعمال درج ہیں ۲

مجموعہ اعمال مجربہ سورہ آیۃ الکرسی

مع اسناد وخواص اعمال عجیب نادر و نایاب کتاب ہے۔ ہمیشہ اس کا عامل نائز المرام رہا آیۃ الکرسی کے صدہا عمل اس میں درج ہیں اور خدا کے فضل سے تیر بہدف ائمہ کرام وبزرگان سلف کے مختلف طریقوں سے مجرب ہیں۔ مشکل بھی ہیں اور آسان بھی۔ ایسی بیش بہا کتاب اور قیمت ۴ر چار آنے

مجموعہ اعمال مجربہ سورہ مزمل

مع موکل وطریقہ ہائے زکوٰۃ جس میں سورہ مزمل شریف کے عجیب وغریب عمل ہیں۔ آپ حیرت کریں گے کہ اعمال سورہ مزمل میں باری تعالیٰ نے کیا کیا وصف رکھے ہیں۔ اس کتاب میں سورہ واقعہ کے پانچ عمل بھی ہیں۔ محبت عداوت کشائش رزق ترقی درجات حصول روزگار۔ حل مشکلات ۶ر چھ آنے

مجموعہ اعمال مجربہ سورہ یاسین

نو ترتیب با موکل مع طریقہ زکوٰۃ نقوش اگر کوئی ایک عمل بھی ہوتا ہے تو لوگ جنگلوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ پھر بھی کوئی اٹکل پچو کسی سے کوئی عمل ہاتھ آ گیا تو گویا بادشاہت مل گئی۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ لوگ علم سے نامانوس ہیں ورنہ کتابوں میں کیا کچھ نہیں یہ مجموعہ اعمال سورہ یاسین ہی منگا کر تجربہ کیجئے قیمت ۵ر

مجموعہ اعمال مجربہ سورہ اخلاص

باموکل وطریقہ ہائے زکوٰۃ وخواص ہر قسم کے اعمال مجربہ اللہ الصمد مع طریقہ زکوٰۃ و کام کے واسطے ترکیب صلوٰۃ التسبیح ونماز مغربی واعمال چہل کاف شریف باموکل مع زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ ہر کام کے واسطے از حضرۃ محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز درج ہیں اس پر ہر عمل مجرب در تیر بہدف ہے بستہ کام اللہ کے فضل سے فوراً کھل جاتا ہے قیمت بھی بہت ہی کم یعنی ۲ر

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ ۔ دہلی

رسول اللہ صلعم کی زیارت جاگتے میں

چاہتے ہو تو ہم سے رسولنما منگا کر پڑھو۔ رسولنما کے چھ حصے اس وقت طیار ہیں۔ ہر حصے کی قیمت ۸ر ہے۔ لیکن اکھٹے طلب کیجیئگا تو چھ چھ آنے کے حساب سے بھیجدونگا۔ محصول بہر صورت خریدار کے ذمہ رہیگا۔ رسولنما کے کل حصوں کی مجموعی ضخامت ۳۰۴ صفحے ہے اور ان میں بہت بڑے بڑے لکھنے والوں کے ۱۱۸ مضمون درج ہیں جنکا اثر یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والا حقیقت محمدی تک پہنچ جاتا ہے۔ گویا ایک اعتبار سے رسول اللہ کی زیارت جاگتے میں کر لیتا ہے۔

ماہ میلاد (ربیع الاول) کے علاوہ بھی آپ رسولنما کا مطالعہ کر سکتے ہیں دیکھیئے کہ بیٹ ن کے اندر اندر آپ پر کیا کیفیات طاری ہو جاتی ہیں۔ پچھلے سال مولود کی مجلسوں میں سینکڑوں جگہ رسولنما ہی پڑھا گیا تھا۔ رسولنما کی تحریروں پر مسلمانوں کے تمام فرقوں کا اتفاق ہے۔ پھر پیرایہ بیان ازحد دلکش نظم و نثر سے آراستہ کم از کم ایک حصہ تو فوراً منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ - دہلی

مولوی ظفر علی خاں کی رائے

رسولنما کی نسبت

جناب مولوی ظفر علی خانصاحب بی اے اڈیٹر زمیندار فرماتے ہیں کہ "بہترین رسولنما جو ہماری نظر سے گزرا ہے نظام المشائخ دہلی کا رسولنما ہے۔ جس کی طرف ہم ارباب ذوق سلیم کو خاص توجہ دلاتے ہیں۔

محترم ہمعصر روزانہ دہلی گزٹ لکھتا ہے "نظام المشائخ کا رسولنما جس جانکاہی سے مرتب کیا گیا ہے قابل تحسین و آفرین ہے"

محترم ہمعصر مشرق گورکھپور لکھتا ہے "نظام المشائخ کا رسولنما نہایت آب و تاب سے شائع ہوا ہے اور ہر حیثیت سے قابل دید ہے"

محترم ہمعصر نیر اعظم مرادآباد لکھتا ہے "نظام المشائخ کا رسولنما ہر سال خاص اہتمام سے شائع ہوتا ہے اور اسمیں عمدہ عمدہ مضامین درج کئے جاتے ہیں"

محترم ہمعصر اسوۂ حسنہ میرٹھ کی رائے کا خلاصہ اس قدر ضخیم رسولنما جس میں عوام و خواص دونو کی دلچسپی اور نفع رسانی کا بدرجہ اتم لحاظ رکھا گیا ہو ابھی تک کسی پرچے نے شائع نہیں کیا سوائے نظام المشائخ کے کہ وہ ہر سال اس نیک خصوصیت میں اپنے تمام معاصرین سے سبقت لیجانے کا عادی ہو گیا ہے۔ یہ مقدس مجموعہ مضامین واقعی اسم بامسمیٰ ہو کر مسلمانوں کے مذہبی لٹریچر کے اس شعبہ کو جو سیرت نبوی کے متعلق ہے بیش قیمت نفع پہنچاتا ہے۔ اتنے بڑے مجموعہ میں خصوصاً جبکہ اس کا موضوع تالیف مخصوص کر دیا ہو۔ ہزارہا مختلف المذاق ناظرین کے لئے اول سے آخر تک دلچسپی قائم رکھنا یقیناً ایک دشوار کام ہے۔ لیکن رسولنما کے قابل مولف کو اس میں بھی کامیابی ہوئی ہے ان تمام مضمونوں میں جن سے رسولنما مزین ہوا ہے کوئی ایسا نہیں ہے جسے شروع کر کے ختم کرنا کسی طبیعت پر گراں گزرے۔ رسولنما گویا مہکتے ہوئے پھولوں کا ایک گلدستہ ہے۔ اس کی خوشبو سے محبان رسول کی روحیں فرحت و مسرت سے بیخود ہو جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ - دہلی

(اے ہمارے رسول! تم ان کافروں سے) کہدو (کہ) میں ایک روشن طریق پر ہوں (جو) میرے رب کی طرف سے (مجھے عطا ہوا ہے) اور تم اُس (یقینی امر) کو جھٹلا چکے ہو میرے پاس وہ (عذاب) نہیں ہے (جس سے میں تم کو ڈراتا ہوں اور تم اس خیال سے) اُس میں جلدی کرتے ہو (کہ تم کو میرے کہنے کا یقین نہیں ہے مگر اس میں مجھکو کوئی قدرت نہیں ہے) حکم صرف خدا کا ہے (وہ جب چاہے گا تمکو وہ عذاب دکھا بھی دیگا جس کا تم کو آج یقین نہیں ہے۔ اور وہ تو حرف بحرف حق کہتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ

کہہ اگر تحقیق میرے پاس ہوتی وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اُسکو البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور

بَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝

درمیان تمہارے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو

(اے ہمارے رسول! ان کافروں سے) کہدو (کہ) اگر میرے پاس وہ (عذاب) ہوتا جسکی تم جلدی کر رہے ہو (تو پھر) تو میرے تمہارے درمیان قصہ ہی ختم تھا (جس عذاب کا تم بار بار تقاضا کرتے ہو وہ آجاتا! اور تم کو تمہاری حرکتوں کی سزا مل جاتی) اور (گو اس وقت کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے تاہم) اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے (وہ جس وقت چاہیگا اُن کو سزا دے دیگا)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ

اور نزدیک اُسکے ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا اُن کو لیکن وہ اور جانتا ہے جو کچھ بیچ جنگل کے ہے اور

الْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ

دریا کے ہے اور نہیں گرتا کوئی پات مگر جانتا ہے اُسکو اور نہیں گرتا کوئی دانہ بیچ اندھیروں زمین کے

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے

اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جن کا اس کے سوا اور کسی کو علم نہیں ہے (تو پھر کوئی کیسے یہ جان سکتا ہے کہ جس عذاب کے بارہ میں تم اس قدر جلدی کرتے ہو وہ کب آئیگا اور اُسکا آنا خدا کے نزدیک بھی بہتر ہے یا نہیں) اور خشکی اور تری میں جو کچھ (بھی) ہے اُسے (بھی) وہ جانتا ہے اور کوئی پتہ (درخت پر سے) نہیں جھڑتا جس کا اللہ کو علم نہ ہو اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی (ایسا مخفی) دانہ نہیں ہے اور نہ (ایسی) کوئی تر اور خشک چیز ہے جو کتاب مبین (یعنی لوح محفوظ) میں نہ ہو۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ

اور وہی ہے جو قبض کرتا ہے تم کو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو کماتے ہو تم بیچ دن کے پھر

يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ

اُٹھاتا ہے تم کو بیچ اُسکے تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا پھر طرف اُسکے پھر جانا ہے تمہارا پھر خبر دیگا تم کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے۔

ع ۵ ۱۴

اور وہی تو ہے جو رات کے وقت (تو) تمکو (نیند میں) مردہ (کی طرح) کردیتا ہے اور دن میں جو (جو) کچھ تم کرتے ہو اُس کی خبر رکھتا ہے (اور وہ چاہے تو تم کو دوبارہ جاگنا نصیب نہ ہو مگر) وہ دن میں تم کو پھر اُٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ (ہر ایک شخص کی زندگی کی) مقررہ میعاد پوری ہوجائے (اور زندگی کی مقدار خواہ کتنی ہی طویل ہو آخر کار) پھر تم کو اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے پھر (وہاں) وہ تمکو بتائیگا (کہ دنیا میں) تم کیا کیا کرتے تھے (اور اُس کا کیا بدلہ ہے)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا

اور وہی ہے غالب اوپر بندوں اپنے کے اور بھیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبان یہانتک کہ جب

جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝

آتی ہے ایک کو تم میں سے موت قبض کرتے ہیں اُسکو بھیجے ہوئے ہمارے اور وہ نہیں کمی کرتے

اور وہ (خدا) اپنے بندوں پر (اس طرح) غالب (او مسلط) ہے (کہ کوئی اُسکے قبضہ و اختیار سے باہر نہیں) تم پر نگران (فرشتے) متعین کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو ہمارے فرشتے اُس کی روح قبض کرلیتے ہیں اور وہ (ہمارے حکم کی تعمیل میں کوئی) کوتاہی نہیں کرتے۔

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ

پھر پھیرے جاتے ہیں طرف اللہ کے جو کارساز انکا ہے حق خبردار ہو واسطے اُسکے ہے حکم اور وہ جلد

الْحٰسِبِيْنَ ۝

حساب لینے والا ہے

پھر (اسی طرح مرنے کے بعد سب لوگ) اپنے حقیقی مولا اللہ کے پاس واپس کردیئے جائینگے (اور) خوب

سُن لو اور یاد رکھو کہ گو غلطی سے تم کسی کو مولا و معبود سمجھتے ہو مگر حقیقت میں) فیصلہ (اور حکم) اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور وہ حساب لینے میں بہت جلدی کرے گا۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا

کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تم کو اندھیروں جنگل کے سے اور دریا کے سے پکارتے ہو تم اُسکو عاجزی سے

وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

اور چھپاکر اگر نجات دیگا ہم کو اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنے والوں سے

(اے ہمارے رسول! ان کافروں سے یہ تو) کہو کہ (جب تم) بری اور بحری مصائب میں پھنس جاتے ہو تو اُن) سے کون تمہیں نجات دیتا ہے جس کو دل ہی دل میں گڑگڑا گڑگڑا کر پکارتے ہو (اور کہتے ہو) کہ اگر اُس نے ہمیں اس (مصیبت) سے بچا لیا تو ہم ضرور اُس کا شکر ادا کریں گے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

کہہ اللہ نجات دیتا ہے تم کو اس سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو۔

(اے ہمارے رسول! یہ کافر تو بھلا اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے) کہو (کہ) اس مصیبت سے اور (اس کے علاوہ) ہر مصیبت سے اللہ ہی تمہیں بچاتا ہے (مگر افسوس کہ زبان سے شکرگزاری کا اقرار کرنے کے بعد) پھر (بھی) تم (ناشکرگزاری کرتے ہو اور اپنی نجات کو دوسرے اسباب پر محمول کر کے) شرک کے مرتکب ہوتے ہو۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ

کہہ کہ وہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر تمہارے سے یا

مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ

نیچے پاؤں تمہارے کے سے یا ملا دیوے تم کو گروہیں مختلف کر کر اور چکھاوے بعضے تمہارے کو لڑائی

بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝

بعض کی دیکھ کیونکر طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں تو کہ وہ سمجھیں۔

(اے ہمارے رسول! ان سے) کہو کہ اللہ ہی اس پر (بھی) قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر (کی طرف) سے (پتھر وغیرہ برسا کر یا ہوا وغیرہ چلا کر) یا تمہارے نیچے سے (زمین کو دھنسا کر) تمہارے لئے عذاب بھیج دے یا (اس طرح بھی وہ عذاب نازل کر سکتا ہے کہ تم میں پھوٹ ڈال دے اور) تم کو گروہ گروہ

کر کے (آپس میں) بھڑا دے اور (اس طرح) ایک کو دوسرے کی لڑائی (کا مزا) چکھا دے (اے ہمارے رسول!) دیکھو (تو) ہم کس طرح (اپنی) نشانیوں کو ادل بدل کر پیش کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھیں (اور ایمان لائیں)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ

اور جھٹلایا اسکو قوم تیری نے اور وہ سچ ہے کہہ نہیں میں اوپر تمہارے داروغہ

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

واسطے ہر چیز کے وقت ہے قرار پکڑنے کا اور البتہ جان لوگے۔

اور (اے ہمارے رسول!) تمہاری قوم نے اس (قرآن) کی تکذیب کی حالانکہ وہ (کتاب) برحق ہے اگر یہ ایسی کھلی ہوئی نشانیوں کے بعد بھی قرآن کو اور قرآن نازل کرنے والے کو نہیں مانتے تو نہ مانیں تم انکے ذمہ دار نہیں ہو ان سے صاف طور پر کہدو کہ میں تم پر کوئی داروغہ (بنا کر) نہیں (بھیجا گیا) ہوں (اور اگر تم نہیں مانو گے تو اس کی ذمہ داری کچھ مجھ پر نہیں آئیگی۔ تم ہی اپنے کیئے کا مزہ چکھو گے میرا کام صرف اسقدر ہے کہ تم کو خدا کا پیغام پہنچا دوں اس پر عمل کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ) ہر خبر (کی تصدیق) کا ایک وقت مقرر ہے اور تم کو عنقریب معلوم ہو جائیگا (کہ قرآن کی خبریں اور اس کے وعدے اور وعیدیں کہاں تک درست ہیں)

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ

اور جب دیکھے تو ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے پس منہ پھیرلے

عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا

ان سے یہاں تک کہ بحث کریں بیچ بات کے سوائے اسکے اور اگر

يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ

بھلاوے تجکو شیطان پس مت بیٹھ پیچھے یاد آنے کے ساتھ

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

قوم ظالموں کے

اور (اے ہمارے رسول!) جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری نشانیوں کا مذاق اڑا رہے ہیں تو تم ان (کے پاس) سے (اس وقت تک کیلیئے) الگ ہو جاؤ جب تک کہ وہ (ہماری نشانیوں کے مذاق

کو چھوڑ کر) دوسری باتوں میں نہ لگ جائیں اور اگر شیطان (کبھی ہماری یہ نصیحت) تمہیں (اور تمہارے ساتھیوں کو) بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد (اس نصیحت پر عمل کرو اور) ان ظالموں کے ساتھ (ہرگز) نہ بیٹھو۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ

اور نہیں اوپر اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں حساب اُن کے سے کچھ و لیکن

ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

نصیحت کرنا ہے تو کہ وہ بچیں

اور (اگر باوجود احتیاط کے ایسی مجالس سے سابقہ پڑ ہی جائے تو) ان مذاق کرنے والوں کے اعمال کا کوئی حساب اُن لوگوں کو نہیں دینا ہوگا جو (خدا سے) ڈرتے ہیں البتہ (ایسی حالت میں متقیوں کا فرض صرف ان مشرکین کو) نصیحت کرنا ہے شاید وہ (اس طرح بار بار کی یاددہانی سے متاثر ہو کر) پرہیزگار بن جائیں (اور خدا کی نشانیوں کا مذاق اُڑانا چھوڑ دیں)

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ

اور چھوڑ دے اُن لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور تماشا اور فریب دیا ہے اُن کو

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ

زندگانی دنیا کی نے اور نصیحت کر ساتھ اس کے اس سے کہ ہلاک میں سونپا جاوے ہر ایک جی بسبب اس چیز کے

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ

نہ ہو واسطے اُس کے سوائے اللہ کے دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا اور اگر بدلا دیوے

كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا

سارے بدلے نہ لیا جاوے گا اُس سے یہی لوگ ہیں کہ سونپے گئے ہلاک میں

بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا

بسبب اُسکے جو کمایا ہے واسطے اُن کے پینا ہے گرم پانی سے اور عذاب ہے درد دینے والا بسبب اُسکے

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○

کہ تھے کفر کرتے

ع ۸ ۱۴

اور (اے ہمارے رسول!) اُن لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو جنہوں نے اپنے مذہب کو لہو و لعب بنالیا ہے اور جن کو (اس) دنیا دی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے اور اس (قرآن) کے ذریعہ اُنکو یہ یاد دلاتے رہو کہ (لہو و لعب سے باز آجاؤ) مبادا کوئی شخص اپنے اعمال کے بدلہ میں (بُری طرح) مبتلائے آفت نہ ہو جائے (ایسا مبتلائے آفت) کہ اللہ کے سوا نہ تو اُس کا کوئی مددگار ہو اور نہ کوئی سفارش کرنے والا اور اگر وہ دُنیا بھر کا بھی معاوضہ دینا چاہے تو قبول نہ کیا جائے (کیونکہ) جو لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے پکڑے جائیں گے اُن کے لیئے (دوزخ میں) اُن کے کفر کی وجہ سے پینے کو گرم کھولتا ہوا پانی ہوگا اور (نہایت) دردناک عذاب (دیا جائیگا)۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا

کہہ کیا پکاریں ہم سوائے اللہ کے اُس چیز کو کہ نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر دے ہم کو

وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی

اور کیا پھیرے جاویں ہم اوپر ایڑیوں اپنی کے پیچھے اس وقت کے کہ ہدایت کی ہم کو اللہ نے مانند اُس شخص کے

اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ لَهٗۤ

کہ ڈالدیا ہے اُس کو شیطانوں نے بیچ زمین کے سراسیمہ واسطے اُسکے

اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى

یار ہیں کہ پکارتے ہیں اُس کو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس کہہ تحقیق ہدایت

اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ وَ

اللہ کی وہی ہے ہدایت اور حکم کیئے گئے ہیں ہم یہ کہ مطیع ہوئیں واسطے پروردگار عالموں کے اور

اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ

یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرو اُس سے اور وہی ہے وہ شخص کہ طرف اس کے

تُحْشَرُوْنَ ۝

اکٹھے کیئے جاوُ گے

(اے ہمارے رسول! ان مشرکوں سے) کہو کیا (تمہاری طرح) ہم (بھی) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کریں جو نہ (تو) ہم کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتی ہیں اور جبکہ اللہ ہم کو ادین

حق کا) سیدھا راستہ دکھا چکا تو (کیا) اس کے بعد (بھی) ہم پھر اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں (اور ہماری وہ کیفیت ہو) جیسے کسی کو شیطانوں نے (جس کو بھوت پریت کہتے ہیں) جنگل میں بھٹکا دیا ہو (اور وہ حیران (و سرگردان پھرتا) ہو (اور) اُس کے ساتھی (گو) اُسکو (یہ کہکر) سیدھے راستہ کی طرف بلاتے ہوں کہ ہمارے پاس آ (مگر وہ اُن کی طرف متوجہ نہو تا ہو (اے ہمارے رسول! تم ان مشرکوں سے) کہدو کہ سیدھا راستہ تو بس اللہ ہی کا بتایا ہوا راستہ ہے (ہم اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار نہیں کر سکتے) ہمکو (تو یہی) حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے سامنے سر تسلیم خم کردیں اور (اُسکے احکام کو بجالائیں سب سے بڑا حکم اس کا تم سب کے لیے) یہ (ہی) کہ تم نماز ادا کرتے رہو اور خدا سے ڈرا کرو۔ وہی تو ہے جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ

اور وہی ہے وہ شخص جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ساتھ حق کے اور جس دن کہتا ہے کہ ہو

فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ

پس ہو جاتا ہے بات اُسکی سچ ہے اور واسطے اُسی کے بادشاہی ہے جس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے جاننے والا ہے

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

غیب کا اور ظاہر کا اور وہی ہے حکمت والا خبردار

اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا ہے (جیسا کہ پیدا کرنے کا حق تھا) اور جس وقت وہ (قیامت سے) کہیگا (کہ) ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جائیگی۔ (اور) اُسکا قول سچا ہے (قیامت ضرور ہوگی) اور جس روز صور پھونکا جائیگا (اُس روز بس) اُسی کی حکومت ہوگی۔ وہ ہر ظاہر اور پوشیدہ بات کا جاننے والا ہے (ہر عمل کا بدلہ دیگا خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ) وہ بڑی حکمت والا (ہے کہ اُس کا کوئی کام حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں اور بڑا) خبردار ہے (کہ کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ

اور جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزر کے کیا پکڑتا ہے تو بتوں کو معبود تحقیق میں

اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

دیکھتا ہوں تجکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے۔

اور (اے ہمارے رسول! ان مشرکین سے کہو کہ تم اپنے آپ کو مذہب ابراہیمی کا پیرو بتاتے ہو مگر اُس وقت کو تو یاد کرو) جب (حضرت) ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا کہ کیا تم بتوں کو (اپنا) معبود بناتے ہو؟

ہیں (تو) تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا پاتا ہوں (تو اے مشرکو! اگر واقعی تم مذہب ابراہیمی کے پیرو ہو تو تم کو بت پرستی نہ کرنی چاہیئے)

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

اور اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور تاکہ ہووے

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا

یقین لانے والوں سے پس جب ڈھانپ لیا اُس کو رات نے دیکھا ایک تارے کو کہا یہ ہے

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

رب میرا پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپ جانیوالوں کو

اور (جس طرح ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کی گمراہی کی حقیقت سے آگاہ کر دیا) اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ اُن کو (ہماری وحدانیت کا) کامل یقین ہو جائے۔ چنانچہ جب رات (کی تاریکی) اُن پر چھا گئی (اور) اُنہیں ایک (روشن ستارہ نظر آیا (تو اُسے دیکھ کر) کہنے لگے یہ ہے میرا رب (مگر) پھر جب وہ غائب ہو گیا تو بولے میں غائب ہونے والی چیزوں کو پسند نہیں کرتا (اور اس لائق نہیں سمجھتا کہ اُنہیں معبود بنایا جائے)

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ

پس جب دیکھا چاند کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ

يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝

ہدایت کریگا مجکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤنگا میں قوم گمراہوں سے

پھر جب آپ نے چاند کو چمکتا دیکھا (تو) کہا (وہ نہیں) میرا رب یہ ہے پھر جب چاند (بھی) غروب ہو گیا (تو آپنے دوبارہ اپنی غلطی محسوس کی اور پریشان ہو کر) کہا (کہ) اگر میرے پروردگار نے میری رہنمائی (اور دستگیری) نہ کی تو میں (بھی) یقیناً گمراہوں کے زمرہ میں (داخل) ہو جاؤں گا۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ

پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا یہ ہی سب سے بڑا پس جب چھپ گیا

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

کہا اے قوم میری تحقیق میں بیزار ہوں اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم

پھر جب آپ نے سورج کو جگمگاتا دیکھا تو کہنے لگے (کہ) یہ (ضرور) میرا رب ہے (کہ) یہ سب سے بڑا ہے (اور اسکا نور سب پر غالب ہے مگر) پھر جب سورج (بھی) غروب ہو گیا تو آپ نے کہا (کہ) اے میری قوم (کے لوگو!) جن (جن چیزوں) کو تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو (وہ تو خود مجبور اور کسی دوسرے کے محکوم ہیں) مجھے اُن سے کچھ واسطہ نہیں۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا

تحقیق میں نے متوجہ کیا مُنھ اپنے کو واسطے اس کے جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو توحید کرنیوالا ہوکر

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي

اور نہیں میں شریک لانے والوں سے اور جھگڑا کیا اس سے قوم اسکی نے کہا کیا جھگڑتے ہو تم مجھسے بیچ

اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي

اللہ کے اور تحقیق راہ دکھائی اُسنے مجکو اور نہیں ڈرتا میں اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھ اُسکے مگر یہ کہ چاہے رب میرا

شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝

کچھ سما لیا رب میرے نے ہر چیز کو علم میں کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم

(اور) میں (تو) سب طرف سے ہٹا کر اب اپنا رُخ صرف اُسی (ذات پاک) کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور (جب حضرت ابراہیم کے اس کہنے پر) ان کی قوم (کے لوگ) اُن سے جھگڑنے لگے (تو) آپ نے کہا (کہ) کیا تم مجھ سے اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ مجکو راہ حق دکھا چکا ہے (تمہاری باتوں کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوگا) اور میں تمہارے اُن معبودوں سے جنکو تم (خدا کے ساتھ) شریک کرتے ہو ڈرتا نہیں (وہ مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکینگے اور بالفرض اگر کسی وقت مجکو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ تمہارے معبودوں کی طرف سے نہ ہوگی ہاں) اگر میرا پروردگار ہی کوئی بات چاہیگا (تو یہ دوسرا امر ہے تم کیا جانو) میرا پروردگار (تو) ہر چیز کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے کیا تم (اتنا بھی) نہیں سوچتے۔

وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ

اور کیونکر ڈروں میں اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہیں ڈرتے ہو تم یہ کہ تحقیق تم شریک مقرر کرتے ہو تم ساتھ اللہ

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ

کے اُس چیز کو کہ نہیں اُتاری اللہ نے ساتھ اُسکے اوپر تمہارے دلیل پس کونسا دونوں فرقوں میں سے بہت لائق ہے ساتھ امن کے

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اگر ہو تم جانتے ۔

منزل دوم

اور (یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ ہم حق پر ہیں اور تم ناحق پر ہو) میں اُن (چیزوں) سے کیوں ڈروں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھیراتے ہو جبکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کر لیا ہے جن کے (معبود ہونے کے) متعلق اللہ نے کوئی سند تمہارے پاس نہیں بھیجی (اب) اگر تم میں (ذرا بھی) سمجھ ہے (تو تم ہی بتاؤ کہ ہم دونوں فریقوں میں سے) کون سا فریق امن (و اطمینان) کا زیادہ مستحق ہے (بے خوف اور مطمئن مجھے ہونا چاہیئے یا تمہیں ؟)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہیں ملایا انہوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے انہیں کے ہے امن اور وہی

مُّهْتَدُوْنَ ۟

راہ پائے ہوئے ہیں

(ظاہر ہے کہ) جو لوگ (معبود حقیقی پر) ایمان لائے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک سے محفوظ رکھا ہے صرف انہی کے لیئے امن (و اطمینان) ہے اور وہی سیدھے راستہ پر چل رہے ہیں۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ

اور یہ دلیل ہماری ہے دی تھی ہم نے وہ ابراہیم کو اوپر قوم اُسکی کے بلند کرتے ہیں ہم درجوں میں جسکو چاہتے ہیں

اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۟

تحقیق رب تیرا حکمت والا علم والا ہے

اور یہ ہماری دلیل تھی (جو) ہم نے ابراہیم کو اُن کی قوم کے مقابلہ میں (پیش کرنے کیلیئے) بتائی تھی (اور) ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں (اور اے رسول!) تمہارا پروردگار بڑے علم اور حکمت والا ہے (وہ جس کے مرتبوں میں اضافہ کرتا ہے کسی مصلحت ہی سے کرتا ہے)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ

اور دئے ہم نے واسطے اُسکے اسحٰق اور یعقوب ہر ایک کو ہدایت کی ہم نے اور نوح کو ہدایت کی ہم نے پہلے اس سے اور

ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَ

اولاد اُس کی میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۟ۙ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ

اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو اور زکریا کو اور یحیٰے کو اور عیسٰے کو اور

ع ۹ | ۱۴ | ۱۵

اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ
الیاس کو ہر ایک صالحوں سے تھا اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس

وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
اور لوط کو اور ہر ایک کو بزرگی دی ہم نے اوپر عالموں کے اور باپوں اُن کے سے اور اولاد اُنکی سے

وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اور بھائیوں ان کے سے اور پسند کیا ہم نے اُن کو اور ہدایت کی ہم نے اُن کو طرف راہ سیدھی کے

اور ہمنے ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب (جیسے بیٹے اور پوتے) عطا کیے (اور) ان سب کو راہ (ہدایت) دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو (بھی ہمنے راہ حق کی) ہدایت کی تھی اور اُنہی کی اولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسےٰ اور ہارون (ہیں جن) کو (ہمنے ہدایت دی) اور ہم نیک کام کرنے والوں کو ایسے ہی صلے دیا کرتے ہیں (کہ اُن کو اولاد صالح عطا کرتے ہیں) اور زکریا اور یحیےٰ اور الیاس (کو بھی ہمنے ہدایت یاب کیا یہ) سب (ہمارے) نیک بندوں میں سے ہیں۔ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو (بھی) اور (ان میں سے) ہر ایک کو (اُس وقت کے) تمام اہل جہان پر فضیلت دی۔ اور (نہ صرف انہی کو بلکہ) اُن کے آباؤ اجداد اور ان کی اولاد اور اُن کے بھائی بندوں میں سے (بھی) بعض کو اور ہمنے ان (سب) کو برگزیدہ کیا اور ان کو راہ راست دکھائی۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ
یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اسکے جس کو چاہے بندوں اپنے سے اور اگر

اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
شریک کرتے البتہ کھوئی جاتی اُن سے جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے

یہ اللہ کی رہنمائی ہے اسکے ذریعہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے راہ حق پر لگا دیتا ہے اور اگر وہ تمام مذکورہ پیغمبر بھی جنکے یہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں) شرک کرتے ہوتے تو اُن کے (تمام نیک) کام جو انہوں نے کیے تھے بیکار ہو جاتے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ
یہ لوگ ہیں وہ جو دی ہمنے اُنکو کتاب اور حکم اور نبوت بس اگر

يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ
کفر کریں ساتھ اسکے یہ لوگ بس تحقیق مقرر کیا ہے ہم نے ساتھ اسکے اس قوم کو کہ نہیں ساتھ اُسکے کفر کرنے والے

یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے (اپنی) کتاب عطا فرمائی اور شریعت و نبوت (دی) تو یہ (مشرکین مکہ) اگر ان چیزوں کا انکار کرتے ہیں کریں۔ ہمنے اُن (پر ایمان لانے) کے لئے ایسے لوگوں کو مقرر کردیا ہے جو ایمان لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور) ان چیزوں کے منکر نہیں ہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ

یہ لوگ ہیں جن کو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھ ہدایت اُن کی کے پیروی کر تو کہہ نہیں سوال کرتا میں تم سے

عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ۝

اوپر اسکے بدلا نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے

ع ۸ ۱۶

یہ لوگ وہ تھے جن کو اللہ نے راہ حق دکھائی تھی لہذا (اور کوئی ان کی پیروی کرے یا نہ کرے) تم انہی کے طریقہ پر چلو (اور ان کافروں سے) کہدو (کہ) میں اس (قرآن کی تبلیغ) پر (جو مذکورہ پیغمبروں کی تعلیم کا مجموعہ ہے) تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا یہ (قرآن تو) تمام دنیا کے لوگوں کے لئے بس ایک (دفتر) نصیحت ہے (جو اس پر عمل کرے گا خود نفع اُٹھائیگا۔ میری ذاتی غرض اس میں کچھ نہیں ہے)

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ

اور نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اس کی کا جس وقت کہا اُنہوں نے نہیں اُتارا اللہ نے اوپر کسی آدمی کے

شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا

کچھ کہہ کس نے اُتارا ہے کتاب کو وہ جو لایا تھا اُسکو موسیٰ روشنی

وَهُدًى لِلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ

اور ہدایت واسطے لوگوں کے کرتے ہو تم اُسکو ورق ورق ظاہر کرتے ہو تم اُسکو اور چھپاتے ہو

كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ

بہت اور سکھائے گئے ہو وہ جو نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمہارے کہہ

اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۝

اللہ نے پھر چھوڑ دے اُنکو بیچ بحث اپنی کے کھیلتے۔

اور (ان یہودیوں نے) جیسا کہ اللہ کو پہچاننے کا حق تھا اللہ کو نہیں پہچانا جب (ہی تو تمہاری ضد میں آ کر یہ) کہدیا کہ اللہ نے کسی انسان پر (از قسم کتاب کوئی) چیز نازل نہیں کی (گویا اُنہوں نے کسی انسان پر کتاب

کا نازل کرنا خدا کی قدرت سے بعید سمجھا ان سے یہ تو) پوچھو کہ اُس کتاب کو کس نے نازل کیا تھا جسے موسیٰ لیکر آئے تھے جو لوگوں کے لیئے ایک روشنی اور (ذریعہ) ہدایت تھی (اور) جس کو تمنے ورق ورق (کرکے) رکھ چھوڑا ہے (ان میں سے جن کا ظاہر کرنا اپنے حق میں مفید سمجھتے ہو) انہیں ظاہر کرتے ہو اور بہت سی باتیں (جنہیں تم ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ انہیں) چھپاتے ہو اور (جس کتاب کے ساتھ تمہارا یہ سلوک ہے وہی تو تھی جس کے ذریعہ سے) تم کو وہ کچھ سکھایا گیا جسے نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا (اے ہمارے رسول! یہ تو اس کا کیا جواب دینگے) تم (ہی) کہدو (کہ وہ کتاب) اللہ (ہی) نے (نازل کی تھی) اسکے بعد (بھی اگر یہ لوگ انسان پر کتاب نازل ہونے کے قائل نہ ہوں تو) ان کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی خرافات میں مشغول رہیں۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور یہ کتاب ہے اُتاری ہے ہم نے اُسکو برکت والی سچا کرنے والی اُس چیز کو کہ آگے اُسکے ہے

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

اور تو کہ ڈراوے تو مکے والوں کو اور اُن کو کہ گرد اسکے ہیں اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہیں ساتھ اُسکے اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں

اور (تم اطمینان رکھو کہ جس طرح توریت کو ہمنے نازل کیا تھا اسی طرح) یہ (قرآن بھی آسمانی) کتاب ہے (جسے) ہم (ہی) نے نازل کیا ہے (اور یہ) برکت والی (کتاب) ہے (اور) پہلی کتابوں (توراۃ انجیل وغیرہ) کی تصدیق کرنیوالی (کتاب) ہے (اور اسے اس لیئے اُتارا گیا ہے) تاکہ تم (اے رسول! اس کے ذریعہ) باشندگان مکہ اور اسکے چاروں طرف کے لوگوں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈراؤ۔ اور جنہیں آخرت کا یقین ہے وہ (تو) اس (کتاب) پر (فوراً) ایمان لے آتے ہیں اور (خالی ایمان ہی نہیں لے آتے بلکہ عملاً اس کا ثبوت دیتے ہیں) وہ اپنی نماز (کی طرف) سے (ہوشیار اور) خبردار (رہتے) ہیں (نماز میں کبھی) تساہل نہیں برتتے کہ نماز ہی مومنوں کی سب سے بڑی نشانی ہے)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَ

اور کون ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ یا کہتا ہے وحی کی گئی طرف میرے اور

لَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ

نہ وحی کی گئی تھی طرف اُسکے کچھ اور جو کہتا ہے نازل کرونگا میں بھی مانند اُس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے اور کاشکے

تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا

دیکھے تو جس وقت کہ ظالم بیچ سختیوں موت کے اور فرشتے کھول رہے ہیں

اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

ہاتھ اپنے نکالو جانوں اپنی کو آج کے دن بدلا دیے جاؤ گے تم عذاب رسوائی کا

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

بسبب اسکے کہ تھے تم کہتے اوپر اللہ کے سوائے حق کے اور تھے تم نشانیوں اسکی سے تکبر کرتے

اور اُس شخص سے زیادہ ظالم (اور) کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹا اتہام لگائے۔ یا جو ایسی حالت میں کہ اسکی طرف وحی (وحی) کچھ نہ بھیجی گئی ہو کہنے لگے کہ مجھ پر وحی آئی ہے (اور میں خدا کا رسول ہوں) اور (نیز اُس سے زیادہ بھی اور کون ظالم ہو سکتا ہے) جو (یہ) کہتا ہے کہ جس (کلام) کو (تم بیان کرتے ہو کہ) اللہ نے نازل کیا ہے میں (بھی) اُسی طرح کا (کلام) لا سکتا ہوں۔ اور (اے رسول اکاش) تم (ان) ظالموں کو اس وقت دیکھو (جب) کہ (یہ) موت کی سختیوں میں (مبتلا ہوں اور فرشتے (یہ کہتے ہوئے ان کی طرف) اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں (کہ لاؤ) اپنی جانیں نکالو (اور ہمارے حوالہ کرو کہ) آج تم کو ذلت کی سزا دی جائیگی اسواسطے کہ تم اللہ پر جھوٹے اتہام باندھتے تھے اور اُسکی آیات (پر ایمان لانے) سے اپنے آپ کو برتر سمجھتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا

اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے جیسا پیدا کیا تھا ہم نے تمکو پہلی بار اور چھوڑ دیا تم نے جو

خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ

دیا تھا ہم نے تمکو پیچھے پیٹھ اپنی کے اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمہارے شفاعت کرنیوالے تمہارے ان کو جنکو

زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ

دعوے کرتے تھے تم یہ کہ وہ بیچ تمہارے شریک ہیں البتہ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا اور کھویا گیا تم سے

مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

جو کچھ تھے تم دعوے کرتے۔

اور (پھر قیامت کے دن ہم ان سے خطاب کرینگے کہ) آج (آخر) تم ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے جس طرح (تنہا) ہم نے تم کو (دنیا میں) پہلی مرتبہ (بھیجا تھا اور) پیدا کیا تھا اور (یار دوست۔ روپیہ پیسہ) جو کچھ ہمنے

تمکو (تمہاری دنیا کی زندگی میں) دیا تھا (وہ سب) اپنے پیچھے چھوڑ آئے اور (آج) ہم تمہارے ساتھ تمہارے (اُن) سفارشیوں کو (بھی) نہیں دیکھتے جنکے متعلق تمہارا خیال تھا کہ وہ تم (کو پیدا کرنے اور پالنے) میں (ہمارے) شریک ہیں اب (اُن کے اور) تمہارے درمیان کا رابطہ جاتا رہا اور جو کچھ تم خیال کرتے تھے وہ گیا گزرا ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ فٰلِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ

تحقیق اللہ پھاڑنے والا ہے دانوں کا اور گٹھلیوں کا نکالتا ہے زندے کو مردے سے اور نکالنے والا ہے

الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ○

مُردے کو زندہ سے یہی ہے اللہ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو

(لوگو! تم بڑی بھول میں ہو) اللہ (ہی) ہے جو (زمین کے اندر سے) دانہ اور گٹھلی کو پھوڑ کر نکالتا ہو (اور اُن حقیر سی چیزوں سے گیاہ و درخت پیدا کرتا ہے وہی) بے جان (اور مردہ چیز) سے زندہ (اور جاندار چیز) کو نکالتا ہے اور (وہی) زندہ سے مردہ کا نکالنے والا ہے۔ (اور لوگو!) وہی تو (تمہارا) اللہ ہے پھر تم (اُس معبود برحق کو چھوڑ کر ادھر اُدھر) کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہو۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا

پھاڑنے والا ہے صبح کا اور کیا ہے رات کو آرام اور سورج اور چاند کو گردش دینے والے

ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○

یہ ہے اندازہ غالب علم والے کا

(وہی) صبح کا نمودار کرنیوالا ہے اور (اُسی نے) رات کو آرام کیلئے اور سورج اور چاند کو حساب کیلئے بنایا ہے یہ (رات اور دن اور سال و ماہ کے) اندازے (اُسی) زبردست (اور) دانا کے باندھے ہوئے ہیں۔

وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ

اور وہ ہے جس نے کیا ہے واسطے تمہارے تاروں کو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اُسکے بیچ اندھیروں جنگل کے

وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○

اور دریا کے تحقیق مفصل بیان کیں ہمنے نشانیاں واسطے اُس قوم کے کہ جانتی ہیں

اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لیئے (سہولت بہم پہنچانے کو) ستارے بنا دئیے ہیں کہ تم خشکی و تری کی تاریکیوں میں اُن کے ذریعہ راستہ معلوم کر سکو (ان دلائل سے) ہم نے اُن لوگوں کے لیئے جو (ذرا بھی) عقل (و سمجھ) رکھتے ہیں (اپنی) نشانیوں کو خوب صاف کر دیا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ

اور وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے پس واسطے تمہارے جگہ رہنے کی ہے اور جگہ سونپے

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝

تحقیق بیان کیں ہمنے نشانیاں واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتی ہیں

اور (سنو۔ اللہ) وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے (صرف) ایک شخص (آدم) سے تم (سب) کو پیدا کیا پھر (پیدا ہونے کے بعد تمہارے دو ٹھکانے ہوتے ہیں۔ دنیا اور آخرت۔ سو آخرت تو) زیادہ رہنے کی جگہ ہے اور (دنیا) تھوڑے عرصہ رہنے کی جگہ ہمنے اُن لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں (اپنی) نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ

اور وہی ہے جس نے اُتارا آسمان سے پانی پس نکالیں ہم نے ساتھ اُسکے بوٹیاں ہر چیز کی

فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ

پس نکالا ہم نے اُس سے سبزہ نکالتے ہیں ہم اُس میں سے دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا اور کھجور میں سے

مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

گابھے اُس کے سے خوشے ہیں جھکے ہوئے نزدیک اور نکالتے ہیں باغ انگوروں کے اور زیتون کے

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

اور انار کے یکساں اور غیر یکساں دیکھو طرف پھل اُسکے کے جب

اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

پھل لاوے اور طرف پکنے اُسکے کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتی ہیں

اور وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس (پانی) کے ذریعہ ہم نے ہر قسم کی نباتات اُگائی (اور) پھر ہم نے اُس (نباتات) میں سے سبز سبز شاخیں نکالیں (اور) شاخوں میں سے ہم (ایسے خوشے) نکالتے ہیں (جنکے) دانے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے (ہوتے ہیں) اور کھجور کے گابھے سے (ایسے) خوشے (پیدا کرتے ہیں جو پھلوں کے بوجھ سے زمین پر) جھکے پڑتے ہیں اور (اسی پانی سے) ہمنے انگور اور زیتون اور انار کے باغ (کھڑے کر دیے جنکے پھل) ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور نہیں بھی ملتے جلتے (پھل ہونے کے اعتبار سے

سب پھل ایک ہیں لیکن مزا ہر ایک کا الگ الگ ہے لوگو! ذرا) ہر درخت کے پھل کو دیکھو (توکہ) جب وہ (درخت) پھل لاتا ہے (توکس طرح لاتا ہے) اور (پھر) اس (پھل) کے پکنے کو (دیکھو کہ وہ کس طرح پکتا ہے۔ اگر غور و فکر کی عادت ہو اور عقل و دانش سے کام لیا جائے تو) ان چیزوں میں اہل ایمان کے لیے (اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہی) نشانیاں ہیں۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ

اور ٹھہراتے ہیں واسطے اللہ کے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے انکو اور باندھ لیے واسطے اسکے بیٹے

وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۟

اور بیٹیاں بغیر علم کے پاک ہے وہ اور بلند ہے اس چیز سے کہ صفت بیان کرتے ہیں اسکی

ع ۱۲/۶ ۱۸

اور (لوگوں نے اس کے برخلاف) اللہ کے ساتھ جنوں کو شریک ٹھہرا لیا ہے حالانکہ (وہ کسی طرح خدا کے شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ خود) جنوں کو (بھی) اللہ (ہی) نے پیدا کیا ہے۔ اور (صرف یہی نہیں بلکہ ان نادانوں نے) بغیر کسی معلومات کے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں (بھی) فرض کر رکھی ہیں۔ اللہ اُن باتوں سے جنکی یہ لوگ اُس کی طرف نسبت کرتے ہیں پاک اور برتر ہے۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ

پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا کیونکر ہو واسطے اسکے اولاد اور

لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ

نہ تھی واسطے اسکے عورت اور پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ساتھ ہر چیز کے

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟

جاننے والا ہے

وہ آسمان اور زمین کا موجد ہے (اور) اُسکے اولاد کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ اُس کی کوئی بیوی (ہی) نہیں ہے (وہ تو صرف موجد و خالق ہے) اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی (اپنی مخلوقات میں سے) ہر شے کے متعلق (ہر قسم کا) علم رکھتا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا نہیں کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا

فَاعْبُدُوْهُ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

پس عبادت کرو اُسکو اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے

یہی اللہ (جس کی اتنی صفتیں بیان ہوئی ہیں) تمہارا (حقیقی) پروردگار ہے۔ اُس کے سوا اور کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے (وہی) ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے لہٰذا تم (سب کو چھوڑ کر) اُس کی (اور صرف اُس کی) عبادت کرو۔ اور وہی ہر چیز کا (جس کو اُس نے پیدا کیا ہے) نگہبان ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ

نہیں پاتیں اُسکو نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو اور وہی ہے

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

باریک دیکھنے والا خبردار

(مخلوق کی) آنکھیں اُسے نہیں دیکھ سکتیں اور وہ (سب کی) آنکھوں کو دیکھتا ہے وہ نہایت باریک بیں (اور) باخبر ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج

تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں پروردگار تمہارے سے پس جس نے دیکھ لیا پس واسطے جان اپنی کے

وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ط وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝

اور جو کوئی اندھا ہوا پس اوپر جان اُسکی کے اور نہیں ہیں تم پر نگہبان

(اور اے ہمارے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دو کہ) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (ایسے) دلائل آچکے ہیں (جن کے ذریعہ تم راہِ حق کو بآسانی معلوم کر سکتے ہو) پھر (اس انعامِ الٰہی کے بعد) جو شخص (اُن سے فائدہ اُٹھاتا اور راہِ حق کو) دیکھ لیتا ہے تو (اس سے) اُسی کو فائدہ ہوگا اور جو شخص (دنیاوی جاہ وحشم کے خیال سے) اندھا ہو جاتا ہے (اور راہِ حق کو نہیں دیکھتا) تو اس کا وبال (بھی) اُسی پر پڑے گا۔ اور میں تمہارا کوئی نگراں نہیں ہوں (میرا کام صرف ان دلائلِ حق کا تم کو پہنچا دینا ہے اور بس)

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ

اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہیں وہ کہ پڑھ لیا تو نے اور تو کہ بیان کریں ہم اُس کو

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۝

واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہیں

اور ہم اسی طرح (اپنی) نشانیوں کو مختلف (مختلف) پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں (تاکہ تم لوگوں میں اللہ کی وحدانیت کی پوری طرح تبلیغ کرسکو) اور تاکہ (مشرک ایک اُمّی سے ایسی نشانیاں سُنکر ایمان نہ لانے کا نیا بہانہ گھڑلیں اور) کہیں (کہ تمنے تو یہ باتیں) کسی سے پڑھ لی ہیں (ورنہ تم کو ان کا علم کیونکر ہو سکتا تھا) اور تاکہ جو لوگ جانتے (اور سمجھتے ہیں) اُنکے لیئے ہم اس (قرآن) کو (جو ہماری سب سے بڑی نشانی ہے) خوب اچھی طرح ثابت کردیں (کہ وہ کسی انسان کے خیالات نہیں ہیں بلکہ کسی) ایسی ہستی کے احکامات اور دلائل ہیں جو انسانی ادراک کی دسترس سے بالاتر ہے۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ

پیروی کر اُس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف تیرے رب تیرے سے نہیں کوئی معبود مگر وہ اور مُنھ پھیر لے

عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ۝

شرک کرنے والوں سے

(اور اے رسول! کوئی ان آیات پر ایمان لائے یا نہ لائے تم اُس طریقہ کی پیروی کرتے رہو جو تمکو تمہارے پروردگار کی طرف سے بتایا جاتا ہے (کیونکہ نہ اُسکے سوا اور کوئی عبادت کے قابل ہے (اور نہ کسی کا بتایا ہوا طریقہ پیروی کے لائق ہو سکتا ہے) اور مشرکوں (کے ایمان نہ لانے اور ان واضح دلائل کو تسلیم نہ کرنے کا کوئی خیال نہ کرو اور اُن) سے الگ رہو۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

اور اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے اور نہیں کیا ہم نے تجھکو اوپر اُن کے

حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۝

نگہبان اور نہیں ہے تو اوپر اُن کے داروغہ

اور (اے رسول!) اگر اللہ چاہتا تو یہ (لوگ) شرک نہ کرتے۔ اور (اے رسول!) ہمنے تمکو اُنپر نگراں (مقرر) نہیں کیا ہے (کہ تم اُنکو اُنکے شرک سے بھی باز رکھو) اور نہ تم اُنکے ذمہ دار ہو (کہ اُنکے قصوروں پر تمسے کوئی مطالبہ ہوگا۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ

اور مت بُرا کہو اُن لوگوں کو کہ پکارتے ہیں سوائے خدا کے پس بُرا کہنے لگیں گے خدا کو

عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ط كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص ثُمَّ اِلٰى

زیادتی سے بے سمجھے اسی طرح زینت دی ہم نے واسطے ہر ایک فرقے کے عمل اُنکے کو پھر طرف

رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

پروردگار اُنکے کی ہے پھر جانا اُن کا پس خبر دے گا اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے عمل کرتے

اور (اے رسول! مسلمانوں سے کہدو کہ) تم اُن لوگوں کو بُرا مت کہو جو خدا کو چھوڑ کر اوروں کی عبادت کرتے ہیں ورنہ وہ نادانی میں (آکر) حد سے بڑھکر خدا کو بُرا کہیں گے۔ ہر قوم کے اعمال کو ہم نے اسیطرح اُن کی نظر میں پسندیدہ بنا رکھا ہے (لیکن اُنہیں دنیا میں ہمیشہ آزاد نہیں چھوڑا جائیگا بلکہ آخر کار) پھر اُن (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا تب (وہاں) وہ اُن کو (بخوبی بتا دیگا (کہ) وہ (دنیا میں) جو کچھ کرتے تھے (وہ کہاں تک درست تھا)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا

اور قسم کھائی تھی اُنہوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسموں اپنی کی البتہ اگر آویگی اُن کے پاس کوئی نشانی البتہ ایمان لاوینگے ساتھ اسکے کہہ سوائے اسکے نہیں

الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

کہ نشانیاں نزدیک اللہ کے ہیں اور کیا چیز معلوم کرواتی ہے تمکو کہ تحقیق جب آوے گی نہیں ایمان لاویں گے

اور یہ (کفار) بڑے زور شور سے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اگر اُنکی مطلوبہ نشانیوں میں سے) کوئی نشانی اُنکے پاس آگئی تو وہ اُسپر ضرور ایمان لے آئینگے (اے رسول!) تم (ان سے) کہدو (کہ) نشانیاں خدا کے قبضہ میں ہیں (اور اُنکا تمہارے حسب منشا پیش کرنا میرے اختیار سے خارج ہے) اور (اے مسلمانو!) تم کو کیا معلوم کہ جب (اُنکی مطلوبہ) نشانی آجائیگی (تو یہ لوگ ایسے ہٹ دھرم ہیں کہ اُس وقت بھی) ایمان نہ لائیں گے۔

وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

اور پھیر دینگے ہم دلوں اُن کے کو اور نظروں اُن کی کو جیسا کہ نہ ایمان لائے تھے ساتھ اسکے پہلی بار اور

نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○

چھوڑ دینگے ہم اُن کو بیچ سرکشی اُن کی کے بہکتے

اور (اے رسول! اگر اُنکی مطلوبہ نشانیاں آبھی جائیں تو) ہم اُن کے دلونکو (قبول حق سے) اور ان کی آنکھوں کو (دید حق سے اُسی طرح) پھیر دینگے جسطرح وہ پہلی مرتبہ (طلب کے بغیر) (نشانیوں (کے آنے) پر ایمان نہ لائے تھے (اور اُنکے دل قبول حق اور آنکھیں دید حق کی صلاحیت سے محروم رہی تھیں) اور (ابھی) ہم اُنکو اُنکی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دینگے (تو اے رسول! اگر اللہ نہ چاہے تو اُن کی یہ تجویزیں اُن کو کیا فائدہ دینگی یہ تو صرف اُنکے بہانے ہیں ورنہ ایمان لانیوالے کیلئے مذکورہ دلائل ہی بہت کافی ہیں۔ جسے اللہ کو ہدایت دینی منظور ہوتی ہے وہ اول ہی ہدایت یاب ہوجاتا ہے)

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ

اور اگر ہم اُتارتے طرف ان کے فرشتے اور بولتے اُن سے مردے اور

حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ

اکٹھا کر لاتے ہم اُوپر اُن کے ہر چیز کو مقابل نہوتا کہ ایمان لاویں مگر یہ کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

چاہے اللہ و لیکن اکثر اُن کے جاہل ہیں

اور (اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اگر ہم (تمہاری نبوت کی تصدیق کے لیئے کفار مکہ ہی کے کہنے کے موافق آسمان سے) اُن پر فرشتے نازل کردیں اور مردے (بھی) اُن سے باتیں کرنے لگیں اور (کائنات کے) ذرہ ذرہ کو (تمہاری صداقت کا گواہ بنا کر) ان کے سامنے لاکھڑا کریں تب بھی یہ (ازلی بدقسمت) ایمان نہ لائیں گے سوائے اس (صورت) کے کہ اللہ ہی (انہیں ایمان کی دولت بخشنی) چاہے (ایمان صرف نشانیوں کے آنے پر موقوف نہیں ہے بلکہ اس کے لیئے مشیت الٰہی کا ہونا بھی ضروری ہے لہٰذا ان کا ایمان لانے کے واسطے باربار نشانیاں طلب کرنا ایک فضول بات ہے) لیکن ان میں کے اکثر (لوگ حقیقت حال کو) نہیں جانتے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ

اور اسی طرح سے کیئے ہم نے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور

الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط

جنوں کے جی میں ڈالتے ہیں بعضے اُن کے طرف بعض کے ملمع کی ہوئی بات فریب دینے کو

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

اور اگر چاہتا پروردگار تیرا نہ کرتے اس کو بس چھوڑ دے اُن کو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں

اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان جاہلوں کی عداوت تمہاری ہی ذات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ جس طرح یہ کفار مکہ تم سے جلتے ہیں) اسی طرح ہم نے ہر نبی کا شیطان آدمیوں اور جنوں کو دشمن بنادیا تھا جو (تمہارے ہی زمانہ کے کفار کی مثل) فریب دہی کی غرض سے ایک دوسرے (کے کان) میں چکنی چپڑی باتیں پھونکا کرتے تھے اور (اے رسول!) اگر تمہارا رب چاہتا تو (ان کی کیا ہستی ہے) یہ لوگ (جو کچھ کر رہے ہیں) ایسا (ہرگز) نہ کرتے (مگر اس میں بھی تمہارے رب کی کچھ حکمت ہے لہٰذا) تم (بھی) انہیں اور ان کے جھوٹے الزامات (کے خیال) کو چھوڑ دو (وہ جانیں اور ان کی افترا پردازیاں۔ اللہ سب کو دیکھ لیگا۔)

وَلِتَصْغٰٓی اِلَیْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اور تو کہ جھکیں طرف اس کے دل اُن لوگوں کے کہ نہ ایمان لاوے ساتھ آخرت کے

وَلِیَرْضَوْهُ وَلِیَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝

اور تو کہ پسند کریں اُس کو اور تو کہ کرلیویں جو کچھ کہ وہ کرنے والے ہیں۔

اور (ان شیطانوں کی یہ کارروائی اس غرض سے ہوتی ہے) کہ اپنی (دھوکہ اور فریب کی تعلیم کی) طرف اُن لوگوں کے قلوب کو مائل کرلیں جنہیں آخرت کا (پورا پورا) یقین نہیں ہے۔ اور (صرف میلانِ قلب ہی نہیں چاہتے بلکہ یہ کوشش کرتے ہیں) کہ وہ (ناقص الایمان) لوگ اُس (مکروفریب کی تعلیم) کو پسند (بھی) کریں (اور ان کے معتقد ہوجائیں) اور تاکہ جو بُرے عمل یہ (باتیں بنانے والے) کرتے ہیں وہ (باتیں سُننے والے بھی بے تکلف) کریں۔

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَیْكُمُ

کیا میں غیر خدا کے چاہوں میں حکم کرنے والا اور وہ ہے جس نے اُتاری ہے طرف تمہارے

الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ

کتاب مفصل اور جو لوگ کہ دی ہم نے اُن کو کتاب جانتے ہیں یہ کہ

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝

وہ اُتاری ہوئی ہے رب تیرے کی طرف سے ساتھ حق کے پس مت ہو شک لانے والوں سے

(اے ہمارے رسول! ان کج فہموں سے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے لیے طرح طرح کی باتیں نکالتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ آسمان سے فرشتے اُتر کر تمہاری تصدیق کریں اور مُردے زندہ ہو کر تمہاری نبوت کو مانیں جب ہم بھی مان جائیں گے، اور کبھی کہتے ہیں کہ ہمارے اور تمہارے درمیان جو جھگڑا ہے اُس کے فیصلہ کے لیے یہود و نصاریٰ میں سے چند معزز لوگ مقرر کرلیے جائیں۔ اگر انہوں نے تم کو سچا نبی تسلیم کرلیا تو ہم بھی تم پر ایمان لے آئینگے تو تم ان کو جواب دیدو اور کہدو کہ) کیا میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو حکم بناؤں حالانکہ وہ وہ (بزرگ و برتر ذات) ہے کہ جس نے تم پر (ایک ایسی) کتاب اُتاری (جو توحید و نبوت کے دعوے کے لیے ایک مضبوط دلیل اور تزکیۂ نفس کے لیے بہترین ہدایت اور انسانی زندگی کی فلاح و بہبود کے قاعدے بیان کرنے کے لیے ایک) مفصل (کتاب ہے) اور ہم جن لوگوں کو (تم سے پہلے) کتاب (یعنی توریت، انجیل وغیرہ) دے چکے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) حقیقتاً تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (مگر بدبختی کے باعث اقرار نہیں کرتے اور سچی بات کو چھپاتے ہیں۔ اور

اے رسول! جب تم یہ جان چکے کہ حکم بنانے کے لائق اللہ کے مقابلہ میں کوئی نہیں ہے اور علماء اہل کتاب کی حالت کا بھی تمہیں علم ہو چکا کہ یہ سب کچھ جانتے ہیں لیکن ضد اور ہٹ دھرمی کے سبب ایمان نہیں لاتے) تو تم کہیں (انہیں سادہ لوح نہ سمجھ لینا اور ان کے ہاتھ میں اپنا فیصلہ نہ دے دینا اور ہماری باتوں کی بابت) شک میں نہ پڑ جانا۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

اور پوری ہوئی بات رب تیرے کی راستی میں اور انصاف میں نہیں کوئی بدلنے والا باتیں اسکی کو

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور وہ ہے سننے والا جاننے والا

(اور تم اچھی طرح جان لو کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے) اور (اس میں مومنین سے جنت کا وعدہ اور کفار سے دوزخ کی وعید کی گئی ہے اور) تمہارے رب کے کلمات (یعنی وعدہ و وعید) سچائی اور انصاف (کے کانٹے) میں (تلے ہوئے) یا ان تولے پاورتی ہیں۔ اس کے کلمات (اور احکام) میں تبدیلی پیدا کرنیوالا (نبی۔ ولی۔ جن) کوئی (بھی) نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اہل کتاب کے افراد) اور (قرآن کے مطالعہ اور وعدہ و وعید کو سننے کے بعد بھی کوئی اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان نہ لائے اور اُن کے احکام کی خلاف ورزی کیئے جائے اور اللہ کے مقابلہ میں غیر اللہ کو حکم بنانا چاہے تو) اللہ (اُسکے اقوال کا) سننے والا (اور اسکے اعمال کا) جاننے والا ہے (وقت آنے پر انہیں کافی سزا ملے گی)

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

اور اگر کہا مانے گا تو اکثر اُن لوگوں کا کہ بیچ زمین کے گمراہ کر دیں تجھکو راہ خدا کی سے

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں وہ مگر اٹکل کرتے

اور (اے ہمارے رسول!) بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ اگر تم ان کی پیروی کرو گے تو وہ تم کو اللہ کی راہ (پر چلنے) سے (روکیں گے اور) بھٹکائیں گے وہ صرف وہم و گمان کے پابند اور قیاسی باتوں کے پیرو کار رہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ

تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہے اُس شخص کو کہ گمراہ ہو رہا ہے راہ اُس کی سے اور وہی

اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ○

خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو

(اور) تمہارا رب یقیناً (ان قیاس و گمان کے تابعداروں اور) اُسکے (بتائے ہوئے) راستہ سے بھٹک جانیوالوں سے بخوبی واقف ہے اور وہ انہیں بھی اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت سے بہرہ ور ہیں (لہذا وہ ضرور اپنے وعدہ و وعید کے مطابق سیہ کاروں کو عذاب اور نیکوکاروں کو ثواب دے گا۔)

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ○

پس کھاؤ اُس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اُس کے اگر ہو تم ساتھ نشانیوں اُسکی کے ایمان لاتے

(جب کافروں کے شبہات کی پیروی حرام ہے) تو (اے ہمارے رسول! تم مسلمانوں سے کہدو کہ) تم جس (جانور) پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام پڑھا گیا ہو اُس میں سے کھاؤ (اور کافروں کی طرح اسے حرام نہ سمجھو) اگر تم اس کے احکام (کی صداقت) کا (سچے دل سے) یقین کرتے ہو۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ

اور کیا ہے واسطے تمہارے یہ کہ نہ کھاؤ اُس چیز کو کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اُس کے اور تحقیق مفصل بیان

لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ

کردیا ہے واسطے تمہارے جو کچھ کہ حرام کیا ہے اوپر تمہارے مگر جو ناچار رہو تم طرف اُسکی

اور تمہارے (اس عقیدہ کے) لیئے (آخر) کونسی وجہ ہوسکتی ہے کہ تم اُس (جانور) میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام (ذبح کرتے وقت) پڑھ لیا گیا ہو ایسی حالت میں جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمام حرام چیزوں (اور جانوروں) کو تمہارے لیئے تفصیل وار بیان کردیا ہو (اور بتا دیا ہو کہ یہ بہر حالت میں حرام ہیں) مگر (تمہاری بھوک کے مارے بُری حالت ہو اور) جب تم اُس (حرام جانور کے کھانے) کی طرف مجبور ہو جاؤ (اور اُس کے نہ کھانے میں جان جانے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی ایسی حالت میں حلال ہے)

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے تحقیق پروردگار تیرا

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ○ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ

وہی خوب جانتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کا اور باطن اُسکا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا
تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہیں گناہ البتہ جزا دئے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے

يَقْتَرِفُوْنَ ۝
کرتے

اور (ہر کس و ناکس کے وہم و گمان تو قابل توجہ نہیں اس لیے کہ) بہت سے لوگ اپنے نفسانی خیالات پر (دوسروں کو) بے وقوفی سے بہکاتے پھرتے ہیں (جس کا نتیجہ انہیں بہت بُرا بھگتنا پڑے گا کیونکہ تمہارا پروردگار (ان گمراہ کرنے والوں اور ایمان کی) حد سے نکلنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے (اور اس نے ان کے لیے بہت زبردست سزا مقرر کر رکھی ہے۔ لہذا اے ہمارے رسول! تم لوگوں کو سمجھا دو کہ بڑی احتیاط سے کام لیں) اور ظاہری گناہ اور باطنی گناہ (اور اعتقادی و عملی ہر قسم کے گناہوں) کو ترک کر دیں (اور کبھی حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ جانیں۔ اس واسطے کہ) جو لوگ گناہ کرتے ہیں (خواہ کسی قسم کا گناہ ہو) وہ بلاشک (و شبہ) بہت جلدی (قیامت میں) اپنے کرتوتوں کی سزا پائیں گے۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ
اور مت کھاؤ اُس چیز سے کہ نہیں یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اُس کے اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ
اور تحقیق شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کے تو کہ جھگڑیں تم سے

وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝
اور اگر تم نے کہا مانا اُن کا تحقیق تم ہی البتہ مشرک ہو

اور (جس طرح وہ جانور جس پر بوقت ذبح اللہ کا نام پڑھ لیا گیا اُسے حلال سمجھنا ضروری ہے اسی طرح جس (جانور) پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ پڑھا گیا ہو اُسے نہ کھاؤ اور (اُسے حرام سمجھو۔ کیونکہ) یہ قطعاً گناہگاری (کی بات) ہے۔ اور (اے مسلمانو اپنا ڈر رکھو کہ) یہ واقعہ ہے کہ شیاطین اپنے (کافر) دوستوں (کو ایسے شبہات سکھاتے پڑھاتے رہتے ہیں اور (اُن) کے دلوں میں (اسی قسم کی بے سروپا باتیں یعنی حرام کو حلال اور حلال کو حرام سمجھنا) ڈالتے (رہتے) ہیں تاکہ وہ تم سے لڑیں (اور اُن شبہات کی مدد سے تمہیں بھی بہکائیں) اگر تم ان کی (تعلیم کی) پیروی کرو گے تو یقیناً (ان کی طرح) مشرک ہو جاؤ گے۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ
کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہم نے اُس کو اور کی ہمنے واسطے اُسکے روشنی چلتا ہے

بِهٖ فِی النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ

ساتھ اُسکے بیچ لوگوں کے مانند اُس شخص کے کہ صفت اُسکی یہ ہے بیچ اندھیروں کے نہیں نکلنے والا

مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلْكٰفِرِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

اس سے اسی طرح زینت دیا گیا ہے واسطے کافروں کے جو کچھ کہ تھے وہ کرتے

(اور ایماندار و مشرک میں بڑا فرق ہے۔ تم خود ہی سوچو کہ) بھلا وہ شخص جو (پہلے) مردہ تھا (یعنی اس کا دل نورِ ایمان سے محروم تھا) پھر ہم نے اُس کو زندہ کیا (یعنی ایماندار بنایا) اور ہم نے اُس کو ایک ایسی روشنی (ایمان کی) دی جسے وہ لوگوں کے درمیان ساتھ لئے پھرتا ہے (اور جہالت و گمراہی کی تاریکی سے اس روشنی کی بدولت اپنی حفاظت کرتا ہے تو کیا ایسا شخص) اُس (بدنصیب شخص) کی طرح (پریشان اور عذاب کا مستحق) ہو سکتا ہے جو ایسے اندھیرے (گڑھوں) میں (گرا) پڑا ہے کہ ان سے وہ نکل (بھی) نہیں سکتا (مگر باوجود اس قدر بُری حالت میں ہونے کے یہ لوگ اپنے کفر سے نہیں ٹلتے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ جس طرح ایمانداروں کو اپنا ایمان بھلا لگتا ہے) اسی طرح کافروں کو جو (کفر) وہ کرتے ہیں اچھا معلوم ہوتا ہے (اور اس کا نتیجۂ بد نظر نہیں آتا)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِیْهَا لِیَمْكُرُوْا

اور اسی طرح کیئے ہیں ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اُن کے تو کہ مکر کریں

فِیْهَا ؕ وَمَا یَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝

بیچ اس کے اور نہیں مکر کرتے مگر ساتھ جان اپنی کے اور نہیں سمجھتے

(چنانچہ اسی لیئے کفار تم سے جھگڑنے میں ذرا باک نہیں کرتے) اور (ان کافروں کا یہ اندھاپن بہت پُرانا ہے جس طرح مکہ کے اکابر تمہارے اثر کو ہر ممکن طریقہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اے ہمارے رسول!) اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیئے (جس جگہ اور جس اُمت میں وہ نازل ہوا اُس بستی (اور اُس اُمت) کے اکابر (ہی) کو (نافرمان اور) گنہگار بنایا تاکہ وہ (اپنے نبی کے ساتھ خوب دغا اور) فریب کریں (اور کسی صورت تبلیغِ حق نہ ہونے دیں مگر یہ اُن کا گمان ہی گمان ہے در اصل) وہ جو مکر کرتے ہیں اپنے ہی ساتھ کرتے ہیں اور وہ جانتے (بھی) نہیں (کہ اس کا نقصان خود انہیں ہی بھگتنا پڑتا ہے۔)

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ

اور جس وقت آتی ہے اُن کے پاس کوئی نشانی کہتے ہیں ہرگز نہ ایمان لاویں گے ہم یہاں تک کہ دئے جاویں ہم مانند اسکے

وقف لازم
وقف منزل

مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ؕ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ ؕ

جو دیئے گئے ہیں پیغمبر خدا کے اللہ خوب جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے پیغمبری اپنی کو

سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَعَذَابٌ

البتہ پہنچے گی اُن لوگوں کو کہ گناہ کرتے ہیں ذلت نزدیک اللہ کے سے اور عذاب

شَدِیْدٌۢ بِمَا کَانُوْا یَمْکُرُوْنَ ۝

سخت بسبب اس کے کہ تھے مکر کرتے

(اور ان کافروں کی نادانی وحماقت تو دیکھو۔ نبوت ورسالت کی خواہش کرتے ہیں) اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو (حالانکہ وہ فصاحت و بلاغت اور اعجاز کے اس درجہ پر ہوتی ہے جس سے اُسکی صداقت اور اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہونے میں کوئی شبہ نہ رہنا چاہیئے مگر) یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ ہم (اللہ کی اس آیت اور حکم پر) ہرگز ایمان نہیں لائیں گے تا آنکہ جو کچھ رسولوں کو دیا گیا ہے (مثلاً وحی کا نازل ہونا، کسی صحیفہ یا کتاب کا اُترنا) ہم کو نہ دے دیا جائے (گویا وہ اس تاریکی کفر وجہالت کے باوجود نبوت ورسالت کے اہل ہیں) رسالت کے لیئے جو مقام (اور جو شخص) مناسب و موزوں ہوتا ہے اسے اللہ (خوب) جانتا ہے (کافروں کی یہ خواہش نہیں ہے بلکہ گستاخی، عداوت، اور نخوت وتکبر جیسے عظیم گناہوں کا مجموعہ ہے) عنقریب ان لوگوں کو جنہوں نے (اتنا بڑا جرم کیا اپنے مکر (ودغا) کے بدلے اللہ کے سامنے ذلیل اور سخت عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

پس جس کو ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ہدایت کرے اُسکو کھول دیتا ہے سینہ اُس کا واسطے مسلمانی کے

وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا

اور جس کو ارادہ کرتا ہے یہ کہ گمراہ کرے اُسکو کرتا ہے سینہ اُس کے کو تنگ بند

کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ کَذٰلِکَ یَجْعَلُ اللّٰہُ الرِّجْسَ

گویا کہ زور سے چڑھتا ہے بیچ آسمان کے اسی طرح کرتا ہے اللہ ناپاکی

عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

اوپر اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے

(جو دماغ جہالت وحماقت کے خس وخاشاک سے پٹے پڑے ہیں وہ اللہ کی تعلیم کو کیا سمجھیں گے اور اُس پر کیا ایمان لائیں گے) اسی لیے تو اللہ جسے ہدایت دیتا ہے (پہلے اُس کے دماغ کو درست کرتا ہے اور) اس کے سینہ کو اسلام (کی تعلیم اور اسکی قبولیت) کے لیے وسیع کر دیتا ہے اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہتا ہے (اس کے دماغ کو حماقت سے لبریز اور) اوراس کے سینہ کو تنگ بلکہ بے حد تنگ کر دیتا ہے (کہ معراج اسلام تک پہنچنا اُس کے لئے ایسا ہی دشوار ہوتا ہے) گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ (جانے کی کوشش کر) رہا ہے۔ جو ایمان نہیں لاتے اللہ اسی طرح ان لوگوں (کے دلوں) پر (پھٹکار اور رازلی ناپاکی (کی مہر) لگا دیتا ہے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

اور یہ ہے راہ پروردگار تیرے کی سیدھی تحقیق مفصل بیان کیں ہمنے نشانیاں

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

واسطے اُس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہیں

اور (اے ہمارے رسول!) یہ (اسلام جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں تمہارے رب تک پہنچانے کیلئے) تمہارے رب کا (بنایا ہوا) سیدھا راستہ ہے (اور) یقیناً ہم نے اُن لوگوں کے واسطے جو (عبرت اور نصیحت حاصل کرنی چاہیں (اپنے اس راہِ اسلام کی توضیح اور صداقت کے لیے اس کی تمام) نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا

واسطے اُن کے ہے گھر سلامتی کا نزدیک رب اپنے کے اور وہ دوست ہے انکا بسبب اسکے کہ تھے

يَعْمَلُوْنَ ۝

کرتے

ان (عبرت ونصیحت حاصل کرنے والوں اور اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے والوں) کے لیئے اُن کے رب کے ہاں (امن وامان اور) سلامتی کا گھر ہے (یعنی بہشت) اور اللہ ان کے (نیک) عملوں کے باعث ان کا دوست ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ

اور جس دن اکٹھا کرے گا ان کو سب کو اے جماعت جنوں کی تحقیق

دربار رسالت ﷺ میں سربسجود ہوجا

غرور اور نخوت کے پتلے خاک کی مورت انسان دونوعالم کے شہنشاہ تاجدار مدینہ یعنی اپنے آقا کو دنیا کی لغویات میں پھنسکر فراموش نہ کر اپنے مغرور سر کو شان نبی کے سامنے جھکا دے دل سے کہہ کہ وہ خاکی تن کو چھوڑ کر نبی سردار کے قدموں میں لوٹے۔ آنکھوں کو ندامت کے آنسوؤں سے تر کر اور مدنی پیا کی حیرت انگیز زندگی مبارک کے حالات پڑھ تاکہ آسمانی برکتیں تجھپر نازل ہوں اور اس بزرگ ہستی کے مبارک حالات تیرے لئے رہبر بنکر تاریکیوں سے تجلی کی طرف رہنمائی کریں۔ اگر خدا کے محبوب کا ذکر خیر پڑھ کر رحمت باری کا امیدوار بنتا ہے تو اس مہینہ کی بالکل نئی اور لاجواب تصنیف

رسالت نامہ

قیمت عہ

آنکھوں سے لگا۔ اُمت کی کشتی کے ناخدا کی یہ آپ بیتی ہے۔ یہ اسلامی تاریخ بھی ہے۔ میلاد شریف بھی ہے یہ مجلس میلاد میں پڑھنے کے قابل ہے۔ یہ گھر کی عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے سنانے کے بھی لائق ہے نہایت شستہ اور آسان زبان میں واقعات مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں یہ وہ سچی اسلامی تاریخ ہے جو ابتدائے اسلام سے حضور کی وفات تک کے تمام واقعات بیان کرتی ہے۔

مختصر فہرست مضامین

اسلام کی ابتدا
عرب کی جہالت
دنیا کا سب سے بڑا بتخانہ
رسول عربی کا جلوہ افروز ہونا
رضاعت
مدینہ کا پہلا سفر
شام کا پہلا سفر
نبوت سے پہلے حضور کی عظمت
آفتاب رسالت کا طلوع
دعوت اسلام
اللہ کی راہ میں خون کا پہلا قطرہ
اسلام میں پہلی ہجرت
رسول عربی اور کفار
سفر طائف و ہجرت
مدینہ میں داخلہ
ہجرت کا پہلا سال
یہودیوں کے پیشوا کا مسلمان ہونا
اذان کی ابتدا
ہجرت کا دوسرا سال
تحویل قبلہ
آغاز جہاد
بدر کی لڑائی
حضرۃ فاطمہ زہرا کی شادی
فرضیت صوم
عید الفطر
ہجرت کا تیسرا سال
سید قطن
واقع رجیع
ہجرت کا پانچواں سال
حضرۃ جویریہ کا واقع اور واقع افک
احزاب کی لڑائی و فرضیت حج
ہجرت کا چھٹا سال
صلح حدیبیہ
بادشاہوں کو دعوت اسلام
ہجرت کا ساتواں سال
خیبر کی لڑائی
ادائے عمرہ
ہجرت کا آٹھواں سال
فتح مکہ
حنین کی لڑائی
ہجرت کا نواں سال
تبوک کی لڑائی
واقعات متفرقہ
حجۃ الوداع
وصال نبوی

سلسلۂ خلافت اسلامیہ

یعنی

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے اُن ہی کی زبان میں صحابہ کرام کی سوانحعمریاں

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو کتابیں مردوں کے لئے لکھی گئی ہیں۔ خواہ عورتوں کے لئے کیسی ہی مفید کیوں نہ ہوں وہ انہیں اس دلچسپی سے اور اس غور سے نہیں پڑھتیں کہ جس دلچسپی سے وہ اُن کتابوں کا مطالعہ کرتی ہیں جو خاص اُن کے لئے اُن کی زبان میں لکھی جائیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس زندگیوں کے حالات کا مطالعہ جیسے ہر مسلمان مرد کے لئے ضروری ہے اسی طرح ہر مسلمان عورت اور لڑکی کے لئے ضروری۔ تاکہ ان مقدس بزرگوں کے اسوۂ حسنہ کے مطالعہ سے مرد اور عورتیں یکساں فائدہ اُٹھا سکیں۔

خلافت صدیقی جس میں حضرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات پیدائش سے وفات تک مع اُن واقعات کے جو خلافت اسلامیہ کے قائم کرنے میں اُن کو پیش آئے مخالفین خلافت صدیقی پر جو اعتراض کرتے ہیں اُن کے دندان شکن جواب اُستانی کی زبان سے جو اپنی شاگردنیوں کو تبلاتی ہے دئے گئے ہیں۔ قیمت ۵

خلافت فاروقی جس میں حضرۃ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مقدس زندگی کے حالات اور اُن کے عہد خلافت کے کارنامے آپکا عدل اور آپ کی حکومت آپ کی شجاعت اور آپ کی دینداری کا حال ایسی آسان اُردو اور خاص مستورات کی زبان میں سوال و جواب کے طرز پر بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے بغیر ختم کئے کتاب ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ قیمت ۵

خلافت عثمانی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی آپ کے عہد کے واقعات و حالات اور فتوحات خلافت صدیقی و فاروقی کی طرح سلیس اردو۔ خاص عورتوں کی زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵

خلافت حیدری حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم کے حالات زندگی آپکے عہد کے واقعات و حالات اور فتوحات خلافت صدیقی و فاروقی کی طرح سلیس اردو خاص عورتوں کی زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵

ملنے کا پتہ:۔ مینجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵۔ دہلی

شرح نامہ اشتہارات نظام المشائخ

مقدار	ایک بار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
پاؤ صفحہ	۶	صہ/	لعہ/	صـہ
نصف صفحہ	للعہ	عـہ	ہـعـہ	سـہ
پورا صفحہ	سـہ	مـہ	سـہ	ـہ

چھ (۶) قرآن مجید
(۱)
قرآن مجید مترجم اردو محشی ترجمہ فارسی تفسیر موضح ہندوستان کے سب سے بڑے
خوشنویس مولوی ممتاز علی مہاجر مکی کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ ترجمہ تحت اللفظ مولانا شاہ رفیع الدین
صاحب کا ترجمہ برحاشیہ فارسی مولینا شاہ ولی اللہ صاحب محدث کا حاشیہ پر علاوہ فارسی ترجمہ کے مولینا شاہ عبدالقادر
صاحب کی تفسیر موضح القرآن بھی ہے۔ تقطیع ۱۵ انچہ طول اور ۱۰ انچہ عرض۔ خط بہت خوشنما۔ جلد اس قدر
خوبصورت کی کہ منہ دیکھ لیجئے اور بہت مضبوط۔ حروف اس قدر موٹے جس قلم سے چھ قرآن مجید لکھا
ہوا ہے۔ کاغذ بہت سفید اور چکنا، دبیز، غرض اپنی آپ نظیر ہے۔ ہدیہ اصلی بارہ روپے رعایتی دس روپے
(۲)
قرآن مجید مترجم محشی مجلد
دہلی کے سب سے مشہور ادیب اور آسان نویس مولانا مولوی نذیر احمد صاحب
کا ترجمہ اور انہی کی زبان میں جید علماء کی تفاسیر کا عطر۔ سبحان اللہ
کیا قرآن ہے۔ ترجمہ ایسا شیریں زبان ہے کہ خواہ مخواہ پڑھنے کو جی
چاہتا ہے۔ جن لوگوں کا کلام الٰہی سے دل اچاٹ رہتا ہو انکو ضرور منگانا چاہیئے۔ اللہ نے چاہا تو
روز تلاوت شوق سے ہونے لگے اور مذہبی معلومات روز بروز بڑھنے لگیں۔ بہت ہی خط صاف چھپائی
چھپائی مضبوط کاغذ طول ۱۵ انچہ عرض ۱۱ انچہ وزن ۴ سیر ہدیہ اصلی سولہ روپے رعایتی چودہ روپے
(۳)
قرآن مجید شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ بین السطور مع فوائد القرآن
مضامین قرآن مجید کی مفصل فہرست قرآن مجید کی تلاوت کے ظاہری و باطنی آداب اور رموز اوقاف اور
سوانح عمری رسول کریم۔ قلم اس اشتہار کی سرخی سے ذرا موٹا۔ ترجمہ کیسا خوب جلی تقطیع ۱۱ انچہ لمبی اور ۷ انچہ چوڑی
ہے، جلد نہایت مضبوط ہے۔ ترجمہ بہت مستند ہے۔ خط ارغوانی بہت ہی خوشرنگ ہے۔ اس سال میں سب سے
زیادہ نظام المشائخ کے ذریعہ یہی قرآن مجید زیادہ نکلا ہے۔ چونکہ اس میں گنجائش نہیں ہے اس لئے
کوئی رعایت نہیں ہو سکتی ۹۶۰ صفحہ کی ضخامت ہے۔ ہدیہ مجلد چرمی چھ روپے
قرآن شریف مترجمہ مولینا اشرفعلی صاحب
یہ وہی مولوی اشرفعلی صاحب کے ترجمہ اور
حاشیہ کا قرآن مجید ہے۔ اس میں مولانا ممدوح
کی تفسیر کے علاوہ فضائل القرآن۔ خواص القرآن، اعمال القرآن تعبیر خواب ہر سورۃ۔ شان نزول، ربط آیات
موضح القرآن فوائد القرآن و مسائل القرآن۔ غرض کہ تمام ضروری اور مفید مضامین اس میں موجود ہیں
ترجمہ بین السطور، خط لسنتی، ترجمہ پڑھانے والے اس قرآن مجید کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے ہیں۔ ہمارے نئی روشنی
کے دلدادہ بھائی خصوصاً اس قرآن شریف کو ضرور اپنے مطالعہ میں رکھیں جملہ شکوک و شبہات کا انشاء اللہ
کافی جواب پائیں گے مجلد چرمی نقرئی منقوش ہدیہ للعہ رعایتی عہ
ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ - دہلی

(۵) **سستا عمدہ صحیح خوشخط مضبوط کاغذ والا** - غریبوں کے پڑھنے اور امیروں کے تقسیم کرنے کے لئے اب تک جس قسم کے سستے قرآن شریف لاہور اور بمبئی میں چھپے وہ یا تو غلط تھے یا کتابت اس درجہ بے ڈھنگی تھی کہ خواہ مخواہ غلط پڑھا جاتا تھا اور ناظرہ خواں غریب ان سے تکلیف اٹھاتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ دہلی میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے چند باہمت تاجروں نے ایک نہایت خوشخط قرآن مجید چھاپ لیا ہے۔ جو اس وقت تمام قرآنوں میں سستا اور صحیح ہے اور کتابت بھی دہلی کے نامور خوشنویس منشی عبدالغنی صاحب کے ہاتھ کی ہے۔ ہدیہ مجلد پارچہ عہ۸ اور مجلد چرمی ۱۲

سونے کا تمغہ انعام

یہ اُن مسلمان صاحبوں کو پیش کیا جائیگا جو یکم شعبان ۱۳۴۵ ہجری کے چھپے ہوئے

ارسٹھ بیلوں والا کلام مجید مصری اجلی قلم بارہ مہری

مطبوعہ نظامی میں سے ایک حرف کی بھی غلطی نکالیں انعام پائیں۔ اس کلام مجید میں وہ اُن مقامات متبرکہ کے نقشے علیحدہ علیحدہ دکھائے گئے ہیں۔ جنکا کلام پاک میں ذکر ہے اور ارسٹھ بیلیں ودو ہر ایک پارہ اور منزل پر ہیں ظاہری حسن اور صحت کی خوبی قرآن مجید کے پڑھنے اور دیکھنے سے ظاہر ہوگی باوجود ان خوبیوں کے لاگت سے زیادہ ہدیہ نہیں رکھا گیا۔ حافظ۔ قاری۔ بوڑھے۔ جوان بچے عورتیں بسہولت ان انوار قرآن سے اپنا دل اور آنکھیں منور کریں۔ تفصیل خوبی ملاحظہ فرمائیں جو صاحب غلطی نکالیں آمدہ غلطی کی فہرست منگا لیں۔

یہ نمونہ قلم دکھایا گیا ہے۔ اصل عبارت قرآن مجید کی نہیں ہے

خَارِجِیْنَ مِنَ النَّارِ تَدْعُوْنَ دَعُوْا غَنِیًّا

پہلی خوبی ظاہری آداب جس سے ظاہر ہوگا کہ قرآن شریف کے آداب کس طرح کرنے چاہئیں۔
دوسری خوبی۔ قرآن شریف کی تلاوت کے فضائل۔ یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کس طرح پڑھنا چاہیئے۔
تیسری خوبی۔ قرآن مجید دیکھکر پڑھنے کے فضائل۔
چوتھی خوبی۔ نماز میں قرآن مجید پڑھنے کے مسائل۔
پانچویں خوبی۔ قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیئے۔
چھٹی خوبی۔ قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل۔
ساتویں خوبی۔ رموز اوقاف قرآن شریف کے لئے اشد ضروری ہیں۔
آٹھویں خوبی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری آسان اردو میں ہے جس سوانحعمری میں حسب ذیل مضمون ہیں۔ آپ کا بچپن کیونکر گذرا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا کب

ملنے کا پتہ:- مینجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

انتقال ہوا۔ آپ کا متکفل کون کون اور کتنی مدت رہا۔ غار حرا کا مختصر حال۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح اور سفر شام پیغمبری کے وقت آپ کی عمر۔ ہجرت وحی کے محفوظ رہنے کی دلیل آپ کی وفات وغیرہ۔

نویں خوبی وہ مقامات دکھائے گئے ہیں جہاں اعراب کے فرق سے کفر لازم ہوتا اور نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ تعداد سورہ قرآن مجید۔ ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ یہ قرآن مجید اس ہدیہ میں بالکل مفت ہے۔

ایسا عمدہ قرآن شریف آجتک نہیں چھپا۔ جیسا یہ اڈیشن ہے۔ رمضان شریف سے پہلے پہلے ختم ہوجائیگا۔ اس لئے جلدی منگا لیجئے ہدیہ مجلد پارچہ ایک قرآن شریف عہ ۵ قرآن شریف منگائیں تو فی جلد ۱۰ قرآن شریف منگائیں تو فی جلد عہ محصول فی قرآن شریف ۸ رجرمی قرآن شریف ایک جلد بحساب ہر فی جلد۔ پانچ جلد بحساب عہ فی جلد اور دس جلد بحساب عہ فی جلد دس قرآن شریف اور پانچ قرآن شریف والے روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

حضرت خواجہ حسن نظامی

کی

عام فہم تفسیر القرآن

ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب آج کل قرآن پاک کی نہایت عام فہم تفسیر لکھ رہے ہیں۔ اور یہ تفسیر ضمیمہ کے طور پر رسالہ نظام المشائخ میں بھی شائع ہوتی ہے اور علٰحدہ علٰحدہ پارے بھی طیار کر دئے جاتے ہیں۔ اس وقت مندرجہ ذیل سات پارے طیار ہیں۔

عام فہم تفسیر پارہ عم ہدیہ ۸؍ ۔ عام فہم تفسیر پارہ الم ہدیہ ۸؍ ۔ عام فہم تفسیر پارہ سیقول ہدیہ ۸؍

عام فہم تفسیر پارہ تلک الرسل ۔ عام فہم تفسیر پارہ لن تنالوا ہدیہ ۸؍ ۔ عام فہم تفسیر پارہ والمحصنٰت ہدیہ ۸؍ ہدیہ ۸؍

عام فہم تفسیر پارہ لایحب اللہ۔ ہدیہ ۸؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ :- مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس ۱۵ دہلی

نماز کی کتاب

اپنی تو عمر جس طرح گذری ہم خوب واقف ہیں لیکن رونا تو اس کا ہے کہ ہماری موجودہ نسلیں اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ کتنے بچے ہیں جو باوجود مسلمانوں کی اولاد ہونے کے اسلام سے قطعی بے بہرہ ہیں۔ اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ لیکن کون سے ماں باپ ہیں جنہوں نے اس پر غور کیا ہے کہ ساتویں برس ہمارا بچہ نمازی ہو جائے گا۔ کچھ بھی تو مشکل نہیں اگر ماں باپ بچوں کو ایک سطر روز بھی نماز کی کتاب کی یاد کرادیں اور ہر روز اپنے سامنے پڑھوادیں تو تین ماہ میں بچہ پورا نمازی ہو جائے اور یہ بھی خدا کے نزدیک سرخرو ہو جائیں۔ ایک روپے کی چار کتابیں منگا لیجئے۔

دعائے مقبول

کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کو اپنی فلاح و بہبود کے لئے ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی بہبودی کے لئے بہت سے اسباب پیدا کئے ہیں۔ لیکن ان سب میں بڑھ کر صرف دعا ہے۔ انسان جب مادی اسباب سے مایوس ہو جاتا ہے تو بالآخر خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ دعاؤں میں بڑی طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ائمہ کا قول ہے کہ فضل وہ چیز ہے جو مقدر سے علیحدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے اپنے پاس رکھا ہے۔ تو جس کی تقدیر میں بھی فلاح نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو فائز المرام کر دیتا ہے۔ یوں تو ہزاروں دعائیں ہیں جو انسان کو خدا کی بارگاہ میں مقبول بنا دیتی ہیں۔ لیکن مناجات مقبول ایسی دعا ہے جس کے بعد کسی اور دعا کی حاجت نہیں رہتی۔ اس میں سات روز کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں۔ گویا ساتوں دن پورے کر دیئے ہیں۔ کوئی دن دعا سے خالی نہ رہیگا۔ ایک طرف تو عربی کی دعائیں ہیں اس کی سات منزلیں ہیں اور ہر منزل ایک دن کے لئے مخصوص ہے۔ دوسری طرف اردو مناجات نظم میں ہے۔ یہ بھی سات روز کے لئے ہے اور ہر دن کی علیحدہ علیحدہ مناجات ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں ادعیات کامل بھی ہے۔ اس میں صبح شام ادائے قرض وغیرہ وغیرہ تمام حاجات کے لئے دعائیں ہیں۔ جو تعداد میں چوہتر ہیں اور آخر میں دعائے حزب البحر مترجم بھی ہے۔ اور اس کا اجازت نامہ بھی ساتھ ہے۔ یہ سب چیزیں ایک جگہ مجلد ہیں ضخامت دعائے مقبول ہفت روزہ ۱۷۲ صفحے۔ مناجات مقبول ہفت روزہ اردو نظم ۱۱۲ صفحے ادعیات کامل ۱۰۴ صفحے۔ دعائے حزب البحر ۲۰ صفحے کل ضخامت ۴۰۸ صفحے۔

قیمت عہ

ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس ۱۵ دہلی

فقہ حنفی کا نصاب

یعنی بہشتی زیور کامل گیارہ حصے

یہ کتاب عورتوں کے لئے تالیف ہوئی ہے۔ لیکن فی الحقیقت ہر ایک مسلمان مرد و عورت بوڑھے اور بچے کی تعلیم کا نصاب کامل ہے اور فقہ حنفیہ کا معتبر مجموعہ و مخزن ہے۔ اس کتاب کے جدا جدا دس حصے ہیں۔ ہر حصہ کی قیمت ۵ کل صفحات آٹھ سو سے زاید ہیں کل قیمت ۳ بہشتی گوہر ۱۲ کل ہے

حصہ اول الف با تا۔ خط لکھنے کا طریقہ۔ عقاید ضروریہ مسائل وضو وغیرہ قیمت ۵

حصہ دوم یعنی نفاس کے احکام۔ نماز کے مفصل مسائل ۵

حصہ سوم روزہ زکوٰۃ قربانی حج منت وغیرہ کے احکام ۵

حصہ چہارم طلاق۔ نکاح مہر ولی۔ عدت وغیرہ کے احکام ۵

حصہ پنجم معاملات حقوق معاشرت زوجین و قواعد تجوید ۵

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی۔ میلاد۔ عرس۔ تیجہ۔ دسواں چہلم وغیرہ قیمت ۵

حصہ ہفتم اصلاح باطن و تہذیب اخلاق و ذکر قیامت و جنت دوزخ وغیرہ۔ قیمت ۵

حصہ ہشتم نیک بیبیوں کی حکایتیں و سیرت و اخلاق نبوی ۵

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجے اور نسخے اپنے بچوں کے واسطے قیمت ۵

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ مع قواعد ڈاک۔ قیمت ۵

بہشتی گوہر۔ یہ گیارہواں حصہ خاص مردوں کے لئے ہے مسائل اور معالجات اور نسخوں کا ہے قیمت ۱۲

بہشتی جوہر اس سلسلہ میں یہ مولانا کی آخری تصنیف ہے اور اس میں بہشتی زیور کے ضمیمے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ایک مکمل اسلام کے احکام کا خزینہ ہے۔ صرف اس کتاب کے منگانے کے بعد ہی تمام اصول و احکام اسلامی سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ ضخامت بڑی تقطیع ۱۲۴ صفحے قیمت عہ

عقائد الاسلام ترجمہ فقہ اکبر

از امام ابو حنیفہ و امام شافعی رحمہما اللہ ترجمہ جناب مولوی محمد شعیب صاحب۔ جس میں اسلام کے ضروری اور کارآمد مسائل جن سے واقف ہونا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ عقائد کی تفصیلات جزو و کل سب موجود ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو ہر مسلمان کے گھر میں ہونا چاہئے۔ بڑی تقطیع ضخامت ۲۰ صفحے قیمت صرف ۶

خیر الفقہ اردو

یہ رسالہ سوال و جواب کے طریق پر بہت مفید ہے اس میں زیادہ تر مسائل نکاح۔ طلاق۔ لونڈیوں سے نکاح۔ دیگر اسی قسم کے مسائل ہیں قیمت ۲

مجموعہ پنجگانہ

یہ پانچ چھوٹے رسالوں کا مجموعہ ہے اور نہایت سادی زبان کی نظم ہے جنکو بچے اور عورتیں شوق سے پڑھتی ہیں۔ پانچ رسالوں کے نام یہ ہیں۔ خلاصۃ الفقہ۔ احکام الایمان۔ ترجمہ پنج کلمہ استغفار۔ تصحیح الایمان۔ بچوں اور عورتوں کے لئے منگا لیجئے اور اپنے گھروں کو خدا اور اس کے رسول کے فرمان سے برکت دیکھئے بڑی تقطیع ۸۲ صفحے قیمت ۳

ہدایت الاسلام

یہ مسائل کی کتاب ہے اور مولوی امانت اللہ صاحب

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۵۱۔ دہلی

کی جانکاہ محنت کا نتیجہ گویا مختصر وقایہ۔ کنز الدقائق و ضرور المکلف کا انتخاب اور عطر ہی۔ حقیقت میں مولانا کا بڑا احسان ہی۔ جو اس کوزہ میں دریا کو بھر دیا ہی اسمیں یوں تو اوامر اسلام کا پورا خلاصہ ہی۔ لیکن سب سے زیادہ اس میں نماز کی تفصیل ہی اور نازک سے نازک اور دقیق سے دقیق مسئلہ کو بھی نہیں چھوڑا ہی۔ ضخامت بڑی تقطیع ۹۶ صفحات۔ قیمت صرف ۶/

اصلاح الرسوم

مسلمانوں کی بدبختی کو خدا دور کرے۔ اُنہوں نے ہندوستان میں آکر جس قدر فضول رسموں کو اپنا نصب العین قرار دے لیا ہی۔ اس سے قوم کی قوم تباہ ہوئی جاتی ہے۔ اگر وہ مالی اصلاح کا خیال نہیں کرتے نہ کریں اگر وہ قرض میں اپنی جائداد نہیں اپنی جانیں بھی گرو کر دیتے ہیں کرلیں۔ لیکن اسکا کیا علاج کہ وہ دنیا کے ساتھ ساتھ عقبیٰ بھی خراب کرتے جلتے ہیں۔ خدا کے لئے بتلائیے اپنے بھائیوں کو سمجھائیے کہ ان فضول رسموں میں دنیا کو تو آگ لگاؤ۔ لیکن آخرت کو تو بچاؤ۔ اصلاح الرسوم میں موجودہ بد رسموں کی شرعی وعید بتلائی ہیں اور اِنکی وجہ سے جو دنیا اور آخرت کو نقصان پہنچتا ہی۔ اس کی تفصیل بیان کی ہی اور ہر مسئلہ شرعی نقطہ نگاہ سے دکھایا ہے۔ قیمت ۸/

قدوری اردو

یہ بھی فقہ کی کتابوں میں بہت مستند کتاب ہی جس میں جابجا کتاب کو عام فہم بنانے اور مسائل سمجھانے کے فوائد کا اضافہ کردیا ہی۔ ارکان اسلام کے تمام مسائل اس میں درج ہیں ضخامت ۲۷۲ صفحے بڑی تقطیع اور قیمت عہ/

احسن المسائل کامل

ترجمہ اردو کنز الدقائق

یہ حضرت امام ہمام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد محمود نسفی کی مشہور کتاب کنز الدقائق کا اردو ترجمہ ہی اور مسائل کی کتابوں میں بہت مستند ہی۔ اکثر جگہ نصاب میں داخل ہی زبان نہایت صاف ہی اور اس میں ارکان اسلام کی پوری تفصیل علیحدہ علیحدہ ابواب و فصلوں میں درج ہے بڑی تقطیع کے ۳۶۸ صفحات ہیں۔ قیمت صرف عہ/ ۱۲ آنہ

فضائل الشہور والصیام

یہ بارہ مہینوں کے فضائل کی کتاب ہے اور اس میں ہر مہینے کے متعلق اس کی خوبیاں اور اس کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اور رسول اللہ کی وہ ہدایات جو ہر ماہ کے متعلق حضور نے فرمائی ہیں سب درج ہیں۔ سب سے زیادہ وضاحت سے ماہ رمضان کو بیان کیا گیا ہی اور اس میں روزہ اور زکوٰۃ اور نماز کے فضائل اور روزہ کی خوبیاں وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ ۶/

مالابد اردو

یہ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا مشہور رسالہ ہی۔ جو لاکھوں کی تعداد میں اب تک چھپ چکی ہی اور اس درجہ مقبول ہوئی ہی کہ شاید ہی کسی کتاب کو یہ رتبہ ملا ہو۔ اصل میں حضرت ممدوح کا فیض و نصرت ہی۔ جس نے اس کو اتنا مقبول بنا دیا ہی۔ اس میں نو کتابیں ہیں اور ہر ایک کی جداگانہ فصلیں ہیں۔ کتابوں کے نام یہ ہیں ایمان طہارت۔ نماز جنازہ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج تقویٰ کتاب الاحسان اور تفاصیل میں بہت صحت سے کام لیا گیا ہی۔ ضخامت ۱۱۲ صفحے۔ قیمت ۸/

وعظ روزہ

یہ رسالہ بیان روزہ میں نہایت معتبر اور بیمثل ہی

اس کے ہر صفحہ کے ایک کالم میں عربی آیات و احادیث با اعراب، اسناد اور دوسرے کالم میں ان کا ترجمہ اردو با محاورہ اس غرض سے درج ہے کہ علما اور واعظین سب مسلمانوں کو اور پیران طریقت اپنے مریدوں کو اور پڑھے لکھے بھائی ان پڑھ مسلمانوں کو ہر روز روزہ کی فضیلت سنائیں قیمت ۸ ضخامت ۲۵ صفحے

خلاصۃ المسائل

یہ مسائل نکاح - طلاق - حضانت اور رضاعت کے مسائل کی جامع اور مبسوط اردو کتاب ہے اور تمام احادیث کا عطر ہے - مولوی عبدالقادر صاحب بنگالی کی صدہا کتب بینی کا نتیجہ ہے خدا غریق رحمت کرے مرحوم نے ان چاروں مسائل کو اس قدر توضیح سے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد پھر اور کسی کتاب کی ان مسائل میں دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس میں ۸۸ بیانات ہیں اور بہت باریک باریک مسائل ہیں ضخامت ۱۲۸ صفحات بڑی تقطیع - قیمت صرف ۸

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

ترکیب الصلوٰۃ

یہ مولوی عبدالعزیز صاحب کا ایک مختصر رسالہ ہے اس میں بہت آسان زبان میں ترکیب مسائل نماز و عقائد اسلام درج ہیں اس کے پڑھنے سے عورتوں اور بچوں کو انشاءاللہ نماز کی ترغیب ہوگی۔ عورتوں کو بالخصوص پڑھائی جائے۔ کیونکہ وہ نماز کی پابندی کم کرتی ہیں۔ ۴۸ صفحے قیمت صرف ۳

پانچ رسالے

یہ بھی مسائل میں ایک مختصر اور مفید رسالہ ہے اور اس میں پانچ کتابیں ہیں - ہزار مسئلہ ـ چہل مسائل ـ صد دسی مسئلہ ـ حلیہ شریف ـ مناجات اور کتابوں کے ساتھ یہ بھی منگا لیجئے ـ قیمت ۴

خلاصۃ النکاح

اس میں نکاح کے متعلق تمام مسائل ہیں ـ مثلاً ارکان نکاح شرائط نکاح ـ محرمات ـ بالغ نابالغ ـ ولی ـ کفو ـ وکیل ـ مہر ـ مثل نکاح پڑھنے کا قاعدہ ـ خطبۂ نکاح ـ نابالغ دولہا دلہن کا ایجاب ـ عدل ـ دودھ پلانا ـ طلاق ـ تحلیل ـ ایلا خلع عدت اور اس کے متعلق تمام جزئی مسائل کا بیان۔ علمائے احناف کی مصدقہ ـ قیمت ۴

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

تذکرہ اولیائے ہند کامل

اس میں ہندوستان کے سات سو اولیائے کرام کے حالات و کشف و کرامات جمع کئے گئے ہیں ـ یہ وہ کتاب ہے جس کا ایک زمانہ مشتاق تھا ـ اور اب جس کے مطالعہ سے طبیعت کبھی سیر نہیں ہوتی ـ تین حصوں پر تقسیم ہوئی ہے ـ زبان سلیس اردو ـ قیمت چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

ترجمہ حدیث

مشارق الانوار اردو

یہ ۲۲۴۹ احادیث کا مجموعہ ہے اور حدیث کی مستند کتاب ہے اور احادیث کی کتابوں میں سب سے سستی کتاب ہے اسی لئے لوگ آسانی سے خرید لیتے ہیں اور ہاتھوں ہاتھ بکتی ہے۔ بہت بڑی تقطیع کے ۴۰۸ صفحات۔ قیمت صرف ۲؎

زواجر ہندی

یہ احادیث کے ترجمہ کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ اور اس میں بارہ باب ہیں اور سب میں صرف احادیث ہی کا ترجمہ ہے اور ہر ایک کی مثال حکایت میں بھی بیان کی گئی ہے۔ ابواب حسب ذیل ہیں:۔

نماز میں سستی کا بیان۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ زنا و حرام۔ مردوں کا مردوں سے اور عورتوں کا عورتوں سے مشغول رہنا۔ مرد کا حق بیوی پر۔ بیوی کا حق خاوند پر۔ خودکشی۔ قتل مسلم اور حمل ضائع کرنے کا بیان۔ زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب۔ سود لینے اور دینے کا بیان۔ شراب پینے کا بیان۔ مصیبت پر واویلا کرنا اور قسمت سے بیزار رہنا۔ کبائر گناہ اس کے علاوہ ابلیس نامہ ایک رسالہ اس کے ساتھ ہی شامل ہے۔ جس میں تمام شیطانی گناہ کے کاموں کی تفصیل اور ان کے متعلق سزا کے وعدے سب درج ہیں اس کتاب کے حاشیہ پر ایک اور حدیث کی پوری کتاب لباب الاخبار بھی ہے اس میں بھی تمام گناہوں کے متعلق بیانات اور اول سے آخر تک احادیث ہی احادیث ہیں۔ ضخامت بڑی تقطیع ۱۴۴ صفحے۔ قیمت صرف ۱۰

غیبت کا ارتکاب اور اللہ کا حساب

یہ دو مبحث پر بڑی مستند احادیث کی کتاب ہے۔ ایک غیبت کرنے کا بیان ہے اور دوسرا غیبت سننے کا بیان اللہ اللہ کس قدر اس کے متعلق احکام و مسائل ہیں کہ بڑی تقطیع کی باریک لکھائی کے ۹۶ اوراق بھرے ہوئے ہیں۔ معاذ اللہ پھر ہم لوگ کس قدر اسلام کے احکام سے بے خبر ہیں۔ اس کتاب کو ضرور منگائیے اور عورتوں کو پڑھ کر سنائیے۔ کیونکہ غیبت علی العموم عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

مسلمانوں کو دل نشین طریقہ پر اللہ کے احکام پہنچانیوالی کتابیں

خیر المجالس اردو

یہ دو جلدوں میں ہے اور بڑی تقطیع کے ۸۲۵ صفحات پر مشتمل ہے دونوں جلدیں حسب ذیل بیانات پر مبنی ہیں:۔

اخلاص کا بیان۔ تقویٰ کا بیان۔ زکوٰۃ کا بیان۔ غرور کا بیان۔ غیبت کا بیان۔ رجب اور

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

اس کے روزہ کی فضیلت۔ شعبان اور صلوۃ التسبیح کی فضیلت رمضان کی فضیلت اور اس میں نیک اعمال کی ترغیب عاشورہ کا روزہ۔ بھوک کی فضیلت۔ حج اور نبی صلعم کی زیارت۔ والدین سے سلوک۔ بردباری۔ کرم۔ صدقہ زہد قناعت امانت داری۔ خوف توبہ عدل۔ نبی صلعم کے مناقب۔ درود۔ معراج صحابہ اور امہات۔ عشرہ مبشرہ۔ انبیائے اسلام۔ اتنے باب ہیں اور سب کی تفصیل الگ ہے۔ سب سے بڑی خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ ہر باب و فصل کے تمام مسائل حکایات میں بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ سب سے اچھا طریقہ انسان کے دل کی گہرائیوں تک بات پہنچانے کا یہی ہے کہ وہ حکایات اور قصص کے ماتحت بیان کیا جائے۔ عجیب و غریب کتاب ہے۔ قیمت ہر دو جلد چار روپے

حالات و کرامات

رسول اکرم۔ اصحاب کرام مجتہدین کرم۔ اولیائے عظام۔ یہ بھی عجیب و غریب کتاب ہے بڑی تقطیع ۸۸ صفحات ہیں اور ۸ کورہ بالا حضرات کے حالات صرف حکایتوں اور قصوں میں بیان کئے گئے ہیں اس کے علاوہ مفید ہونے کے بے حد دلچسپ بھی ہے۔ ہر واقعہ پڑھنے کے بعد قدرتاً انسان کو اس پر عامل ہونے کی امنگ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو بھی ضرور منگا لیجئے۔ قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

غازی محمد بن قاسم فاتح سندھ

(از مولانا زاہد القادری ڈیٹر مولوی) آجکل آریہ سماجی مقررین کا اہم و عظیم موضوع یہ ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں تلوار کے زور سے اپنا مذہب پھیلایا ہے اور مسلمان سب سے پہلے ہندوستان میں سندھ کے راستے سے داخل ہوئے اور غازی محمد بن قاسم فاتح سندھ نے جبر و استبداد اور تیغ و تبر کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کی۔ ہمارے آریہ دوستوں کا یہ بیان نہایت بے اصل و بے بنیاد ہے اور تاریخی شہادتوں سے اس کی تغلیط ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کا سب سے پہلا سبب عربوں و ہندوؤں کا تجارتی میل جول ہے۔ عرب تاجر اور سواحل ہند کے سوداگروں میں دوستانہ تعلقات کا آغاز اسلام سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔ جب ہندوستان کو عرب کے صاحب اخلاق تاجروں سے واسطہ پڑا تب انہوں نے اسلام کی خوبیوں کو پرکھا اور داخل اسلام ہوئے۔

غازی محمد بن قاسم کا ہندوستان میں داخلہ بھی ان ہندوؤں کی دعوت پر ہوا جو برہمنوں کے ظلم و ستم کے شکار تھے اور غازی موصوف نے جب نظام سلطنت قائم کر کے مساوات اسلامی کا قانون نافذ کیا تب اسلام کی درخشاں روشنی غیر مسلم کے قلوب تک پہنچی اور پھر غول کے غول اور قوموں کی قومیں پرچم اسلام کے نیچے آگئیں ان تمام حالات کو کتابی صورت میں یکجا کر دیا گیا ہے اور غازی موصوف کے تمام حملوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ قیمت صرف ۸

ملنے کا پتہ

مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

سچی سوانح عمری
معہ
ملفوظات خواجہ

حضرۃ خواجہ غریب نواز کی سوانحعمری یوں تو آپ ہر کتاب فروش کے یہاں طرح طرح کے دیکھیں گے۔ مگر ہم نے یہ سچی سوانحعمری نہایت تحقیق اور صحت کے ساتھ قلمی کتابوں سے اخذ کرکے چھاپی ہے۔ خواجہ غریب نواز کے خلیفہ حضرۃ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ نے جس قدر ملفوظات غریب نواز کے فارسی زبان میں تحریر فرمائے ہیں اُن کا حرف بحرف ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے اور خواجہ غریب نواز کی سوانحعمری کے بعد اس کتاب میں درج کیا گیا ہے روضۂ مبارک کا نقشہ عکسی سبز رنگ کا اس کتاب کے سرورق پر دیا گیا ہے۔ کتاب کے اندر اجمیر کے تمام متبرک مقامات وغیرہ کے دس نقشہ لیتھوگراف میں طبع کرائے گئے ہیں۔ قیمت عہ

ہفت بہشت

آسمان ولایت کے سات ستارے یعنی حضرت (۱) قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ عثمان ہارونی (۲) عمدۃ الاولیا و زبدۃ الاصفیا حضرۃ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (۳) فرد السالکین فرید الکاملین قطب العالمین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ (۴) حضرت بابا فرید الدین گنجشکر ؒ (۵) سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاؒ (۶) حضرت علاء الدین علی احمد صابری کلیری (۷) شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ؒ ان بزرگان دین کے مزارات کے صحیح اور خوشنما نقشے مع ان کے حالات کے آخر میں علیحدہ علیحدہ شامل کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ

رباعیات عمر خیام
معہ

ترجمہ منظوم تاج الکلام۔ جس میں عمر خیام کے مفصل سوانحعمری بھی معہ فوٹو کے شامل ہے

سب سے پہلے عمر خیام کا فوٹو ہے۔ اس کے بعد اسی صفحوں پر عمر خیام کی سوانح حیات اور ایک سو بانوے صفحات پر ۴۷۰ فارسی عمر خیام کی رباعیات اور ہر فارسی رباعی کے تحت میں باریک قلم سے ملک الکلام کی اردو رباعیاں بطور ترجمہ درج ہیں۔ الغرض پونے تین سو صفحوں کا نادر مجموعہ ہاف پونڈ جلد کے سوا دو روپے میں نہایت ارزاں ہے۔ مجلد پارچہ کی قیمت ڈھائی روپے ہے ۸؏

ہشت بہشت

یعنی سوانحعمری خواجگان چشت۔ آسمان ولایت کے آٹھ ستارے یعنی حضرات (۱) قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین خواجہ عثمان ہارونی (۲) عمدۃ الاولیا و زبدۃ الاصفیا حضرۃ خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری (۳) فرد السالکین فرید الکاملین قطب العالمین۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ (۴) حضرۃ بابا فرید الدین گنجشکر ؒ (۵) سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاؒ (۶) حضرۃ علاء الدین احمد صابر کلیری ؒ (۷) شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ؒ (۸) حضرۃ خواجہ ابو الحسن امیر خسرو طوطی ہند ملک الشعرا عارف باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگان دین کے صحیح حالات اور ان کے مزارات کے صحیح اور خوشنما نقشہ جات اور ان کے حالات اور آخر میں علیحدہ علیحدہ شامل کئے گئے ہیں عمدہ لکھائی اعلیٰ چھپائی ٹائٹل رنگین دو کلر کا قیمت صرف ۸؏

کتابوں کے ملنے کا پتہ: منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۵۱ - دہلی

بزم آخر

اُجڑنے والی دلی شہر کی آخری بہار جس نے دیکھی اس کے کلیجہ پر بس سانپ لوٹتا ہے۔ مسلمانوں اور مغل امپائر کا چراغ جس آنکھ نے آخری وقت تک جھلملاتا ہوا دیکھا ہو اور پھر اس کا گل ہونا بھی نظر سے گذرا ہو وہی اصلی رنج والم سے بے اختیار ہی کے دو آنسو اس پر گرا سکتا ہے۔ منشی فضل الدین صاحب ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دہلی کے لال قلعہ کی آخری گھڑیاں دیکھیں اور پھر غدر ۱۸۵۷ء کی بربادی بھی آنکھوں کے سامنے گذری۔ بس ان کا کچھ لکھنا ظاہر ہے کہ کس قیامت کا ہوگا اور پھر قلعہ کی بیگمات کی زبان۔ قیمت ۸؍

عجائب الاسفار

یعنی

شیخ ابن بطوطہ

کا وہ سفر نامہ جو ۱۸۹۸ء میں دارالاشاعت پنجاب سے شائع ہو کر نہایت مقبول ہوا تھا اب دوبارہ نہایت اعلیٰ کتابت وطباعت کے ساتھ باجازت جناب مترجم خان بہادر پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب سشن جج پنشنر ہم نے شائع کیا ہے۔ یہ سفر نامہ جناب موصوف نے اصل عربی سے ترجمہ کرکے اور بیش بہا حواشی سے اسکو مزین کیا ہے اور اصل کتاب کو جو تاریخی نقطہ نظر سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے چار چاند لگائے ہیں ضخامت تقریباً ۵۰۰ صفحے۔ قیمت ۲ روپے ۸؍

قصیدہ بردہ شریف

عربی معہ ترجمہ فارسی اور اردو۔ مترجمہ خان بہادر

پیرزادہ محمد حسین خان صاحب ایم اے۔ پنشنر سشن جج۔ قیمت ۶؍

مثنوی عقد گوہر

یعنی

موتیوں کا ہار

مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ کے حکایتوں کا سلیس اردو نظم میں ترجمہ جناب خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب ایم اے۔ سی آئی۔ ای سابق سشن جج کے قلم حقیقت رقم سے۔ جو عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید۔ پیرایہ ایسا دلکش کہ پڑھنے سے دل نرم کتا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ سفید چکنا ضخامت ۱۶۰ صفحے قیمت ۸؍

مفید الکونین

در حصول

مقصد دارین

جس میں وضو سے لیکر تمام نمازیں۔ چاشت صلوٰۃ العارفین صلوٰۃ المقصودین۔ صلوٰۃ سعادت۔ صلوٰۃ قلاقل نماز تہجد۔ صلوٰۃ العاشقین وغیرہ وغیرہ اور ہر مہینے کے روزوں کا بیان علیحدہ علیحدہ لکھا گیا ہے جو چاروں سلسلوں کے معمول ہیں۔ نیز مجرب اور آزمودہ نسخہ جات متعلق مسان ودیگر امراض اور عملیات مسان وامراض طفلان درج ہیں۔ قیمت صرف ۹؍

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ

مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس ۵۱ دہلی

سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۵۱ دہلی

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلعم

تالیف حکیم الامۃ حضرۃ مولینا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جس میں آنحضرت کے ولادت سے لیکر وفات تک کے حالات نہایت خوش اسلوبی سے درج کئے ہیں اور جابجا مناسب مواعظ و نصائح بھی بڑھا دئے گئے ہیں جس سے اس کا نفع اور بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ غرضکہ تاریخی حیثیت کے ساتھ اتباع سنت و ازدیاد شوق و محبت کا پورا اہتمام کیا ہے۔ اس کتاب کو محبتین کی جان اور عاشقوں کا دین ایمان کہا جائے تو بالکل زیبا ہے۔ قیمت عہ

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء کامل

اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہو جائے گا کہ خلافت کس طرح اور کس کس پر منتقل ہوتی رہی اس میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رض سے لیکر ۹۰۳ھ تک خلفاء کے حالات جمع کرتے گئے ہیں۔ حضور اکرم صلعم کا صراحتاً و علانیہ خلیفہ نہ بنانا اور اس کا راز قرشیت کی شرط پر بحث خلافت تیس سال کی مراد۔ احادیث مشعرہ بہ خلافت بنی عباس۔ چادر مبارک کا بیان جو آخر وقت تک خلفائے ترک سلطنت کی۔ احوال حضرت عمر رض حضرت عثمان رض حضرۃ علی کرم اللہ وجہٗ۔ حضرت امام حسن رض۔ حضرۃ معاویہ رض عمر بن عبد العزیز رح۔ ہارون رشید وغیرہ۔ غرض تاریخ جامع اور مستند ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔ قیمت عار

درر نظامی

حضرت محبوب الہٰی کی حیات و ملفوظات اب تک جس صورت میں طبع ہوئے یا وہ فارسی میں تھے یا ایک مرتبہ کسی صاحب نے چھپوائے تو دوبارہ پلٹ کر خبر نہ لی حضرت سلطان المشائخ کے پاک حالات معلوم کرنیکا کوئی نظامی بھی ایسا نہ ہوگا جو بیتابانہ مشتاق نہ ہو۔ خوشی کی بات ہے کہ اب حضور کے حالات زندگی اور ملفوظات عالی اردو میں چھپ گئے ہیں اور اس کے اعلیٰ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ سیدی مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے اس کی اشاعت کے لئے ہم کو حکم دیا ہے۔

کتاب ہر اعتبار سے شرع شریف کے تمام احکام ماخوذ ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضور نے جو ارکان اسلام اور حقائق و معارف بیان فرمائے ہوں گے وہ زاہدان خشک کو کہاں میسر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور کے اوراد و وظائف بھی موجود ہیں۔ جو آپ کا معمول تھا اور اب بھی ہر مشکل میں عقدہ کشا ہوتے ہیں۔ قیمت صرف عہ

تعلیم الاسلام

مرتبہ جناب مولانا مولوی کفایت اللہ صاحب مفتی دہلوی صدر جمعیتہ علمائے ہند جس کو جناب مولوی صاحب موصوف نے لڑکے اور لڑکیوں کے واسطے تحریر کیا ہے۔ اور تمام ضروری مسائل کو سوال جواب کے طریق سے لکھا ہے۔ قیمت چہار حصہ عمر

سب کے ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

جب سب طرف سے مایوسی ہو جائے

اور دنیا کے اسباب مسکتہ ہو جائیں۔ انسانی تگ و دو مجبور ہو کر بیٹھ جائے۔ راحت و اطمینان کی گھڑیاں مفقود ہو جائیں تو پھر انسانی ہستی ایک دوسری طرف رجوع کرتی ہے اس کا نام اوراد و وظائف ہے۔ یہی دنیاوی تھکن کا آخری زینہ ہے اور یہاں ہی سے وہ شاہ راہ ملتی ہے جس میں مجبور انسان اور شہنشاہ زماں سب ایک حالت میں ہوتے ہیں۔ سنی المذہب فقرا کے پاس جس قدر خزینۂ کرامات ہے وہ سب انہی اوراد کی برکت سے ہے اور اسی سے ہزارہا مصیبت زدوں کی جان بچی ہے ان میں علی الخصوص **حضرت تاج العارفین مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ** کے وظائف اوراد بہت ہی مجرب ہیں۔ اب تک یہ اوراد سینہ بسینہ رہے۔ خدا بھلا کرے حضرت مولانا عرشی شاہ کا کہ انہوں نے رفاہ عام کے لئے اس خزانہ کو لٹا دیا۔ اور کتاب کی صورت میں پیش کر دیا۔ عرشی شاہ صاحب کو یہ گنجینۂ معرفت اس سلسلہ سے ملا ہے اور اسی سلسلہ سے آپ کو اجازت بھی ہے۔ عرشی شاہ از حضرت سید محمد صاحب از حضرت سید حمزہ صاحب از حضرۃ سید امیر علی شاہ صاحب از حضرۃ سید وزیر علی صاحب۔ از حضرت باز علی صاحب از حضرۃ شہاب الدین صاحب از حضرۃ فتح محمد صاحب از حضرت سیدنا نامی احمد شاہ ثانی۔ از سید عبد العزیز صاحب از حضرۃ شاہ عبد الکبیر صاحب از حضرۃ سیدنا مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ

اس کتاب کا نام اوراد و وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہے

اس میں حسب ذیل کاموں کے لئے اوراد و وظیفے اور نقش ہیں اب ہر شخص کو ان کے عمل کی اجازت ہے۔ محبت الٰہی محبت رسول ایمان کی حفاظت۔ گناہوں کی معافی۔ عذاب قبر سے رستگاری۔ شیطان کو مغلوب کرنا صلوٰۃ التسبیح، تسخیر و محبت، استخارہ ہر حاجت پوری ہو۔ دشمن کو مغلوب کرنا نصیبہ کی یاوری۔ قرض ادا ہونے کے لئے رزق کی کشائش اولاد پیدا ہونے کے لئے بچوں کی حفاظت۔ بچوں کی بیماری دور کرنے کے لئے۔ عورتوں کے مخصوص امراض کے فائدہ کے لئے۔ سان۔ درد سر۔ بخار۔ لرزہ۔ ہر قسم کا درد۔ آشوب چشم۔ چیچک۔ طاعون۔ مرگی۔ زہر کا اثر۔ چوہے کیڑے کی حفاظت کے نقش۔ وظیفے۔ اس کے علاوہ سورۂ مزمل کے وظیفے۔ بچے پیدا ہونے کے۔ دشمن مقہور کرنے۔ لڑکا پیدا ہونے۔ تنگی رزق دور ہونے ذہن کی ترقی بفلسی دور ہونے۔ قید سے آزاد ہونے بدنصیبی دور ہونے۔ کشائش رزق۔ کھیتی کی حفاظت جن بھوت سے حفاظت۔ مصیبتوں سے آزادی۔ دشمن کو برباد کرنا۔ گم شدہ کو حاضر کرنا۔ محبت و تسخیر۔ پانچوں وقت نماز کے وظیفے۔ نماز قضاء عمری کے وظیفے۔ پھر ختم خواجگان نقشبند۔ دعائے حیدری۔ اسم اعظم کا وظیفہ الغرض دنیا کے ہر اس کام کا وظیفہ جو انسانی کوششوں سے بالاتر ہو اس کتاب میں موجود ہے۔ ہمیں مولانا عرشی کے لئے دعائے خیر کرنی چاہیئے کہ انہوں نے ان اوراد صدریہ کو عام کر دیا ۱۰۰ صفحے کی کتاب ہے۔ بہت عمدہ اور صحیح کتابت ہے اور قیمت صرف ۱۰ / روپے

ملنے کا پتہ:- مینیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ دہلی

اپنے بچوں کو غلط طریقہ تعلیم کے بُرے اثرات سے بچاؤ

اور

قاعدۂ نوایجاد

یسرنا القرآن

سے فائدہ اُٹھاؤ

قاعدۂ یسرنا القرآن کے ذریعہ سے چار برس کا بچہ چھ مہینے میں صرف دو گھنٹے کی روزانہ تعلیم سے نہایت آسانی کے ساتھ بغیر دردسری کے قرآن شریف ختم کر لیتا ہے اور بغیر ہجا کے رواں پڑھتا ہے۔ اس قاعدہ کو پڑھانے سے بجائے طوطے کی طرح رٹ لینے کے بچے میں آنکھوں سے دیکھکر پڑھنے کی لیاقت اور استعداد آتی ہے۔ اس لئے وہ قرآن شریف کے علاوہ ہر ایک اعراب دار عربی تحریر کو پڑھ سکتا ہے اور اس کو اردو پڑھنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح جو اُستاد سبق کو یاد نہ کرنا بچے کا قصور سمجھتے ہیں۔ اُن کی مار سے بچہ محفوظ رہتا ہے اور پڑھنے سے جی نہیں چراتا۔ قاعدۂ بغدادی کی طرح یہ ایک نامکمل اور صرف ابتدائی قاعدہ نہیں بلکہ اس قاعدہ میں قرآن شریف پڑھنے کے تمام قواعد درج ہیں۔ کوئی قاعدہ باقی نہیں رہا۔ مختصر یہ کہ اس قاعدہ کو پڑھ کر پھر قرآن شریف کو اُستاد سے سبقاً سبقاً پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ اس قاعدہ کو پڑھ لینا گویا تمام قرآن شریف کو پڑھ لینا ہے۔ یہ قاعدہ بچوں کے علاوہ ان بڑی عمر والوں کے واسطے بھی مفید ہے۔ جو قرآن شریف پڑھنے کے باریک قواعد سے ناواقف ہیں اور قرآن شریف کو صحیح نہیں پڑھتے۔ بڑی عمر والے انگریزی خواں جو قرآن شریف بالکل نہیں پڑھ سکتے اگر وہ قرآن شریف پڑھنا چاہیں تو اُن کے لئے یہ قاعدہ عجیب چیز ہے۔ قیمت ۸/

پارہ عم بطرز یسرنا القرآن ۴/ — **پارۂ الم** بطرز یسرنا القرآن ۴/

پارہ سیقول بطرز یسرنا القرآن ۴/ — **پارہ تلک الرسل** بطرز یسرنا القرآن ۴/

پورا قرآن شریف بطرز یسرنا القرآن ہدیہ پانچروپیہ محصول بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵۔ دہلی

تصنیفات شمس العلما علامہ شبلی نعمانی مرحوم

سفرنامہ روم و مصر و شام اس میں علاوہ ان جزئی دلچسپ واقعات کے جو سلسلۂ تحریر میں آگئے ہیں قسطنطنیہ، بیروت، بیت المقدس، قاہرہ وغیرہ کی اجمالی حالت قابل دید مقامات، مشہور عمارات، سررشتہ تعلیم دارالعلوم اور مدارس، بورڈنگ اور طلبا کی تربیت تعلیم نسواں مصنفین اور تصنیفات، کتب خانے اخبارات و رسائل، مشہور پاشاؤں اور ارباب کمال کی ملاقات ترکوں اور عربوں کے اخلاق و عادات کو وضاحت سے لکھا ہے۔ قیمت عہ

سیرۃ النعمان یہ امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مبسوط سوانح عمری ہے۔ دو حصوں میں پہلے حصہ میں نسب ولادت وطن رشد تعلیم و تربیت شیوخ حدیث درس و افتا بقیہ زندگی اور دربار کے تعلقات۔ رحلت عام اخلاق و عادات ذہانت و طباعی وغیرہ کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں اصول اور مسائل سے جو علم کلام اور فن حدیث سے متعلق ہیں تفصیلی بحث کی ہے اور واقعات اور اسانید سے ثابت کیا گیا ہے کہ فن حدیث میں آپکا کیا مرتبہ تھا۔ فن فقہ پر زبردست ریویو ہے جس میں فن فقہ کے تاریخی حالات کے ساتھ وہ تمام خصوصیتیں بھی ظاہر کر دی گئی ہیں جن کی وجہ سے فقہ حنفی کو دیگر ائمہ کی فقہوں پر ترجیح حاصل ہے۔ قیمت عہ

المامون خلیفہ مامون الرشید عباسی کی سوانحعمری ہے دو حصوں میں۔ پہلے حصہ میں تربیت تخت نشینی خانہ جنگیاں فتوحات اور وفات کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں ان مراتب کا بیان جن سے مامون الرشید کے اخلاق و عادات اور ملکداری کا اندازہ ہوتا ہے نیز اُن تمام کارناموں کا حوالہ جو اسے اکثر شاہان اسلام سے علمی حیثیت میں ممتاز بناتے ہیں۔ قیمت عہ

اورنگ زیب پر ایک نظر مخالفین اورنگ زیب کے اعتراضات کی نہایت تحقیق و استدلال سے تغلیط کر کے اس جلیل القدر بادشاہ کے محامد و اوصاف دکھائے ہیں۔ قیمت ۸ر

الفاروق یعنی سوانح عمری حضرت سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نہایت ضخیم۔ قیمت دو روپیہ

سوانح مولینا روم - حضرت مولینا رومی کی سوانح عمری۔ قیمت ۸ر

الغزالی - امام محمد بن محمد الغزالیؒ کی سوانح عمری قیمت عہ

مجموعہ نظم شبلی مولینا شبلی کی سیاسی اور قومی نظموں کا مجموعہ قیمت ۸ر

رسائل شبلی - مولانا شبلی کے چند رسائل علمیہ یکجا۔ قیمت عہ

مقالات شبلی مولینا شبلی کے معرکۃ الآرا مضامین کا مجموعہ قیمت عہ

الہارون خلیفہ ہارون الرشید کی مکمل سوانحعمری۔ خاندان برامکہ کے عروج و زوال کی پوری داستان الف لیلہ کے قصوں پر تنقید مولوی مصباح الدین احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ منیجر نظام المشائخ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ - دہلی